SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday January 21, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes past six in the evening with Mr. Acting Chairman (Mr .Khalil-ur-Rehman) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

آعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

وجزوا سیئة سیئة مثلها فمن عفا و اصلح فاجره علی الله انه لا یحب الظالمین۔ و لمن انتصر بعد ظلمه فآولئک ما علیهم من سبیل۔

ترجمہ:۔ اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے۔ مگر جو درگزر کرے اور (معاملے کو) درست کر دے تو اس کا بدلہ خدا کے ذمے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جس پرظلم ہوا ہو اگر وہ اس کے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام نہیں۔

(سورۃ الشوریٰ آیت ۴۰ تا ۴۱)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ایک سلسلہ چل پڑا ہے

Let us finish the Question Hour and infact today, it is going to be question minutes by the look of it. Item No.2 Question Hour. There are about 43 questions today.

پروفیسر غفور احمد۔ جناب والا، آج agenda نہیں ملا۔

Mr. Acting Chairman: We will look into this. There are a lot of deferments because the Ministers are not here. Question 22 is in the name of Dr. Abdullah but the Minister has requested for deferment, could you agree that the question is deferred? The Minister is Raza Haraj.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا، وہ تو آتے ہی نہیں ' he is Parliamentary Minister. He should be here.

Mr. Acting Chairman: I think, Prime Minister should be approached directly in this matter.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔آپ کہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ جی، میں خود کہوں گا۔ This time I am not going to tell Wasim Sajjad Sahib. I will speak to him myself.

Dr. Safdar Ali Abbasi: I think, everybody you know, is here

آپ کہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔?what is this

Mr. Acting Chairman: What I have said is that I will speak to the Prime Minister, saying that the Ministers are not coming. Same is the case with question No. 46. Nawab Muhammad Ayaz Khan, you want to say something, yes please.

Dr. Abdullah Riar: If, it is deferred, would the honourable Minister be available next time to answer this question.?

Mr. Acting Chairman: Well, if I am sitting here, I will certainly make sure that he is here.

Mian Raza Rabbani: Sir, I think, the honourable member has a very valid point because in all probability, according to the schedule, the House will be prorogued on the 23rd of January. If the House is prorogued on 23rd then these questions will just go as under. So, the point is that the questions that come up today and they have been set aside for the simple reason that the minister for some reason or the other does not want to come in the House. You would recall that the day before also

جب private members day تھا تو private members کے تمام bills اسی لئے defer کر دیئے گئے تھے کہ وزیر صاحبان ایوان میں موجود نہیں تھے۔ میرا مطلب ہے اگر ایوان اور پارلیمنٹ کو چلانے کے لئے حکومت کا یہی attitude رہنا ہے تو پھر میرا خیال ہے کہ آپ pack up کر دیں ، House کو کیوں بلا رہے ہیں جب treasury کی طرف سے لوگ موجود ہی نہیں ہیں اور یہ پارلیمانی امور کے وزیر ہیں ۔ وسیم سجاد صاحب ، خود پارلیمانی امور کے وزیر رہ چکے ہیں I remained the Parliamentary Minister. The House cannot function without the Minister for Parliamentary Affairs اور یہاں پر ہم وزیر صاحب کی شکل دیکھنے کے لئے ترس جاتے ہیں۔ معزز سینیٹر صاحب کا سوال بڑا relevant ہے کہ ان سوالات کا کیا ہوگا، یا تو آپ ابھی حکم فرمائیں ، یہاں ruling دیں کہ they will be taken up in the next session.

Mr. Acting Chairman: We shall bring them back together.

Mian Raza Rabbani: That they will be taken up in the next session.

Mr. Acting Chairman: They will be taken in the next session.

Mian Raza Rabbani: Thank you.

Mr. Acting Chairman: So, we go to question No.46. We have a similar situation. Question No.78 Mr. Humayun Khan is not here, is there anybody going to take on his behalf?

Mian Raza Rabbani : Mr. Chairman, kindly ask the Ministers where is the concept of collective responsibility.

جناب وسیم سجاد کی اس مسئلے پر سینکڑوں rulings موجود ہیں کہ کیبنٹ کی collective responsibility ہے اگر ایک وزیر موجود نہیں ہے تو دوسرے وزیر کو اپنے سوالات دے کر جائے کہ جی آپ مہربانی سے اس کے سوال و جواب کریں لیکن یہاں پر accountability نہیں۔ accountability وہ اس house کے سامنے نہیں چاہتے۔ اسی لئے نہ کمیٹیاں بن رہی ہیں نہ ہاؤس کے سامنے وہ آرہے ہیں۔ ابھی یہاں پر ماشاء اللہ چار منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، کسی بھی منسٹر کو وہ اپنے سوالات دے سکتے تھے۔ لیکن یہ کہ lapse attitude Chair کی طرف سے بھی ہے۔ they are taking the house for a ride

پروفیسر خورشید احمد : اس مسئلے پر میں بھی یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ parliamentary affairs کے وزیر کی ذمہ داری صرف اتنی نہیں ہے کہ وہ یہاں پر موجود ہوں۔ ان کی ذمہ داری اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے کہ وہ اپوزیشن اور گورنمنٹ کے ارکان سے رابطہ رکھیں، جو bills آرہے ہیں، resolutions آرہے ہیں، ان کے بارے میں understanding پیدا کریں۔ پارلیمنٹ اس طرح چلتی ہے کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ benches دونوں coordinate کریں۔ یہ بہت غیر ذمہ دارانہ بات ہے کہ اگر سوال کا جواب آگیا ہے لیکن وزیر موجود نہیں ہے۔ ایسی صورت میں متعلقہ وزیر کا فرض ہے کہ ایوان کے اجتماع سے پہلے کسی دوسرے وزیر کو یہ

کام delegate کرے۔ سیکرٹری بھی موجود ہیں۔ دوسرے بھی نمائندے ہیں تاکہ ایوان کا وقت ضائع نہ ہو۔ یہ بہت بڑی زیادتی ہے ہمارے ساتھ۔

Mr. Acting Chairman : Leader of the House sahib, I think. something serious has to be done, even last time

میرا خیال ہے آپ سے چیئرمین صاحب نے بات کی تھی۔

I think he probably must have spoken to the Prime Minister. Something seriously should be done, Minister is not coming and he should place somebody on his behalf.

جناب وسیم سجاد : جناب یہ بات اصولی طور پر تو درست ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بالکل درست ہے۔

جناب وسیم سجاد : اور میرے خیال میں، میں بھی request کروں گا کہ اگر کوئی وزیر کسی ناگزیر وجوہات کی بنا پر نہیں آسکتے وہ تو اپنے کسی colleague کو یہ ذمہ داری سونپ دیں۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ نہ آئیں۔ تو میرا خیال ہے۔ چونکہ جناب ہی یہ معاملہ take up کریں گے وزیر اعظم صاحب کے ساتھ تو یہ بہتر ہو گا۔ مجھے اصولی طور پر ان کی بات سے اتفاق ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جی قصوری صاحب۔

جناب خورشید محمود قصوری : میں ایک عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ صحیح فرما رہے ہیں۔ جہاں تک ہمایوں اختر صاحب کا سوال ہے ان کے آفس نے مجھے سوال کیا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ اگر کوئی بھی میرا colleague available نہیں تو میں تیار ہوں۔ مجھے یہ ایک message آیا تھا کہ آپ کی ضرورت نہیں ایک اور وزیر صاحب آجائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ وہ آجائیں گے۔

(مداخلت)

جناب خورشید محمود قصوری : جناب میں ہمایوں اختر کے defence میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان کے دفتر نے مجھ سے رابطہ کیا تھا۔ I just want to defend an absent Minister

جناب قائم مقام چیئرمین : قصوری صاحب کیا نام ہے اس منسٹر کا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین : اس کا جواب تو دے دیں، بتا دیں آپ۔

جناب خورشید محمود قصوری : جناب وہ ابھی آجائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : ان کا نام بتا دیں، کیا حرج ہے۔ پہلے مجھے کہا گیا، میں نے کہا کہ میں ready ہوں۔ پھر مجھے کہا گیا کہ Minister for Privatisation حفیظ شیخ صاحب آ کر جواب دیں گے۔ انہوں نے آنا ہے۔ وہ آگئے ہیں۔ وہ آگئے ہیں۔ چلیں جی۔ دیکھیں یہ منسٹر باتدبیر ہیں ان کو کبھی کبھی دیر ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب میری عرض سنیں دو چیزیں میں point out کرنا چاہوں گا۔ ایک چیز یہ ہے کہ چھ بجے کا ہاؤس ہے ساڑھے چھ تک ہم شیخ صاحب کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ kindly ان کا time note کریں۔ دوسری بات میں وہ galleries دیکھ رہا ہوں، آپ official galleries دیکھیں۔ یہاں پر کبھی کوئی بندہ آکر نہیں بیٹھتا حالانکہ اس معاملے میں بھی وسیم صاحب کئی دفعہ ruling دے چکے ہیں کہ people should be there who should guide the Minister جو کہ سیکرٹری ہوتے ہیں، ڈپٹی سیکرٹری ہوتے ہیں۔ یہاں پر تو کوئی سیکشن آفیسر بیٹھنے کے لئے تیار نہیں ہے تو kindly یہ بات بھی ان کے ساتھ take up کریں کہ اگر انہوں نے parliamentary form of government کو واقعی چلانا ہے تو وزیر صاحبان کو یہاں پر موجود ہونا چاہیئے۔ وزیروں کے ساتھ ان کے سیکرٹری یہاں پر موجود ہونے چاہئیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جو وزراء یہاں پر آئے ہیں یہ سب کچھ جانتے ہیں، ان کو سب کچھ پتہ ہے ان کو ضرورت نہیں ہے۔ I think let's proceed with it.

(مداخلت)

ڈاکٹر عزیزاللہ ساتکزئی : دوسری گزارش یہ ہے کہ ہم بلوچستان کے لوگ ہیں اور جو مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے اس کے لئے ہم بیٹھ جائیں، پھر یہ وزراء بھی ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں۔ وہ

متعلقہ وزیر جو مطلوبہ سوال والے ہیں ان کے پاس یہ مسئلہ جانا چاہئے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Question 79. Mr. Muhammad Akram.

Question 78, Mr. Muhammad Akram, not present. ان کا ہی question ہے ہاں

Answer taken as read.

78. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 26-12-2003 at 5.10 p.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the details of the commodities of Balochistan which are presently being exported; and

(b) the steps being taken by the Government to increase the export of these products?

Mr. Humayun Akhtar Khan: (a) The following commodities of Balochistan are presently being exported :

Chromite, Baryte, Marble, Copper, Gold Blister, Fluoride, Coal, Fruits, Vegetables, Dried fruits, Livestock, Poultry, Fish, Shrimps, Prawns, Dates, Dried Dates, Vegetable Ghee, Ceramics, Motorcycles, Rice Bricks, Cool Stone, Construction material, Crushed Stones, Pulses, Salt.

(b) The following steps are being taken to increase the export of these products:

(i) Awareness seminars, training courses for existing and potential exporters.

(ii) Organization of local shows/exhibitions.

(iii) Organization of participation in exhibitions (Local as well as international).

(iv) Dissemination of information to existing and potential exporters.

(v) Export facilitation.

(vi) Setting up of EPB office in Gawadar to cater the needs of newly created special Economic Zone.

(vii) Introduction of new land route in Balochistan in consultation with Provincial Government/CBR.

(viii) Setting up of Apple Treatment Plant at Quetta Grading, polishing and packaging.

(ix) Setting up of Date Processing Plant at Turbat.

(x) Setting up of Shrimp farming facility in Mekran.

(xi) Setting up of Fish Processing, Hatcheries and Canning Plants at Gawadar and Pasni.

(xii) Collection points and cold storage facilities for fruits and vegetable esp. grapes in Balochistan.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

Mr. Safdar Ali Abbasi: No, supplementary sir.

Mr. Acting Chairman: Question 79, Mr. Muhammad Akram. Not present. Anybody on his behalf? Answer taken as read.

79. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 26-12-2003 at 5.10 p.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state the steps taken by the Government to maintain high quality and standard of goods being exported or imported?

Mr. Humayun Akhtar Khan: The following steps have been taken by the Government to maintain high quality and standard of goods being exported.

(i) Enforcement of SPS regulations to ensure quality exports in agriculture products including plants and animals.

(ii) Pre-shipment inspection in case of basmati rice exports.

(iii) Laboratory testing of steel in case of surgical goods.

(iv) Establishment of training institutes for upgradation of quality in textiles.

(v) Environmental issues relating to exports are being tackled in consultation with Ministry of Environment and concerned industries.

(vi) Support to exporters in acquiring ISO certification.

(vii) Enforcement of labeling requirements developed by Pakistan Standard Institution.

(viii) An Inter-ministerial Task Force headed by Minister for Commerce has been notified which will work out a well coordinated course of action to deal with the issue of ensuring internationally acceptable quality and standards for Pakistani products.

The Government is also fully cognizant of the quality and standard requirements of goods being imported in the country and is extending full adherence to the ISO (International Standards Organization) guidelines. Accordingly current Import Trade and Procedure Order incorporates the following provision in its para-17:—

"Import of goods shall be subject to the same national quality standards or regulations as are prescribed in respect of similar and domestically produced goods."

Mr. Acting Chairman: Any supplementary? OK. we come to Mr Babar Khan Ghori. Question 82 and it has been requested for deferment. Similarly, Question No. 85, has been requested for deferment. Question 87 again for deferment.

Minister has requested for deferment. He کہ ہے کہا نے میں ' میں بارے کے 85 not here. Minister has put it in right thing.

رضا صاحب کیا آپ اس پر بولنا چاہتے ہیں؟

جناب رضا محمد رضا: یہ میرا بہت اہم سوال ہے جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ دوبارہ آئے گا۔ ابھی ہم نے agree کیا۔ آپ سن نہیں رہے تھے کیا؟

جناب رضا محمد رضا: یہ دوبارہ کب آئے گا جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اگلے session میں آئے گا اور کب آئے گا۔

جناب رضا محمد رضا: اور "خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک"

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں نہیں اتنی جلدی یہاں ہم خاک نہیں ہوتے اور ہمیں خبر بھی ہے۔ Let us get back to 87 now. We have same situation here.

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Mr. Chairman, I have a comment please.

Mr. Acting Chairman: Please.

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Question 87 is relating to the Human Development Commission and I believe honourable Education Minister is here and she is well aware of the activities of the National Commission for Human Development. If she is kind enough to handle some of the supplementary questions please?

Mr. Acting Chairman: Would you like to answer that, Minister for Education?

Mrs. Zobaida Jalal: About literacy and non-formal education and sort of the implementation part of the NCHD, I may be able to answer it but actually on the issues of salaries and allowances and fringe benefits, I would not be able to answer that.

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: In list, there are some of the funds that were received for the National Commission for Human Development and also there have been a parallel fund called Pakistan Human Development Fund. Our Finance Minister, Mr. Shaukat Aziz is also one of the Directors on this fund and there has been a lot of noise and one of our leading journalists, Mr. Amir Matin wrote a story, I do not know the exact date, it was last year sometime. There is a conflict of the interests, sir.

Mr. Acting Chairman: Is it a supplementary question, you are asking or making a statement. You are not allowed to make a statement on a question. Minister has regretted that she can not answer these questions on salaries and allowances. She can answer something on education itself.

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: I will be very precise. If Minister for Education kindly tell us what is the relationship of National Commission for Human Development and Pakistan Human Development Fund. Thank you.

Mr. Acting Chairman: It's a half beat question. Minister for Education.

Mrs. Zobaida Jalal: Sir, the relationship between both is that NCHD itself is an autonomous body who is coming up with programme on the implementation and pre-specific areas i.e. primary health and population. Within education, it is literacy and non-formal basic education and then is micro-credit.

So, NCHD is an organization which was set up by the government through the support of the Ministry of Educaction on the logistic and other parts of it, but its an autonomous body. A small NGO in the sense that all the funding that happened or took place or the resources that were mobilized have been done through expats and also Pakistanis within the country.

The Pakistan Human Development Fund is actually the organization which is mobilizing funds for NCHD and that they have two chapters, one based in UK and one in UN. So, that is the funding agency which would be supporting the programmes of the NCHD in the country.

Mr. Acting Chairman: Are you satisfied with it ? The question is in his favour, I believe let him ask.

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: I believe they have one office here, NGO registered by Dr. Nasim Ashraf and there is a concern that 2 billion rupees, from the development funds were transferred to this fund by the Finance Minister who is also Director on this fund. If you

have any knowledge kindly share with us. Thankyou.

Mr. Acting Chairman: You are in a position to answer this question?

Mrs. Zobaida Jalal: Sir, actually when this idea was put in to place, to show the government's commitment for Human Resource Development, it was committed that 2 billion rupees would be shared from the government itself. Now only 500 million rupees have actually, out of that 2 billion rupees, gone into this fund. But on the other hand these clash of interests which our colleague is talkingabout, let me tell you that all Directors who have been put in place, because of their personal funding or donations that have put in. So, all 12 Directors or may be they are more then that, I know upto 12 final that they are there, have put in a 10,000 $ each for this fund, out of their own personal donation. Mr. Shaukat Aziz is one of those people, so that is why he is a Director on the Board.

Mr. Acting Chairman: Last question now.

Mr. Farhat Ullah Babar: Now that the honourable Education Minister has kindly volunteered to answer on behalf of her colleague, the Cabinet Minister I would like to ask her this supplementary on page 7. It says that the Chairman Dr. Nasim Ashraf is not drawing any salary and is working on honourary basis. My question is, is the Chairman Dr. Nasim also on the board of NETSOL a company which has earned a 400 million Dollar contract of Askari Leasing in Pakistan and the volunteering of the

Chairman not to take the salary......

Mr. Acting Chairman: Its a very irrelevant question Mr. Babar. I shall not allow that, this is going to personalities.

Mr. Farhat Ullah Babar: Mr. Chairman may I know how.......

Mr. Acting Chairman: No, no you are being totally personal, that have nothing to do with this question at all. No I shall not allow you.

Mr. Farhat Ullah Babar: I have just come to the question whether he is on the Board of Directors of a company.......

Mr. Acting Chairman: I don't think that the Minister is in a position to even say that, she does'nt know.

Mr. Farhat Ullah Babar: Mr. Chairman that is a different matter.

Mr. Acting Chairman: Please restrict yourself to the question.

Now I come out that somthing......

جناب فرحت اللہ بابر: جناب وہ کہتے ہیں کہ چیئرمین صاحب تنخواہ نہیں لیتے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان کی بڑی مہربانی ہے، یہ بڑا noble gesture ہے کہ تنخواہ نہیں لے رہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ---

Mr. Acting Chairman: Period, period.

جناب فرحت اللہ بابر: جناب تو میں سوال نہ کروں؟

Mr. Acting Chairman: No you can't, not of the personal nature question, I mean he could be doing anything in his fair time.

Mrs. Zobaida Jalal: Sir, if you permit me to answer.

(interruption)

Mr. Acting Chairman: Alright you want to answer. please you want to give it.

Mrs. Zobaida Jalal: Sir. I don't know. that is my answer.

Mr. Farhat Ullah Babar: Simple. o.k. if she does'nt know, thats o.k.

Mr. Acting Chairman: But do you ask question like that which is so personal.

Mr. Farhat Ullah Babar: Mr. Chairman, this is very important.

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: I will ask to defer this question and I would like to answer relevant Minister because they are all out of concern because Human Development Commission....

Mr. Acting Chairman: You had all the fun on this question or you wanted more is it?

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: I don't know, I would like to defer it.

Mr. Acting Chariman: Alright, we shall defer it since its very improtrant.

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: It will be included in the next Session sir?

Mr. Acting Chairman: Yes.

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Thankyou

Mr. Acting Chairman: Question No. 88 Mr. Ilyas Ahmad

88. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 27-12-2003 at 9.30 a.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state whether it is a fact that the import of cheap Polyester Filament Yarn has been allowed, if so, its reasons and impact on local production?

Mr. Humayun Akhtar Khan: Import of standard quality polyester filament yearn from worldwide sources except India and Israel has always been permissible. The reason for allowing import of polyester filament yarn is that it is a raw material for our textile industry and the policy is to make raw materials available to the manufacturing sector at competitive prices. However if any local producer of any goods including polyester filament yarn faces adverse competition or cheaper imports from aborad, it can seek protection under following WTO consistent laws of the country namely:

1. The Anti-Dumping Duties Ordinance 2000
2. The Countervailing Duties Ordinance 2001
3. The Safeguard Measures Ordinance 2002

Mr. Acting Chairman: Any supplementary question?

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میرے دو چھوٹے چھوٹے سوال ہیں۔ نمبر ایک تو یہ ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ Import of standard quality polyester filament yarn from worldwide sources except India and Israel. انہوں نے انڈیا اور اسرائیل کو کیوں شامل نہیں کیا۔ میرا نمبر دو سوال یہ ہے کہ انہوں نے WTO کے Laws کے تحت ذکر کیا ہے there have been three laws, the Anti Dumping Duties Ordinance the 2000, Countervailing Duties Ordinance 2001, the Safeguard Measures Ordinance 2002.

یہ تینوں ordinances جاری ہوئے ہیں اور would the Minister tell us whether they are going to bring them to the Parliament for approval, specifically these three ordinances?

Mr. Acting Chairman: Hafeez Sahib, would you like to answer that? I think, he is correcting his thoughts.

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: I think, we do not have trade relations in this case with India and Israel.

یہ item ہم انڈیا اور اسرائیل سے نہیں لیتے - It is a part of the policy and those Ordinances have been validated.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: نہیں ، میرا سوال یہ ہے کہ وہ despite that validation, validation جس طرح ہوئی ہے وہ ایک الگ چیز ہے، despite that validation میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنے important ordinances ہیں that they need to be brought to the Parliament for an approval, میرا یہ سوال ہے اور کیا یہ لائیں گے یا نہیں ؟

جناب وسیم سجاد: کس لئے؟ Approval ہو گئی ہے تو پھر دوبارہ approval کرائیں یا کیا کریں ؟

(مداخلت)

جناب وسیم سجاد: سوال یہ ہے کہ اس کی approval ہوگئی ہے۔ اب کس لئے لے کر آئیں؟

All these ordinances have been approved under the 17th Amendment as having been validly passed. They do not need to come to Parliament again for approval, so, why should we bring them for approval? If they want to bring it up for discussion in some form, they should follow the procedure and bring it.

Mr. Acting Chairman: Fine,

Let us move on to next question. ٹھیک ہے جناب۔

پروفیسر خورشید احمد: میرا ضمنی سوال ہے، معلوم نہیں اس کا جواب دے سکیں گے یا نہیں۔ میں جاننا چاہوں گا کہ polyester filament پر ڈیوٹی ایک ہی ہے؟ اگر ایک ہے تو اس کا rational کیا ہے اور ملک میں ان لوگوں پر کیا اثر پڑ رہا ہے جو polyester کی پیداوار کر رہے ہیں؟ اگر ان کے پاس معلومات ہیں تو جواب دے دیں ورنہ جب وزیر صاحب آئیں تو لے لیں؟

Mr. Acting Chairman: Question No. 92, Bibi Yasmeen, she is not present and also the question has been asked for deferment by the Minister. So we get to question No.93, Mrs. Gulshan Saeed.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! جو میں نے ضمنی سوال کیا ہے کیا وہ ڈیفر ہوگیا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ہاں۔ اس وقت لیں گے جب وزیر صاحب آئیں گے۔

جناب کامل علی آغا: جی ہاں، on her behalf Q.No.93.

Mr. Acting Chairman: Anybody on her behalf?

اگر آپ on her behalf پوچھنا چاہتے ہیں تو بولیں نمبر ۹۳۔

جناب کامل علی آغا: نمبر ۹۳۔

(یہ سوال بھی defer ہو گیا ہے اس لئے یہاں نہیں لکھا جائیگا)

Mr. Acting Chairman: Answer is taken as read. any supplementary?

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! میں اس سوال پر یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کمرشل اتاشی تعینات کئے جاتے ہیں، کیا ان کو کوئی ہدف بھی دیا جاتا ہے اور ان کی کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں اور کیا یہ اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: شیخ صاحب۔

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: Sir, the details will have to be given by the Commerce Minister but the general terms of reference in case to promote Pakistan's Commerce and Trade.

Mr. Acting Chairman: Should we defer it?

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: Yes, because no quantitative target as such are given to every Commercial Counsellor.

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے آپ بیٹھ جائیں۔ جی ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Me. Chairman, I think they have just lumped the files in front of the poor Minister.

Mr. Acting Chairman: No, he is not poor.

Mian Raza Rabbani: No. Sir, poor in the sense, in the other sense

میرا خیال ہے ان کی embarrassment نہ کروائیں۔ بہتر یہ ہے کہ ان کے سارے کے سارے سوالات defer کر دیں۔ مطلب یہ ہے کہ خانہ پری بھی نہیں ہو رہی

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، اگلا جواب میں ان سے ضرور پوچھوں گا۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں بھی یہی کہنا چاہتا تھا کہ یہ موضوع ایسا تھا کہ اس پر مثلاً جو کمرشل اثاثی ہیں، ان کے اہداف بھی ہونے چاہئیں، اس کی evaluation ہونی چاہیے، اس کی رپورٹ یہاں آنی چاہیے۔ کہاں کیا performance رہی ہے۔ محض یہ بات کہہ دینا کہ رولز میں یہ چیز ہو گی، وہ کافی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ منسٹر نہیں ہے۔ We will defer it, let the Minister come in and he will answer it. Please sit down now.

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! اگر اس نے defer ہی ہونا ہے تو ہمارا جو supplementary ہے اس کو include کرکے اگلی مرتبہ اس کا جواب آجائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ لکھ کر دیں۔

ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی: جناب چیئرمین! اس سوال کے جواب میں کوئی ۲۵ بندوں کے نام دیئے گئے ہیں۔ ان میں بلوچستان کا ایک بھی نہیں ہے۔ لکھا ایک ہے جو جعلی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بلوچستان سے جعلی آدمی آتے ہیں؟

ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی: نہیں جناب! یہ جعلی ہے۔ مہربانی کرکے اس کو اس کے ساتھ include کردیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: We will make sure کہ جعلی، مطلب ہے کہ جعلی آئے یا نہ آئے؟

ڈاکٹر عزیز اللہ سانکزئی: نہ آئے جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہ آئے۔ ٹھیک ہے۔ سوال نمبر 94۔ This

آپ دوبارہ لکھ کر دے دیں question has been deferred.

We will sort it out. Question No. 94. Mrs Gulshan Saeed. Not present. anybody on her behalf. Question No. 94 was asked by Mr. Kamil Ali Agha on behalf of Mrs. Gulshan Saeed and the answer was taken as read as printed."

94. ***Mrs. Gulshan Saeed:** (Notice received on 27-12-2003 at 1.00 p.m.)

Will the Minister for Privatization be pleased to state:

(a) the details of the industries and public sector organizations privatized by the Government from 1997 to 1999; and

(b) the amount collected from this privatization process?

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: (a) Ten privatisation transactions were undertaken/finalized by the Privatisation Commission during the period 1997 to 1999.

The details are given in Annexure-I.

(b) An amount of Rs. 2,332.160 million was received.

Government of Pakistan
Privatisation Commission

Annexure I

Details of the industries and public sector organization privatised by the Government of Pakistan from 1997 to 1999

Rs. in million

S. No.	Entities	Sale price agreed	Sale price received	Buyer's name
1	Habib Credit & Exchange Bank	1,633.910	1,633.910	Consortium of Shiekh Nahyan Bin Mubarak, Al-Nahyan
2	Federal Lodges - 1- 4	39.220	39.220	Hussain Global (Pvt) Limited
3	Deans Hotel	364.000	364.000	Shahid Gul & Parnters
4	Cecil Hotel	190.950	190.950	Imperial Builders
5	Dargai Vegetable Oil Processing Industries	26.220	26.220	Gul Cooking Oil Industries
6	Punjab Vegetable Ghee	18.740	18.740	Canal Associates
7	Burma Oil	20.120	20.120	Home Products Inernational
8	Gulshan-e-Iqbal Roti Plant	20.200	20.200	Ambreen Industries
9	Republic Motors (Plot)	6.300	6.300	Mohammad Mushtaq
10	Duty Free Shops	12.500	12.500	M/s. Weitnaur Holding Ltd. Switzerland
	Total	2,332.160	2,332.160	

Mr. Acting Chairman: Any supplementary question?

جناب کامل علی آغا: جناب! PECO جو لاہور کے اندر ایک بہت بڑا ادارہ ہے، Pakistan Engineering Company جس کا پہلے نام BECO تھا، کیا اس کو بھی privatize کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

Mr. Acting Chairman: Shaikh Sahib.

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: It is not on our current list of privatization and if it is referred to us either by the Ministry or by the Cabinet Committee on privatization then the Privatization Commission can take this.

Mr. Acting Chairman: Any other supplementary?

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Could the honourable Minister share with us the current list that he just referred?

Mr. Acting Chairman: Do you have a current list?

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: Sir, that is a very long list which I don't have with me but I can share with you the programme that we have for this fiscal year.

اس کے اندر

As you know, we have two tracks of privatization, one is the share offering in the stock markets and the other is strategic sale. So, on the strategic sale the firms transaction that are upcoming is the Pakistan State Oil, the Faisalabad Electricity Board, the Jamshoro Electricity Generation Company, the NIC, the Faletti's Hotel and possibly Pak Arab Fertilizer. Then on the sharing offering side on February, 9, 10, 11 we have share offers of Sui Southern Gas, soon after we will have KIA and we are also

hoping to have the initial public offering of PPL and Kot Addu power company. We are considering, at this stage, a possible share offering of UBL as well.

Mr. Acting Chairman: Kamil Ali Agha.

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے یہ ہاؤس کے نوٹس میں لانا چاہتا اور وزیر موصوف سے بھی ان کی اطلاع کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ EPECO ایک بہت بڑا ادارہ ہے اور اس کی تمام liabilities ادا کرنی پڑ رہی ہیں اور اس کے ملازمین کے واجبات بھی حکومت پاکستان کو ادا کرنے پڑ رہے ہیں۔ بڑے بڑے ادارے privatize کئے جا رہے ہیں اور یہ ایک ایسا ادارہ ہے کہ اگر اس وقت اس کو privatize کر دیا جائے تو یہ پاکستان کے لئے ایک asset ثابت ہو سکتا ہے۔یہ ادارہ پاکستان بننے سے پہلے قائم ہوا تھا اور پاکستان بننے کے بعد یہ بڑی خوش اسلوبی سے چل رہا تھا لیکن بدقسمتی سے Peoples Party کے دور میں اس کو nationalize کر دیا گیا۔ اس کے بعد نامعلوم وجوہات کی بنا پر آج تک دیگر شعبہ جات کو اور اداروں کو تو privatize کیا گیا ہے لیکن یہ جو ایک فعال قسم کا ادارہ ثابت ہو سکتا ہے، اس کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ یہ engineering میں اور construction کی field میں پاکستان کے ذاتی وسائل کو پورا کر سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کی وساطت سے اس کا نوٹس لیا جائے اور اس ادارے کو privatize کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال کیا ہے؟

جناب کامل علی آغا: جناب! میں اسے notice میں لانا چاہتا ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس سلسلے میں وزیر صاحب خود کوئی notice لے سکتے ہیں یا وہ اس میں inquiry کروا لیں کیوں کہ یہ واقعی فائدے مند ہو گا۔

Mr. Acting Chairman: Shaikh Sahib.

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: The honourable member has given a very good suggestion.

ہم خود بھی اسے initiate کر سکتے ہیں so I think we will discuss it with the relevant Ministry.

Mr. Acting Chairman: Actually, I will second the member because it is not my place to comment on it but it has been a very old institution which was doing very well. جی اکرم صاحب۔

جناب محمد اکرم : میرا سوال ہے کہ جو public sector organisations, industries کی نج کاری یا privatisation کا عمل جاری ہے اس سے جو رقم ملتی ہے، کیا وہ پوری کی پوری debt servicing کے لئے use ہو رہی ہے؛ دوسرا اہم سوال یہ ہے کہ جو federal lodges بیچے گئے ہیں وہ کہاں واقع تھے اور ان کے بیچنے کی بنیادی وجوہات کیا تھیں؛ میں یہ جاننا چاہوں گا۔ Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین: شیخ صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ : Actually sir, according to the Privatisation Law جو بھی proceeds ہیں اسکا 90% debt retirement کیلئے اور 10% poverty reduction programme کیلئے earmarked ہے۔ As far as the Privatisation Commission is concerned, its job is to raise the proceeds and give it to the government and then, they have to disburse these according to the law. جہاں تک لاجز کا تعلق ہے they were done in the past; I can get him the details but primarily they were in Murree.

جناب قائم مقام چیئرمین : Ranjha Sahib, last question, I think we have gone.. آپ نے تو دو، تین چٹ پٹے سوال پوچھ لئے ہیں ابھی تک۔

ڈاکٹر خالد رانجھا: جناب چیئرمین صاحب! انہوں نے جو شیڈول دیا ہے یہ 97 to 99 سے متعلقہ ہے۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ جو موجودہ حالات ہیں، 2000 سے اب تک، کتنے ادارے ہیں جن میں price receive ہو چکی ہے جتنی رقم کہی گئی تھی اور کن کن

اداروں نے وہ نئے ادارے خریدے ہیں؟

Mr. Acting Chairman: You answer that?

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: I think that is a matter of detail which I will be happy to submit next time.

یہ میں بتا دوں کہ اس گورنمنٹ کے tenure میں جب سے یہ Privatisation Commission بنایا گیا ہے، about 8 months, 9 months جب سے Privatisation Commission function کر رہا ہے، the total proceeds that have been raised are about Fourty billion rupees. The transactions that have been completed, have been worth Fourty billion rupees and you can see کہ یہ جو دو سال ہیں، ان میں 2 billion ہوئے تھے۔ اس موجودہ گورنمنٹ نے ایک سال میں تقریباً 40 billion کے قریب کیا ہے۔

which is the highest in the history of Pakistan, of any government in the first year. اس کے اندر there are some institutions جن کی strategic sale ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: رانجھا صاحب بیٹھ جائیں۔

ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ: جس میں Habib Bank you know, couple of Cement Companies, Rohri Cement, Thatta Cement, a Mutual Fund, ICP, SEMF mutual fund. کچھ ایسے ہیں جن کو صرف share offering کی گئی which include DG Khan Cement, POL, OGDCL and a small portion of National Bank.

جناب قائم مقام چیئرمین: پروفیسر صاحب نہیں اٹھے، بڑی دیر ہوئی، انہیں پوچھنے دیں، but it is the last question. No, we have lot of time but let us not waste it also.

پروفیسر غفور احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ معلوم کروں گا کہ جو انہوں نے بتایا ہے کہ اصولاً privatisation سے جو رقم حاصل ہوتی ہے

اس کا 90% قرضے کی ادائیگی پر اور 10% غربت کو دور کرنے پر خرچ ہوتا ہے۔ کیا عملاً بھی ایسا ہی کیا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: حفیظ شیخ صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ: اس کا جواب اس طرح سے دیا جا سکتا ہے کہ چونکہ total debt servicing ہمیشہ 90% proceeds کا زیادہ حصہ ہوتی ہے ' therefore, it can be said کہ وہ عملاً بھی ہوتا ہے and similarly total poverty پر spending ہے وہ 10% جو privatisation proceeds ہیں اس سے ہرصورت میں زیادہ ہوتی ہے اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ عملاً وہ پورا کیا جاسکتا ہے۔ ایک issue جس پر one can consider is whether this linkage should be an add on one اور یہ جو issue is something that one can discuss but the correct answer would be جی ہاں ہر صورت میں 90% سے زیادہ debt servicing دی جاتی ہے اور ہرصورت میں 10% جو proceeds ہوتی ہیں اس سے زیادہ poverty reduction programmes پر خرچ کیا جاتا ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. This is ....

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: آپ ذرا اس کی importance سمجھ لیں۔ میں یہ کر لوں تو پھر بے شک آپ rule out کر دیں جناب۔

Mr. Acting Chairman: Alright.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے اس لسٹ میں agreed sale price and received sale price تو دی ہوئی ہے ' ان سارے اداروں کی minimum fixed price انہوں نے نہیں دی۔ Minimum fixed price کیا تھی؟

Mr. Acting Chairman: You mean reserve price?

Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, reserve price, sorry, reserve price.

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: Mr. Chairman. The rule that the privatization commission has

کہ ہرصورت میں transaction minimum acceptable price ہوتی ہے there is a
reference price that is calculated جو کہ reveal نہیں کی جاتی ہے لیکن اگر جو
bidding price reference price سے کم ہو تو only then the bidder are asked to
match it. Otherwise reference price is not revealed. Only in the event کہ جو
highest bid price ہو وہ reference price سے کم ہو in which case privatization
commission is not in a position to recommend to the Cabinet Committee
on Privatization تو وہ reveal کی جاتی ہے - so it's not possible to give that
figure for all these instances, although it will be possible and if it is
desired one can submit that information کہ کن cases کے اندر پہلے round میں
ہی جو bid price ہے وہ reference price سے زیادہ آئی اور کس case میں the bidders
were subsequently asked to raise the price to bring it up to the reference
price.

جناب قائم مقام چیئرمین: Thank you. گلشن سعید صاحبہ یہ آپ کا سوال تھا اور
ویسے بھی gender کی گڑبڑ ہوگئی تھی ۔ آپ نے تو کچھ نہیں پوچھنا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب ! یہ سمجھا جائے کہ یہ ساری prices جو ہیں وہ
reference price کو match کرتی تھیں؟

Mr.Acting Chairman: Would you like to answer that?

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: Sir, these transactions were in the period 1997 to 1999. I have mentioned to you the general practice that is followed in every government but I cannot be entirely certain in every case. I cannot speak on behalf of that. If this information is relevant I can go and check it and then bring it.

Mr. Acting Chairman: I am sorry. You are the only Minister

who have relevant question and that you have been grilled.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! یہ بہت اچھا سوال ہے۔ اس کے جواب میں information دے دیں اور ایک چیز اس میں اور بھی ہے ---

Mr. Acting Chairman: Would you be able to provide the full information in the next session?

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: Well, we will have to go and find out the reference prices in the history of each one and then I think we should be ......

Mr. Acting Chairman: It should be a good idea.

پروفیسر خورشید احمد: اور دوسری چیز یہ بھی کہ دونوں میں وقت کتنا لگا ہے یعنی آپ نے offer accept کب کی ہیں، turn out کتنے عرصے بعد ہوا ہے اور اس میں کتنا وقت لگا ہے۔

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: Mr. Chairman. There is a simple rule that one month period is given after the letter of acceptance in case of these manufacturing units,

اور اب after the experience of the initial privatizations جس میں شروع میں full amount نہیں لیا جاتا تھا اور بعد میں collection میں difficulties سامنے آئیں تو اب پچھلے کئی سالوں سے یہ practice ہے کہ the entire 100% is paid upfront تو اس میں کوئی instalments وغیرہ کا چکر in manufacturing units کے اندر نہیں ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. We get to Q. No. 95. The Minister asked for deferment and Buladi Sahib is not here and now we ask Question No.98 Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

98. ***Chaudhary Muhammad Anwar Bhinder** (Notice received on 31-12-2003 at 12.25 p.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the value of leather garments exported from Pakistan during 1999-2000 and 2001-2002 indicating also the names of the countries to which these garments were exported; and

(b) the value of the sports goods exported from Pakistan during 1999-2000 and 2001-2002 indicating also the names of the countries to which these goods were exported?

Mr. Humayum Akhtar Khan: (a) The value of leather garments exported from Pakistan during the two years is as under:—

1999-2000	US$ 300,143,000
2000-2001	US$ 321,341,000

The names of the countries to which these garments were exported is attached.

(b) The value of the sports goods exported from Pakistan during the two years is as under:—

1999-2000	US$ 279,153,000
2000-2001	US$ 304,478,000

The names of the countries to which these goods were exported are attached.

EXPORT FROM PAKISTAN

	LEATHER GARMENTS			LEATHER GLOVES		Value in '000' Dollar
COUNTRIES	1999-2000	2000-2001	2001-2002	1999-2000	2000-2001	2001-2002
Abu Dhabi	29	21	56	19	14	15
Australia	1,517	2,035	1,698	160	216	311
Austria	2,785	2,279	1,925	111	55	159
Bahrain	21	319	96	28	18	42
Belgium	6,380	6,939	8,704	1,168	1,254	1,177
Canada	5,375	7,812	7,431	488	534	464
China	117	292	123	35	139	12
Denmark	4,266	6,592	3,572	452	793	1,068
Dubai	7,684	12,584	13,092	339	1,368	2,812
Finland	877	1,571	1,084	298	770	763
France	28,802	42,147	25,223	4,183	5,018	6,177
Germany	49,490	56,507	38,814	7,044	6,309	6,287
Greece	3,667	4,070	4,573	53	158	162
Hong Kong	7,145	5,703	6,367	51	95	36
Hungary	469	355	573	1	5	18
Irish Republic	650	780	845	5	106	25
Italy	2,209	2,776	3,579	2,211	2,361	3,099
Japan	5,872	8,946	8,263	299	167	336
Jordan	48	221	47	2	-	-
Kenya	23	1	2	1	7	40
Kuwait	965	4,040	2,950	55	82	1,159
Luxembourg	9	-	171	-	-	-
Malaysia	127	200	185	11	14	23
Netherlands	13,171	16,357	15,833	1,239	1,644	2,606
New Zealand	312	216	209	10	-	36
Norway	2,571	2,052	1,689	138	119	193
Portugal	1,766	3,452	3,461	40	-	40
Qatar	55	188	284	45	378	2,264
Saudi Arabia	1,143	3,658	2,214	380	1,357	1,849
Singapore	189	184	76	47	47	110
South Korea	895	564	226	124	81	33
Spain	15,500	22,457	24,298	1,001	886	1,190
Oman	242	357	141	55	30	49
Sweden	9,086	10,369	6,695	676	934	1,182
Switzerland	1,203	1,872	1,679	53	119	185
Thailand	65	48	14	68	6	17
Turkey	585	3,450	6,462	89	21	-
U.K.	39,588	49,098	44,776	2,806	3,363	2,757
U.S.A.	60,244	67,645	61,789	5,354	8,173	13,241
OTHER COUNTRIES	41,109	46,845	42,032	2,774	2,782	3,547
	300,143	375,597	321,341	29,839	37,332	51,324
TOTAL	300,143	375,597	321,341	29,839	37,332	51,324

EXPORT FROM PAKISTAN

ITEMS	JULY-JUNE, 2001-2002		JULY-JUNE, 2000-2001		JULY-JUNE, 1999-2000	
	000 RS	000 $	000 RS	000 $	000 RS	000 $
1) LEATHER GLOVES (excl. Sports)	3,144,993	51,324	2,182,620	37,332	1,545,160	29,839
2) LEATHER GARMENTS	19,866,513	321,341	21,902,384	375,597	15,540,423	300,143
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
Articles of Apparel	2,131	34	-	-	1,350	25
Belts & Bandoiers	82,872	1,340	100,431	1,722	49,902	954
Jackets Leather	11,003,974	177,989	13,298,825	228,057	10,358,837	200,251
Coat Leather	868,292	14,045	887,162	15,214	551,337	10,545
Stripes for watch	1,429	23	1,406	24	46	1
Hand Protector	32,312	523	64,480	1,106	49,657	950
Foot Protector	4,787	77	66	1	53	1
Other clothing accessories	7,870,715	127,309	7,550,014	129,4?3	4,519,201	87,282

ITEMS	JULY-JUNE, 2002-2003		JULY-NOV. 2003	
	000 RS	000 $	000 RS	000 $
1) LEATHER GLOVES (excl. Sports)	3,328,305	56,969	1,553,040	26,943
2) LEATHER GARMENTS	13,601,093	232,316	9,448,952	163,817

EXPORT OF SPORTS GOODS FROM PAKISTAN

VAL IN 000 $

COUNTRIES	1999-2000	2000-2001	2001-2002
Argentina	3,029	3,270	2,285
Australia	3,566	3,520	3,893
Austria	1,349	871	1,278
Bahrain	62	150	232
Bangladesh	439	449	441
Belgium	9,847	7,735	8,567
Brazil	1,277	1,226	935
Canada	5,692	5,471	5,434
Chile	4,399	5,675	2,929
Denmark	4,057	4,261	3,963
Dubai	15,504	21,444	18,449
Egypt	569	538	1,948
Finland	1,542	1,713	2,679
France	14,958	12,251	14,883
Germany	34,189	26,942	31,670
Greece	2,632	2,039	2,358
Hong Kong	3,344	4,148	5,916
Hungary	546	687	686
Indonesia	44	68	74
Iran	5	37	91
Irish Republic	638	423	1,174
Italy	14,351	12,373	15,951
Japan	4,798	4,064	5,409

Jordan	115	52	235
Kenya	111	95	501
Kuwait	1,462	1,035	1,524
Malaysia	1,453	1,279	1,622
Mexico	2,218	2,528	7,782
Netherland	10,715	10,391	12,944
Newzealand	368	474	537
Norway	2,035	2,207	2,159
Oceania N.S	1,802	1,569	1,861
Panama	223	409	949
Poland	2,015	1,705	2,285
Portugal	1,745	2,001	1,730
Qatar	304	156	135
Saudi Arabia	4,161	3,585	7,730
Singapore	989	501	619
South Africa	2,485	2,224	4,701
South Korea	990	596	4,202
Spain	13,340	10,657	13,923
Srilanka	477	153	146
Sweden	4,834	5,194	6,090
Switzerland	2,847	1,142	1,046
Thailand	258	236	252
Turkey	1,647	2,992	3,411
U.K.	23,118	19,811	25,611
U.S.A.	63,471	67,387	56,009
Others Items	9,133	12,853	15,229
	279,153	270,587	304,478
Total	**279,153**	**270,587**	**304,478**

EXPORT OF SPORTS GOODS ITEMS FROM PAKISTAN

PSTC	ITEMS	2001-2002		2000-2001		1999-2000	
		000 RS	000 $	000 RS	000 $	000 RS	000 $
8947601	TENNIS RACKETS	3,620	59	27,968	475	2,310	46
8947602	BADMINTON RACKETS	1,364	22	1,124	19	1,123	22
8947701	GLOVES,LEATHER,SPORTS	4,068,948	66,525	3,815,429	64,854	3,607,275	69,051
8947901	BALLS,CRICKET	54,184	886	45,587	775	35,962	694
8947902	BALLS GOLF	-	-	55	1	48	1
8947903	BALLS,HOCKEY	811	13	421	7	1,496	[illegible]
8947904	BALLS POLO	-	-	-	-	1,792	35
8947905	BALLS,PUNCHING	118	2	665	11	-	-
8947906	BALLS,SQUASH	-	-	343	6	-	-
8947907	BALLS,TENNIS	1,275	21	431	7	1,239	24
8947911	BADMINTON SHUTTLE COCKS	198	3	961	16	2,381	46
8947919	BALLS N.S.	1,279,276	20,916	807,695	13,729	689,827	13,020
8947921	FOOTBALLS,COMPLETE	4,886,926	79,899	4,133,334	70,258	4,368,559	84,351
8947922	FOOTBALLS,COVERS	651	11	608	10	10,003	193
8947923	BLADDERS	2,989	49	3,178	54	4,993	96
8947924	VOLLEY BALLS,COMPLETE	174,143	2,847	148,815	2,530	158,091	3,053
8947926	BASKET BALL, COMPLETE	1,228	20	2,898	49	3,209	[illegible]
8947928	NET BALLS,COMPLETE	-	-	177	3	-	-
8947932	HAND BALLS,COMPLETE	139,303	2,278	54,728	930	32,522	626
8947934	RUGBY BALLS,COMPLETE	8,373	137	4,709	80	18,582	359
8947941	CRICKET BATS	8,996	147	26,082	443	22,198	429
8947942	CRICKET WICKETS	1,001	16	-	-	225	[illegible]
8947943	HOCKEY STICKS	346,361	5,663	300,138	5,102	279,572	[illegible]
8947944	POLO STICKS	2,841	46	1,189	20	219	4

8947945	CRICKET SETS	3,052	50	14,394	245	16,202	313
8947946	CRICKET PADS	-	-	1,896	32	320	0
8947999	SPORTS GOODS N.S.	7,589,968	124,092	6,475,367	110,068	5,100,459	98,453
	OTHERS	47,417	775	50,661	861	98,822	[illegible]
		18,623,043	304,478	15,918,853	270,587	14,457,432	[illegible]
	TOTAL EXPORTS	**18,623,043**	**304,478**	**15,918,853**	**270,587**	**14,457,432**	279,153

	2002-2003		JULY-NOV 2003
	000 $		000 $
SPORTS GOODS.	**335,173**		**122,128**
FOOTBALLS	84,036		42,827
GLOVES (SPORTS)	[illegible]3,062		24,396
OTHERS	183,075		54,905

Mr. Acting Chairman. Any supplementary

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں نے اس سوال میں یہ پوچھا تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیے جی، وزیر ہے نہیں ۔ Minister is not present nobody is going to answer you for that. دیکھیں مہیم صاحب ابھی ہم نے کہا ہے ۔ اب وہ نہیں ہیں ۔ ابھی ہم نے اس پر agree کیا ہے lease let us go with procedure.

حاجی لیاقت علی بنگزئی: یہ تمام اسی Ministry کے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، نہیں، یہ ان کے نہیں ہیں ۔ وہ دوسرے ہیں ۔ 98 is Humayun Akhtar Khan and I think Shaikh Sahib is going to answer on his behalf.

جناب مہیم خان بلوچ: میں کہتا ہوں ہمیں اس سلسلے میں بات کرنی چاہیے ۔

Mr. Acting Chairman: No. No. You cannot do that. Please sit down, it has been decided. Bhinder Sahib. Any supplementary?

لیاقت صاحب supplementary question پوچھ رہے ہیں ۔ ان کا question ہے please let him speak. میں آپ کو بعد میں اجازت دے دوں گا ۔ I am not going to allow you. Thank you.

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! جز اول میں، میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ leather garments کتنے value کے اور کس، کس country کو export ہوئے اور اس میں جناب والا! اچھی اور خوش آئند بات ہے کہ 1999 to 2000 کے مقابلے میں ہماری exports 2001 میں بڑھی ہیں ۔ لیکن میں یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ کیا حکومت نے ان items کی export بڑھانے کے لئے کچھ incentives رکھے ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی۔ شیخ صاحب۔

Dr. Abdul Hafeez Shaikh (Minister for Privatization): Sir, lot

of steps are being taken to promote export in general and if you look at the trend

جو 2002-2003 میں ہے

We had the 20% growth in export overall. I think Pakistan is participating in export fairs connected to this and all kind of enabling environment has been made better for export and I think it is also shown in the results.

جو 2002-2003 کے export ہیں۔

they are in the range of about 11 billion plus which is highest in our history.

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب چیئرمین! میں نے دوسرے جز میں یہ سوال پوچھا تھا کہ sport goods کے متعلق ہماری export کی کیا position ہے؟ جناب والا! ان دو سالوں میں، جن سالوں کے متعلق میں نے پوچھا تھا ہماری export بڑھی ہے۔ یہ بات بھی حوصلہ افزاء ہے۔ اس کے متعلق بھی میرا سوال وہی تھا لیکن فاضل وزیر صاحب اس کو general side پر لے گئے ہیں۔ میں specifically ان دو چیزوں کے متعلق یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ ہمارے بہت کم export items ہیں جن کو ہم export کر رہے ہیں، جن پر ہم foreign exchange earn کر رہے ہیں لیکن ان کی حوصلہ افزائی کے لئے rebate کی شکل میں یا ان کی حوصلہ افزائی مزید بڑھانے کے لئے یا مزید کارخانے لگانے کے لئے کوئی incentive دیئے جا رہے ہیں تاکہ یہ چیزیں جو ہم export کر رہے ہیں ان کی export مزید بڑھے اور زر مبادلہ زیادہ آئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شیخ صاحب۔

Dr. Abdul Hafeez Shaikh (Minister for Privatization): Sir, again the general philosophy of the government is to create environment in which business can decide

کہ کونسی markets export کے لئے بہتر ہیں

and not to pick and choose the industries in general. So, this is the first point. Secondly, I think there is an export refinancing facility and the government has also tried to have a policy with exchange rate stable and the Export Promotion Bureau is working hard to promote exports and the result are there.

اب یہ جو 2000-2001 میں

because of the international situation in our neighbourhood, exports are taken ahead but inspite of that they were quite high.

اور اب تو جو sports goods کی exports ہیں

you know, between 2001-2002, they registered a big increase and that trend is continuing in 2002-2003.

Mr. Acting Chairman: Last supplementary.

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! وزیر صاحب اپنے علم کی بناء پر میرا خیال ہے ہر سوال کا جواب دے سکتے ہیں اور یہ general جواب commerce کے متعلق یا اپنی exports کے متعلق دیا گیا ہے۔ میں نے سوال بھی specific پوچھا تھا دو items کے متعلق، export بھی میں نے ان دو items کے متعلق پوچھی تھی اور میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں ان incentives کے متعلق کیونکہ ان میں incentives نہیں دیئے جا رہے۔ میرا تعلق اس علاقے سے ہے جس میں leather اور garment industry کی export زیادہ کی جاتی ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ کیا incentives دیئے جا رہے ہیں اور کیا incentives آئندہ proposed ہیں جو ان کو دیئے جائیں گے۔

Mr. Acting Chairman: Can you be specific or you need some help?

Dr. Abdul Hafeez Shaikh (Minister for Privatization): Sir, if he

is interested in having more incentives, he should move for a full discussion on what sort of incentives should be offered. Then I think there should be a proper discussion when the Commerce Minister is here.

جناب قائم مقام چیئرمین: بھنڈر صاحب یہ suggest کرتے ہیں کہ You move a motion or something like this. so, we can discuss it. Would you like to do that?

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! ایک بہت ضروری سوال پوچھنا ہے۔ صرف ایک information لینا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیں، تین سوال ہو گئے ہیں۔

But this is the last time I am giving you.

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! یہ جو لیدر گارمنٹس کے بارے میں شیڈول دیا گیا ہے۔

اس میں 1999 to 2000 یہ دیگر ممالک اس کے آخر میں، جناب شیخ صاحب اگر سن لیں تو۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، سن رہے ہیں۔

جناب کامل علی آغا: یہ 39 ممالک کا نام دے کر آگے لکھا گیا ہے دیگر ممالک۔ اس میں 1999- to 2000 یہ figure ہے 41109 اس کے بعد یہ 2000 میں بڑھ کر 46845 ہو گئی۔ اس کے بعد یہ reduce ہونی شروع ہو گئی اور یہ 2000-2001 میں صرف 3547 رہ گئی۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ اس کی کیا وجہ ہے اور یہ دیگر ممالک میں کون کون سے ممالک شامل ہیں۔ یہ اتنی کمی کیوں ہوئی اور ان ممالک میں کونسے ممالک شامل ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شیخ صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ: پہلے جو leather garments کے figures ہیں وہ 41 million ہیں 1999-2000 میں۔ then they are 46.8 million in 2000-2001 اور 47 نہیں ہیں بلکہ

that is ہیں آپ دے رہے figure وہ جو so I think - میں 2001-2002 میں 12 million

کہا نے میں طرح جس اور only for the leather gloves not leather garments

because of the international تھا آیا decline تھوڑا میں 2000-2001-2002

environment in the Afghan situation but of course the situation has

they vary from category to ہیں جو improved a great deal. Other countries

they are lumped together as other اور جو بہت چھوٹی جہاں سے آتی ہیں category,

country, so there may be some countries that are grouped in other

میں ہیں leather garments جو countries

but they may be other set of countries which are grouped in other countries in textile or something depending, so there is no single definition of other country.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Question 99, Ch. Mohammad Anwar Bhinder. No there is no more supplementary.

Ch. Mohammad Anwar Bhinder: Question No.99.

Mr. Acting Chairman: Answer taken as read.

99. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 31-12-2003 at 12.25 p.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state the quantity and value of fruit and fruit products exported from Pakistan during 2000-2001, 2001-2002 and from 1-7-2002 to 30-3-2003 indicating also the names of the countries to which the same were exported?

Mr. Humayum Akhtar Khan: The quantity and value of fruit and fruit products exported from Pakistan during 2000-2001, 2001-2002 and from 1-7-2002 to 31-03-2003 is as under:—

Period	quantity (M.T.)	Value ('000' US$)
2000-2001	266,234	81,983
2001-2002	296,597	87,086
01-07-2002 to 31-03-2003	202,987	67,174

The names of the countries to which these exports were made are attached.

EXPORT OF FRUITS & ITS PROUDCTS FROM PAKISTAN				
COUNTRIES	JULY-JUNE 2001-2002		JULY-JUNE 2000-2001	
	000 KG	000 $	000 KG	000 $
1) FRUITS	289,786	83,089	260,064	78,706
	289,786	83,088	260,063	78,704
ABU DHABI	386	124	172	61
AFGHANISTAN	30,049	2,874	14,500	1,475
AFRICAN COUNTRIES NS	-	-	20	11
AJMAN	3	1	2	3
ALGERIA	-	-	65	22
ARGENTINA	-	-	51	8
ASIAN COUNTRIES N S	89	28	33	42
AUSTRALIA	111	62	110	128
AUSTRIA	19	6	20	31
BAHREIN	3,176	764	1,934	526
BANGLA DESH	1,612	911	1,510	865
BELGIUM	48	13	47	15
BHUTAN	28	5	22	3
BRAZIL	-	-	2	1
BRUNEI	11	9	17	7
BURMA	50	7	-	-
CAMBODIA	24	5	26	3
CANADA	1,150	483	618	313
CHINA	112	38	161	139
COMROS	10	2	-	-
CYPRUS	347	66	4	5
DENMARK	269	124	271	97
DUBAI	56,682	15,581	59,980	17,823
FED REP OF GERMANY	1,908	3,228	1,948	3,908
FINLAND	3	1	26	5
FRANCE	709	277	694	262
GREECE	1	-	22	16
GREENLAND	-	-	2	1
GUATEMALA	2	2	20	5
HADHRAMAUT	9	13	2	1
HAITI	-	-	24	3
HONG KONG	1,937	399	1,558	642
INDIA	76,060	28,789	75,937	25,516
INDONESIA	32,040	5,980	28,810	4,728
IRAN	602	62	-	-
IRAQ	21	10	25	4
ITALY	307	145	160	65
JAPAN	265	113	283	112
JORDAN	85	32	14	63
KENYA	114	48	297	105
KUWAIT	2,901	930	2,272	847
LEBANON	1	-	5	2
LEEWARD A WINDWARD I	3	1	-	-
LIBERIA	26	4	-	-
LIBYA	72	25	-	-
MACAO	-	-	47	7
MALAWI	5	4	3	1
MALAYSIA	5,535	1,177	4,346	1,036
MALDIVE ISLANDS	167	72	146	59
MALTA A GOZO	50	17	1	
MAURITANIA	5	2	28	9
MAURITIUS	711	186	190	62
MEXICO	-	-	24	3
MIDDLE EAST N.S	16	3	-	-
MOROCCO	-	-	239	113
NEPAL	698	248	582	217
NETHERLANDS	1,794	545	1,275	945
NEW GUINEA A PAPUA	-	-	13	6

NICARAGUA	6	1	-	-
NORTH KOREA	-	-	3	1
NORWAY	543	206	414	153
OCEANIA N.S.	8	3	1	1
PANAMA	109	23	1	
PARAGUAY	33	19	-	-
PERU	110	23	75	17
PHILIPPINES	14,635	2,605	13,349	2,186
PORTUGAL	29	4	15	2
QATAR	2,015	688	1,838	718
REPUBLIC OF AZERBAIJ	15	2	-	-
REPUBLIC OF BELARUS	-	-	5	1
REPUBLIC OF KAZAKHST	18	2	-	-
REPUBLIC OF KYRGYZST	53	6	-	-
REPUBLIC OF TAJIKIST	-	-	19	2
REPUBLIC OF TURKMENI	1,664	174	135	56
REPUBLIC OF UKRAINE	-	-	9	11
REPUBLIC OF UZBEKIST	112	23	160	16
REPUBLIC OF YEMEN	73	25	23	7
RIO MINI A OTHER SPA	80	13	-	-
ROMANIA	3	1	1	
RUSSIAN FEDERATION	-	-	1	2
SAUDI ARABIA	15,413	5,227	12,561	4,696
SEYCHELLES	10	9	-	-
SHARJAH	3	1	6	2
SIERRA LEONE	1		32	114
SINGAPORE	7,625	1,627	6,317	1,376
SOUTH AFRICA REP	98	99	112	60
SOUTH KOREA	126	28	109	39
SPAIN	2	1	6	17
SRI LUNKA	10,887	2,211	9,764	1,936
SULTANATE OF OMAN	1,217	389	3,364	1,006
SWEDEN	110	44	89	58
SWITZERLAND	195	81	143	58
SYRIA	28	84	39	69
TANZANIA	20	7	-	-
THAILAND	56	14	107	105
TURKEY	58	12	101	264
U A R (EGYPT)	-	-	10	55
U S A	2,182	1,421	2,094	1,168
UM-UL-QAIWAN	130	17	-	-
UNITED KINGDOM	11,852	4,569	10,597	4,187
VIET NAM	42	11	-	-
2) FRUIT & VEGETABLE JUICES	**6,621**	**3,788**	**5,977**	**3,090**
	6021	3,789	5,977	3092
AFGHANISTAN	1,700	627	636	247
AUSTRALIA	255	243	92	74
BANGLA DESH	1,171	428	2,661	1,028
BELGIUM	102	91	-	-
CANADA	67	39	16	12
DJIBOUTI	71	78	-	-
DUBAI	55	44	284	147
FED REP OF GERMANY	270	167	217	174
FRANCE	31	15	8	4
GREECE	19	10	-	-
IRISH REPUBLIC	-	-	15	18
ITALY	32	25	-	-
JAPAN	55	37	68	52
KUWAIT	49	15	-	-
MALAYSIA	16	9	17	8
MAURITIUS	35	14	-	-
NETHERLANDS	1,885	1,505	1,000	868
NIGERIA	23	14	45	17

QATAR	30	20	-	-
REPUBLIC OF BENIN	18	15	-	-
REPUBLIC OF UZBEKIST	-	-	18	9
SAUDI ARABIA	46	40	59	39
SINGAPORE	-	-	92	35
SOUTH AFRICA REP	25	22	-	-
SRI LANKA	51	39	44	40
THAILAND	-	-	49	41
U S A	301	157	335	142
UNITED KINGDOM	308	135	320	137
3) OTHERS	191	209	203	188
JAMS	12	15	25	18
BANGLA DESH	-	-	25	18
SAUDI ARABIA	12	15	-	-
FRUIT JELLIES	10	13	46	56
ASIAN COUNTRIES N S	10	13	31	39
SAUDI ARABIA	-	-	15	18
FRUIT NUT,PUREE,PASTES,ETC,NS	88	94	28	39
BANGLA DESH	10	9	-	-
CANADA	13	14	-	-
DUBAI	-	-	14	19
FRANCE	9	8	-	-
ITALY	-	-	6	7
NETHERLANDS	2	3	-	-
SAUDI ARABIA	36	44	-	-
SEYCHELLES	10	9	-	-
UNITED KINGDOM	8	6	7	13
NUTS GROUNDNUT ETC PREP/PRV NS	1	2	104	73
DUBAI	-	-	104	73
SINGAPORE	1	2	-	-
MIXTURE OF FRUIT PREP/PRSV NE	80	85	-	-
CANADA	11	12	-	-
DUBAI	34	38	-	-
U S A	34	35	-	-
TOTAL (1 -- 3)	296,597	87,086	266,234	81,983

EXPORT OF FRUITS & ITS PRODUCTS FROM PAKISTAN		
COMMODITIES	JULY-MAR 2002-2003	
	000 KG	000 $
1) FRUITS	**188,417**	**64,083**
	188,418	64,083
ABU DHABI	639	227
AFGHANISTAN	22,022	2,860
AUSTRALIA	70	30
AUSTRIA	11	5
BAHREIN	2,145	617
BANGLADESH	1,695	911
BELGIUM	14	8
CANADA	1,464	802
CHINA	152	85
CYPRUS	50	21
DENMARK	306	199
DUBAI	36,313	11,741
FRANCE	460	208
GERMANY	1,538	2,012
GREECE	36	14
HONG KONG	837	250
INDIA	55,542	19,100
INDONESIA	19,500	4,886
IRAN	45	8
IRISH REP.	1	1
ITALY	171	207
JAPAN	165	78
JORDAN	72	79
KENYA	317	109
KUWAIT	2,088	855
LITHIUANIA	53	17
MALAYSIA	2,124	594
MALTA	51	14
MAURITIUS	723	227
NETHERLANDS	1,706	557
NEW ZEALAND	10	15
NORWAY	434	164
OMAN	1,153	328
PHILIPPINES	6,355	1,538
POLAND	32	11

COMMODITIES	JULY-MAR 2002-2003	
	000 KG	000 $
PORTUGAL	20	10
QATAR	1,475	592
YEMEN	41	27
SAUDI ARABIA	12,794	5,100
SINGAPORE	4,524	1,209
SOUTH AFRICA	255	140
SOUTH KOREA	252	74
SPAIN	1	10
SRI LANKA	7,284	1,781
SWEDEN	72	47
SWITZERLAND	129	64
TURKEY	52	35
U.K.	8,702	3,973
U.S.A	2,585	1,553
OTHERS	1,936	690
2) FRUITS JUICES	4,304	2,756
ORANGE JUICE,FROZEN	880	789
Australia	27	19
Bangladesh	18	19
China	26	29
Daubi	14	6
Djibouti	74	71
Germany	51	44
Japan	86	102
Netherlands	493	429
Sri Lanka	24	28
Thailand	9	10
U S A	18	7
United Kingdom	40	25
	0	0
OTHER ORANG JUICE	686	480
Bangladesh	25	17
China	18	20
Daubi	28	11
Djibouti	45	38
Finland	11	11
Germany	71	60
Indonesia	39	18
Netherlands	262	259

COMMODITIES	JULY-MAR 2002-2003	
	000 KG	000 $
Sri Lanka	16	6
Thailand	29	22
U S A	37	16
United Kingdom	6	4
	0	0
JUICE OF ANY SINGL CITRUS FRU	170	127
Australia	21	19
Djibouti	79	66
Malaysia	11	5
Netherlands	25	22
United Kingdom	34	16
	0	0
JUICE OF SINGLE FRUIT,VEGTABL	2,605	1305
Afghanistan	930	361
Australia	37	28
Bangladesh	299	108
Canada	32	20
Daubi	16	11
Denmark	9	4
Ecuador	27	7
Germany	156	92
Iran(Islamic Rep.)	172	67
Ireland	11	6
Japan	27	10
Kuwait	115	44
Mauritius	18	8
Netherlands	396	334
Nigeria	17	9
U S A	89	55
United Kingdom	234	129
Yemen	18	13
	0	0
MIXTURES OF JUICES	63	64
Daubi	19	12
Denmark	19	19
Netherlands	25	24
3) OTHERS PRODUCTS	266	335
HOMOGENENISED PREPARATIONS	4	0
Afghanistan	4	0

		0
OTH JAM,FRUIT,JELLY,MARMALADE	159	200
Afghanistan	34	49
Daubi	2	2
France	5	10
Germany	15	17
Jordan	7	7
Kuwait	12	22
New Zealand	10	15
Other Asia	10	12
Saudi Arabia	34	36
United Kingdom	13	10
Yemen	17	19
	0	0
GROUND NUTS,PREP/PRESERVED	1	2
Singapore	1	2
	0	0
MIXTURE OF FRUIT/OTH PLANTPAR	80	99
Saudi Arabia	57	68
U S A	23	30
	0	0
OTH FRUITS,NUT/EDIBLE PLANTS	22	34
Daubi	22	33
U S A	0	1
	0	
TOTAL (1 -3)	202,987	67,174

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! اس سوال میں میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ پاکستان سے فروٹ اور fruit products کی جا رہی ہیں اور اس میں جو figures کتنی export دی گئی ہیں ان میں 2000-2001 کے مقابلے میں 2001-2002 میں یقیناً کچھ بیشی ضرور ہوئی ہے لیکن تاثر یہ ہے کہ یہ ایک ایسی commodity ہے جو produce بھی زیادہ ہوتی ہے لیکن export کم ہوتی ہے، جتنی export ہونی چاہئے اتنی ہماری export نہیں ہے۔ میں معلوم کرنا چاہوں گا کہ export کے لئے کیا تجاویز یا کیا کوششیں کی جا رہی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شیخ صاحب۔

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: I think that its in the same category of question as the other

کیونکہ اگر leather کی اگر لے لیں export کی الگ لے لیں fruits کی الگ لے لیں and soon you know, we will be approaching the entire export sector. So I would like to humbly suggest that there should be a fuller discussion, if the honourable member wants on the export promotion policy.

Mr. Acting Chairman: Bhinder Sahib, are you ready for discussion?

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب میں عرض یہ کروں کہ اگر میں نے discussion کرنا ہوتی تو مجھے معلوم ہے کہ 194 کی motion میں دے سکتا ہوں لیکن میں جو information چاہتا ہوں اور حکومت کے notice میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ export کتنی ہے اور دوسرا پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ export کو بڑھانے کے لئے کیا اقدام اٹھا رہے ہیں۔ میری discussions سے تو یہ معاملہ حل نہیں ہوگا۔ یہ supplementary اسی سے rise ہوتا ہے اور اس کے متعلق حکومت کو بتانا چاہئے کہ وہ کیا steps لے رہے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Shaikh Sahib, your want to leave it to

the concerned minister or you want to do it yourself because he is the only one who can give it.

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: No sir.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی اسی پر بولنا ہے فرمائیں۔ اکرم صاحب۔

جناب محمد اکرم: ایک دو بنیادی مشکلات exporters کو اور perishable item exporters کو خاص طور پر پیش آتی ہیں ۔ پھل اور سبزیاں دونوں perishable commodities ہیں۔ خاص طور پر ان کو بنیادی تکلیف جہازوں پر air freight space کی آتی ہے۔ اور اس میں اکثر و بیشتر یہ ہوتا ہے کہ

ایئرپورٹ پر ہماری قومی فضائی سروس کا عملہ exporters اور freight holders کے لئے پریشانی کا باعث بنتا ہے' space روکتا ہے' space نہیں دیتا ہے۔ Dry cargo کو perishable goods پر prefer کرتا ہے جس کی وجہ سے ہماری export suffer کرتی ہے۔ اب پھر آموں کا season سر پر ہے۔ گرمیوں میں آموں کی پھر export شروع ہو جائے گی اور یہ ہمارے لئے بے پناہ foreign exchange earn کرتی ہے۔ کیا اس کے لئے کوئی خاص اقدامات کئے جا رہے ہیں یا کرنے کا کوئی پروگرام ہے یا کوئی اقدامات کئے گئے ہیں جن سے exporters کو space لینے میں' خاص طور پر perishable goods کے لئے space لینے میں کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے؟ کیا ہماری National flag Carrier, P.I.A, exporters کو کوئی concession دے گی تاکہ ان کو export کرنے میں facilitation ہو؟

جناب قائم مقام چیئرمین: شیخ صاحب! can you answer that?

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: I think, we should have a fresh question for that, it would be my suggestion, for the Minister of Commerce.

Mr. Acting Chairman: It is slightly inter-related but anyhow, if you wish that.

ڈاکٹر سعد صاحب! آپ کا سوال اس کے بعد ہے۔

Dr. Muhammad Said: (Mike was off).

جناب قائم مقام چیئرمین : کیا آپ کا mike on ہے؟

Dr. Muhammad Said: Sir, in order to understand whether these statistics are genuine or not, I would like to draw the attention of the honourable Minister to page 26 and I would like to ask him where is this country which is written on the serial 11, called "Rio mini a other spa". Where is this country situated? There is a country, which is named as " Rio mini a other spa". Where is this country?

Mr. Acting Chairman:" Rio mini".

Dr. Muhammad Said: On page 26

جناب قائم مقام چیئرمین: ہاں جی that is incorrect.

Dr. Muhammad Said: On page 26 sir, if you go from the top to the bottom, there is a country called "Rio mini a other spa". Where is this country situated?

(interruption)

Mr. Acting Chairman: Order in the House. Unless the Senate staff have made a 'Boboo' on it, I do not think, there is something "Rio Mini". Is it a country or it is something fictitious country's name? I have been told that we do not print it.

(interruption)

Mr. Acting Chairman: "SPA" is a place where you go for vacation. These are hot springs. I think, it is a very super serious

question. Nighat Agha Sahiba.

Dr. Nighat Agha: I would like to answer the question regarding that export because I am on E.D.F Committee which is called Export Development Fund Committee. In front of me, I was contacted regarding this very problem which has been asked and they have promised to go into detail, they have given promise to tell why they were off-loaded and why they have not been sent and some compensation will be given to the people who, due to some reasons, are off-loaded or not sent right way.

Mr. Acting Chairman: Shaikh Sahib.

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: I could not understand the question.

Mr. Acting Chairman: Can you repeat that please?

کیونکہ وزیر صاحب کو سمجھ نہیں آئی ہے۔

ڈاکٹر نگہت آغا: اچھا جی! میں چونکہ E.D.F. Committee میں ہوں۔ میرے سامنے یہ بات discuss ہوئی تھی کہ لوگوں کے سامان off-load ہو جاتے ہیں specially perishable goods اور ان کو کافی نقصان ہوتا ہے۔ یہ کیوں off-load ہوتے ہیں اور P.I.A. اس معاملے میں کیا کر سکتی ہے تو انہوں نے اب promise کیا ہے کہ اگر اب یہ off-laod ہوں تو اس کے لئے reason دی جائے گی اور اس کے بعد جتنی جلدی ہو سکے گا وہ سامان بھیجا جائے گا and secondly کچھ compensation بھی ملے گی جن لوگوں کی perishable goods خراب ہو جاتی ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Does it relate?

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: A good piece of information.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. It is a good

piece of information. Question No. 100. Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

Q. No.100

100. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 31-12-2003 at 12.25 p.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) *the value of exports from Pakistan during 2000-2001, 2001-2002 and from 1-7-2002 to 31-3-2003;*

(b) *the value of the imports during the said period stating the major imports; and*

(c) *the perentage of increase or decreased in the export and import during each year over the last year and the reasons therefor?*

Mr. Humayum Akhtar Khan: (a) Exports from Pakistan:

Year	Exports (US$ million)
2000-2001	9202
2001-2002	9135
2002-2003 (July-March)	7856

(b) The value of imports into Pakistan during 2000-2001, 2001-2002 and from 1-7-2002 to 31-3-2003 stating the major imports is placed at Annex-A & B.

(c) **Exports:**

Year	% Change
2000-2001	7.4
2001-2002	–0.7
2002-2003 (July-March)	20.2

Exports 2000-2001:

During 2000-2001 exports from Pakistan increased by 7.4% to US$ 9.202 billion from 8.696 billion during 1999-2000. The increase was mainly due to increase of exports of raw cotton, textiles made-ups, readymade garments, leather and its products, carpets, petroleum and its products and chemicals and pharmaceutical products.

Exports 2001-2002:

During 2001-2002 exports from Pakistan decreased by 0.7% to US$ 9.135 billion from US$ 9.202 billion during 2000-2001. The decrease in exports was mainly

due to the folliwing reasons:—

- September 11, and its consequential developments—cancellation of orders, imposition of War Risk Insurance, etc.—created serious challenges for our exports.
- Recession in the US and European markets, particularly in the textile sector.
- Contraction in exporter profitability as a result of an eight percent revaluation of Pak. Rupee, substantial roll back of implicit subsidies (Export Finance, Duty Drawback Rates), and the problem of sales tax refunds.

Exports 2002-2003 (July—March):

The exports during July—March, 2002-2003 stood at $7856 million as against $6538 million during July—March, 2001-2002 registering an increase of 20.2 per cent. A variety of reasons contributed towards healthy growth in exports, prominent among those are substantial expansion in volume terms resulting from increased textile qutoa/grater market access in the European Union, sharp reduction in the refinance rate under Export Finance Scheme and value addition in textile manufactures. This achievement has also been witnessed due to increase in export of primary commodities, textile manufactures, leather group and sports goods in July—March, 2002-2003 as compared to the corresponding period of last year. The exports of non-traditional items like Chemicals, petroleum products, engineering goods, onyx manufactured, gems and jewellery, furniture, have shown increasing trend.

Imports

The percentage of increase or decrease in the import during each year over the last year and the reasons therefore is placed at Annex-B & C.

Annex-A

VALUE OF IMPORTS DURING 2000-2001, 2001-2002 AND 1-7-2002 TO 31-3-2003

(Value=US$ million)

Year	2000-2001	2001-2002	2001-2002 (1-7-2002 to 31-3-2003	2002-2003 (1-7-2002 to 31-3-2003
Value	10728.9	10339.5	7340.3	8981.7

Source FBS

Annex-B

MAJOR IMPORTS FOR THE YEAR 2000-2001, 2001-2002 and 1-7-2002 TO 31-3-2003

(VALUE IN MILLION US$)

ITEMS	2000-01 (VAL)	2001-02 (VAL)	% Change in 2001-02 over Last year	2001-02 (Jul-Mar) (VAL)	2002-03 (Jul-Mar) (VAL)	% Change in 2002-03 (Jul-Mar) over last year
FOOD GROUP	**983.0**	**823.4**	**-16.0**	**604.0**	**741.2**	**+23.0**
Milk Cream incl milk food for infants	19.8	16.0	-19.0	11.2	15.1	+35.0
Wheat unmilled	14.9	50.0	+236.0	43.2	28.8	-33.0
Dry Fruit	37.2	31.4	-16.0	22.7	17.9	-21.0
Tea	205.8	156.6	-24.0	123.9	131.6	+6.0
Spices	18.7	17.0	-10.0	12.5	14.9	+19.0
Soya bean Oil	43.7	12.7	-71.0	7.9	37.9	+380.0
Palm Oil	282.2	380.3	+35.0	269.6	399.5	+48.0
Sugar	247.9	23.5	-91.0	23.4	1.4	-94.0
Pulses	112.8	135.9	+20.0	89.6	94.1	+5.0
MACHINERY GROUP	**1469.5**	**2230.4**	**-52.0**	**1064.4**	**1421.7**	**+34.0**
Power Generating Machine	198.7	203.8	+3.0	139.8	202.5	+45.0
Office Machinery (Inc.data processing equipment)	233.1	224.3	-4.0	154.7	143.1	-7.0
Textile Machinery	372.1	406.9	+9.0	310.2	377.6	+22.0
Construction & mining machinery	83.6	118.5	+42.0	82.9	70.4	-15.0
Electrical machinery and apparatus	131.7	128.0	-3.0	88.7	155.9	+76.0
Road Motor Vehicle	320.6	329.9	+3.0	218.7	353.7	+62.0
Aircraft, Ships & Boats	79.6	132.3	+66.0	44.9	57.1	+27.0
Agricultural machinery and implements	23.9	16.1	-33.0	9.8	25.8	+163.0
Other	625.7	670.5	+7.0	22.7	35.6	-57.0

PETROLEUM GROUPS	3347.1	2807.0	-16.0	1957.0	2405.2	+23.0
Petroleum Products	1990.7	1230.8	-38.0	1045.2	1334.9	+28.0
Petroleum crude	1356.4	1576.2	+16.0	911.8	1070.2	+17.0
TEXTILE GROUP	162.2	187.5	+16.0	138.6	168.3	+21.0
Synthetic Fibre	77.7	74.4	-4.0	55.9	68.8	+23.0
Synthetic & artificial silk yarn	60.0	82.2	+37.0	61.5	71.4	+16.0
Warm clothing	24.5	30.7	+25.0	21.2	28.1	+33.0
CHEMICAL GROUP	838.6	862.0	+3.0	649.2	732.0	+13.0
Fertilizer crude	16.9	17.4	+3.0	13.3	12.8	-4.0
Insecticides	59.5	86.7	+46.0	55.8	44.6	-20.0
Plastic Material	354.9	352.3	-1.0	260.0	307.9	+18.0
Medicinal Products	238.9	227.9	-5.0	164.1	155.7	-5.0
Others	168.4	177.7	+6.0	156.0	211.0	+35.0
METAL GROUP	363.4	433.9	+19.0	330.2	359.1	+9.0
Iron and steel scrap	43.8	50.6	+16.0	39.4	30.4	-23.0
Iron and Steel	278.9	336.1	+21.0	249.0	289.5	+16.0
Aluminum wrought & worked	40.7	47.2	+16.0	33.8	39.2	+16.0
MISCELLENEOUS GROUP	3560.8	285.4	-92.0	205.4	220.5	+7.0
Rubber crude	39.2	41.1	+5.0	31.3	35.0	+12.0
Rubber tyres and tubes	62.4	66.5	+7.0	47.2	57.2	+21.0
Wood and cork	15.6	14.7	-6.0	8.9	20.0	+125.0
Jute	23.1	26.2	+13.0	19.0	15.5	-18.0
Paper and paper board & manuf. thereof	126.3	136.8	+1.0	99.0	92.8	-6.0
All Other items	**3297.5**	**2710.3**	**-18.0**	**2391.5**	**2933.7**	**+23.0**
Grand Total	**10728.9**	**10339.5**	**-3.63**	**7340.3**	**8981.7**	**+22.36**

SOURCE: FBS

Annex-C

REASONS FOR INCREASE/DECREASE IN IMPORT

Pakistan's total imports of US$ 10,339.5 million during 2001-2002 registered a decrease of US$ 389.4 million (3.63%) over the previous year's (2000-2001) imports of US$ 10.728.9 million. The machinery group had shown decrease of 52%, followed by food group and petroleum group showing decrease of 16% each. However, metal group had shown increase of 19% in 2001-2002 over 2000-2001, followed by textile group where the imports had increased by 16% over the last year. The decrease in import of petroleum group was due to the decline in prices of petroleum products. The prices of furnace oil, high speed diesel and crude oil decreased during the year 2001-2002 by 7.8%, 19.3% and 15.8% respectively compared to prices of 2000-2001.

2. The overall imports of Pakistan during 2002-2003 (July—March) increased by 23% over the corresponding period previous year (2001-2002). Highest increase of 34% is shown in the machinery group followed by food group and petroleum group showing an increase of 23% each. Textile group and chemical group had also registered increase by 21% and 13% respectively, followed by metal group and miscellaneous group showing increase of 9% and 7% respectively. The reasons for increase in overall imports during July—March 2002-2003 over the corresponding period of the previous year are mainly due to the following:—

1. Economic turn around in the Pakistan's economy
2. Upsurge in the manufacturing sector's growth which was supported by tariff rationalization and export demand pull.
3. Increase in petroleum prices during the year.

102. ***Dr. Abdullah Riar:** (Notice received on 31-12-2003 at 1.00 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the detail of the projects started by Human Development Commission in the country, so far, indicating also the names of the districts where these projects were started?

Minister Incharge of the Cabinet Division: National Commission of Human Development was established in July 2002. The National Commission for Human Development has launched a number of programmes in various fields. These include Universal Primary Education, Feeder Schools, Adults Literacy and Non-

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! اس سوال میں میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ پاکستان کی total exports کیا ہیں اور imports کیا ہیں۔ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 2000-2001 میں export 9202 million اور 2001-2002 میں 9135 million ہے۔ ہماری exports کم ہوگئی ہیں۔ ان exports کا کم ہونا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں کہ اس سال ہماری exports کم ہوگئی ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: حفیظ شیخ صاحب۔

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: Mr. Chairman, the year that is being talked about that 9135 which is roughly the same as the year before that.

اس کے کم ہونے کی تین، چار وجوہات تھیں۔ ایک تو ہے September 11, اور اس کی وجہ سے there were cancellation of orders, there was imposition of war risk insurance, جس سے shipping and movement وغیرہ expensive ہوگئیں and it created challenges for exporters. Similarly, this was the year where there was a recession in the US and European markets and that affected our textile sector. Also the export profitability was contracted because of the revaluation of the Pakistani Rupee which went up by 8% and I think, this was a period where there was some role back of the implicits subsidies and the problem of sales tax refunds. However,

لیکن July to March is 7856 ' ہے دی ہوئی figure تو جو if you look at the last year actually for the year, as a whole, it was 11.06 billion which is a 20 plus increase over the previous year. The highest in our history.

جناب قائم مقام چیئرمین: بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! imports کے متعلق بھی میں نے پوچھا تھا۔ The value of the imports into Pakistan during 2000-2001, 2001-2002 and from 1-7-2002 to 31-3-2003 کے متعلق یہ دیئے گئے ہیں with their imports. تو imports میں جو figures ہیں وہ value of imports آگے ہے۔ یہ imports کی جو percentage ہے جناب یہ بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Population بڑھ رہی ہے میرے خیال میں اس وجہ سے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب! Population تو بڑھ رہی ہے لیکن Commerce Policy کے تحت تو ہماری export بڑھنی چاہیئے اور import کم ہونی چاہیئے لیکن ہماری imports بڑھ رہی ہیں اور exports کم ہو رہی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شیخ صاحب۔ حفیظ شیخ صاحب۔ وہ دوسرے شیخ صاحب gets worried, you know.

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: Sir, basically an increase in import is considered sign of a growing economy because it is a part of the aggregate demand. Of course, it would be a matter of concern if the exports were not rising proportionately but I think the rise of imports by itself is not a bad thing, it is a sign of a growing economy.

لیکن اگر exports نہیں بڑھ رہے ہیں تو then naturally it will put pressure upon our exchange rates and create balance of payment difficulties.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی پروفیسر خورشید صاحب فرمائیں۔

پروفیسر خورشید احمد: میں دو باتیں پوچھنا چاہوں گا۔ ایک تو یہ generalise statement جو انہوں نے دی کہ imports بڑھنے کے معنی لازماً growing economy ہے' یہ ذرا بہت ہی generous statement ہے۔ Imports کی composition کیا ہے؟ آپ کی

exports کا اس سے کیا relationship ہے؟ Trade deficit کی کیا position ہے؟ میرے خیال میں ایک professional economist سے اتنا general statement. I was a bit amazed.

Mr. Acting Chairman: What is the question?

پروفیسر خورشید احمد، سوال یہ ہے جی کہ جہاں imports بڑھ رہی ہیں وہاں machinery group has shown decrease of 52%. اگر machinery group کی imports کم ہوئی ہیں۔ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ industrialisation اور real developmental aspects لازماً اس زمانے میں seriously damage ہوئے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ I am reading from page 36, line 3, in annexure-C.

جناب قائم مقام چیئرمین: حفیظ شیخ صاحب۔

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: I think, it is fair to say that, in general, the statement I have made that increase in imports is a sign of a growing economy. I would agree with Prof. Khurshid sahib that if one wanted to have a more detailed discussion, it would be important to see the sources of growth in imports and I would concede to him that that is the case. I think that in particular year a decrease of a specific group should not be interpretted as again, you know, should not necessarily be interpretted as a decrease in the growth of industry or so on. But this is again a trend, I think, if you look at the next year, again there is a pick up in that.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Baloch sahib.

جناب مہیم خان بلوچ۔ جناب والا، یہ ایک اہم معاملہ ہے کہ import کے حوالے سے growing economy کی بات کی گئی ہے، یقینی طور پر کوئی بھی economist اس سے

اتفاق نہیں کرتا اور پروفیسر خورشید صاحب نے اس کو بالکل واضح کر دیا ہے کہ ہماری machinery کی import ratio زیادہ ہونے کی بجائے کم ہوئی ہے لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی اضافہ کر دوں کہ آیا imports میں کوئی ایسے raw materials ہیں جن سے finished goods بنتی ہیں اور وہ باہر سے آتے ہیں، وہ کون کون سے ہیں ' اس کی تفصیل ہمیں ذرا بتائیں۔

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: Sir, this is becoming an academic discussion but I have already conceded that it is not always the case that the imports are a sign of growing economy in general. But, of course, you can have specific instances where if you diagnose and dissect and disaggregate, you might get different set of results.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا' page 33 پر اسی سوال کے جواب میں' جو factors وزیر صاحب نے بتائے ہیں ' اس میں کہا گیا ہے کہ imports, exports کم ہوئی ہیں' اس کا انہوں نے ایک reason دیا ہے the problem of sales tax refund ' میں شیخ صاحب کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ اس وقت خاص طور پر جتنے بھی textile exporters ہیں ' ان کا نمبر one مسئلہ یہ ہے کہ sales tax ان سے لیا جاتا ہے اور پھر نو ' نو مہینے ' دس ' دس مہینے ان کو sales tax refund نہیں ملتا ۔ طریق کار یہ ہے کہ sales tax جمع ہوتا ہے' جب اتنا material export ہو جاتا ہے تو وہ sales tax ان کو refund ہو جاتا ہے کیونکہ حکومت کی zero rated policy ہے ۔ یہ problem اس وقت بھی persist کر رہی ہے ' میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ Commerce Ministry sales tax refund کو واپس دلانے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو کہ کافی عرصے سے ہے۔

and a lot of progress has been made and specific steps can be given by the Finance Minister, when he is here. So, there is a great deal of focus on

this issue and a lot of progress has been made in this respect which can be shared which I am unable to do just now and I like to take this opportunity also that I think there is a small typing error.

کیونکہ یہ مشینری کی imports کی جو بات کی گئی ہے تو مشینری کی imports in 2000-2001. there is a big increase rather than a decrease.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔میرا سوال وہیں رہ گیا۔ میں نے ان سے یہ درخواست کی ہے کہ Ministry of Commerce, Ministry of Finance کو کس طرح pursue کر رہی ہے کہ وہ اس کیس میں exporters کی مدد کریں۔

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: We are constantly dealing with this issue sir.

Mr. Acting Chairman: He is saying, he is dealing with it.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔جناب والا' وزیر صاحب کھڑے ہو کر ایوان کو assure کریں۔

Mr. Acting Chairman: Actually, he is not the concerned Minister so, he can't give you any assurance.

جب متعلقہ وزیر صاحب آئیں گے تو وہ assurance دے دیں گے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ان سے یہ مسئلہ take up کریں۔

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: I would like to assure the honourable Senator that this is the issue which is constantly being discussed and constantly one is raising it with the Finance Ministry and not just the Commerce Minister but in discussion with businessmen and Chambers and so on. As I said, I do not want to speak entirely on behalf of the Finance Minister but when he is here and I am sure he will be

happy to share the details of the progress.

جناب قائم مقام چیئرمین: بھنڈر صاحب کافی over load ہو گیا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: صرف ایک سوال جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آخری سوال۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ imports کا بڑھنا agriculture economy کی ترقی کا آئینہ دار ہوتا ہے لیکن جناب والا، میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا exports کم ہونا اور imports کا بڑھنا balance of payment کو یا ultimately national economy کو adversely affect نہیں کرتا۔

Dr. Abdul Hafeez Shaikh : I think, I would like to agree with the honourable member

اور میں یہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ میں نے جو بات کی اس کو میں دوبارہ دہرانا چاہتا ہوں کہ in general imports کا بڑھنا بذات خود

is a sign of a growing economy and its not a source of Alarm, until and unless the exports are not growing. So, I agree with the members that if imports are growing and exports are not, it is bound to put pressure on the exchange rate and it is bound to create balance of payment difficulties. Our situation is not like that. Our exports have risen by 20% last year.

جناب قائم مقام چیئرمین: عباسی صاحب I would like to see your face.

Dr. Abdul Hafeez Shaikh : There is no pressure on our currency in fact our currency, you know, as revalued have remained stable. So, I think the general point is valid but it is not particularly, you know a source of relevance for the current situation.

Mr. Farooq Hamid Naek : I have just a quick comment.

Mr. Acting Chairman: No more. Please You may not.

Mr. Farooq Hamid Naek . This is regarding the authenticity of the .....

Mr. Acting Chairman : Please, you may not, put up a new question. We have seven questions on this. Question 102 and question 107, again they suffer the same fate. The Minister have requested for deferment.

Mr. Farooq Hamid Naek : Sir, if the concerned Minister could review before presenting it to the House please.

Mr. Acting Chairman: Are you referring to your question now.

Mr. Farooq Hamid Naek: I am referring to the previous question.

Mr Acting Chairman: No I am not allowing anything on the previous question. We are going back, we are going on 102, the minister is not here. It is being deferred, it is agreed. We are going to 107 again.

Dr. Abdullah Riar: I agree to defer the question but the unfortunate situation is that these questions are for Human Development Commission which is a new, I do not want to use any derogatory word but we had a social action programme with 7 billion dollars in the whole country. We should not play games with the nation. The President has put his reputation at stake on this programme of National Human Development Commission. I would like to have a responsible minister for responsible answers on this floor. We have serious concerns on various

issues, on one end the Commission, on the other end is NGO formated development fund. There is no Auditor General's accountability process on that. It is total 3 years down the road, we will be looking back and we will be giggling on a social action programme scandle. We should not be seeing that, it would be very unfortunate for the country. So, I would like the honourable minister to give a commitment that it will be followed and somebody responsible would be responding to the question.

Mr. Acting Chairman : Minister concerned is not here but I will request any of the minister who would like to comment on it. Education Minister would you like to say something on this.

Mrs. Zobaida Jalal : I would like to assure my honourable colleague here in the Senate that his concern is genuine and it is the concern for all of us. We would not like to see by the end of 3 years or 5 years that all these resources, whether human or financial have not been utilized that is the optimum. So, I know that there is a monitoring, or evaluation system which has been put into place but I can not exactly answer on behalf of the Minister Incharge for he could give more relevant answer later.

Mr. Acting Chairman : 107, Dr. Sahib, this question is deferred.

Dr. Muhammad Said: I would like to draw the attention of the minister if he is replying this question again. Sir, Dr. Kiar has asked for the details of the projects and this is a very simple, highly generalised answer. We would like to know as to what were the projects started in each

district and what was the allocation of funds?

Mr. Acting Chairman: Minister for Education, voluntarily if you would like to answer that or you don't want to answer that? She does not have the answer.

Mrs. Zobaida Jalal: Because it is not administratively under the Ministry of Education. It is an autonomous body sir. They will be able to answer.

Mr. Acting Chairman: Fair enough, it is deferred. 107, Mrs. Roshan Khurshid Bharucha. She is not here and the Minister has also requested for deferment. We defer this question. We go to Question 110, Mr. Sanaullah Baloch.

Mr. Acting Chairman: Question No. 110. On his behalf. Answer taken as read.

110. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 02-01-2004 at 11.45 a.m.).

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the names, service group and place of domicile of the Commercial Attaches posted abroad during the last three years; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to post more commercial attaches in other countries, if so, the details thereof?

Mr. Humayun Akhtar Khan: (a) The requisite information is annexed.

(b) There is a proposal to send more Commercial Attaches in the following countries:—

(i) Germany (Hamburg)

(ii) Russia (Moscow)

(iii) Nigeria

(iv) China (Shanghai)

(v) Indonesia (Jakarta)

(vi) India (New Delhi)

Annexure

LIST OF OFFICERS POSTED IN TRADE MISSIONS ABROAD DURING THE LAST THREE YEARS

Sr. No.	Name and Designation	Station	Date of Joining the Mission	Domicile	Service Group
AMBASSADOR (BS 21/22)					
1.	Dr. Manzoor Ahmad	Geneva	07-11-2002	NWFP	Secretariat
MINISTER (BS-20)					
1	Mr. Ashraf M. Hayat,	Washington	29-08-2002	Sindh (U)	Accounts
CONSUL GENERAL (BS-19/20)					
1	Mr. Ejaz Ahmed	Sydney.	11-11-2002	Punjab	C&T
2	Mr. Mohammad Riaz	Istanbul	01-09-2002	NWFP	Customs & Excise
COMMERCIAL COUNSELLOR (BS-19)					
1.	Mr. Shahid Mahmood	Beijing	30-09-2002	Punjab	DMG
2	Mr. Fawad Hasan Fawad	Frankfurt	23-09-2002	AJ&K	DMG
3.	Mrs. Nighat Mehroze Chishti	Tokyo	16-12-2001	NWFP	C&T
4	Ms. Sumaira K. Aslam	Bangkok	23-08-2002	Punjab	Ex-Cadre
5	Mr. Mohammad Jehanzeb Khan	Paris	22-09-2002	NWFP	DMG
6	Mr. Mohammad Ayub	Tehran	17-12-2002	Punjab	DMG
7	Mr. Azhar Ali Chaudhry	Rome	23-01-2003	Punjab	C&T
8.	Mr. Najeeb R. Abbasi	Dubai	09-11-2001	NWFP	Customs & Excise
9.	Mrs. Anjum Assad Amin	Stockholm	26-08-2002	Punjab	C &T
10.	Mr. S. Anjum Bashir	London	25-09-2001	Punjab	Secretariat
11.	Mr. S.M. Tahir	Kabul	09-08-2002	Punjab	Secretariat
COMMERCIAL SECRETARY (BS-18)					
1	Mr. Mujeeb Ahmad Khan	Geneva	31-10-2001	Sindh (U)	C&T
2	Mr. Qamar Sarwar Abbasi	Tashkent	26-09-2002	AJ&K	OMG
3	Mr. Musaddiq Ahmad Khan.	Kuala-Lumpur	23-10-2002	NWFP	DMG
4.	Mrs. Sarah Saeed	The Hague	21-08-2002	Punjab	DMG

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

جی رضا صاحب! میں نے کہا ہے اگر ضمنی سوال ہے تو بولیں۔

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین ! آپ کا بہت شکریہ۔ فاضل سینیٹر نے وزیر موصوف سے پوچھا ہے کہ بیرون ملک کتنے کمرشل اتاشی ہیں اور ان کے صوبے کے کونسے ہیں، کہاں کہاں آپ نے ان کو لگایا ہے؟ جواب میں وزیر موصوف نے بیسیوں ممالک کا ذکر کیا ہے جہاں پر کمرشل اتاشی یا اقتصادی نمائندے تعینات ہیں لیکن ان میں ہمارے بدقسمت صوبے بلوچستان کا ایک بھی بندہ نہیں ہے۔ اس پر افسوس کے علاوہ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھوں گا کہ کیا ایسی کوئی مثال آپ دے سکتے ہیں جہاں پنجاب کے صوبے کا ایک بندہ نہ ہو یا ان کو اپنے کوٹے سے زیادہ یا ان کے برابر حصہ نہ ملا ہو؟ کیا یہ واحد صوبہ ہے جہاں-----

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھئے آپ اس پر سوال پوچھیں please do not give a speech on this. Ask a question.

جناب رضا محمد رضا: جناب میں اس کے دو supplementaries کروں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: لیکن آپ تو تقریر کر رہے ہیں -

جناب رضا محمد رضا: نہیں تقریر میں نہیں کر رہا۔ جناب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ بیسیوں ممالک میں اقتصادی نمائندے officials لگائے گئے ہیں، اس میں ہمارے صوبے بلوچستان کا کوئی پشتون بلوچ نہیں اور کیا اس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ہمارے ہاں ایک بھی اہل بندہ نہیں جو ان qualifications کو پورا کرے جو دوسرے صوبے کے لوگوں نے پوری کی ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Hafiz Sahib, can you answer this?

کیا کوئی اہل بندہ نہیں ہے؟

جناب رضا محمد رضا: جناب اس نے دوسرے جز میں جو پوچھا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ نے تو چار سوال پوچھ لئے ہیں ایک سوال میں۔

جناب رضا محمد رضا: نہیں چار میں نے نہیں پوچھے جناب۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ فاضل سینیٹر نے یہ پوچھا ہے کہ اگر کئی ممالک میں آپ نے لگانا ہے تو وہ کونسے ممالک ہیں؟

وزیر موصوف کا جواب ہے کہ چھ ممالک ہیں جن میں ہمارا پروگرام ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ جو باقی ماندہ چھ ممالک ہیں ان کے لئے آپ کا کوئی ارادہ ہے کہ بلوچستان کا ایک شخص پشتون یا بلوچ تعینات فرمائیں گے؟ چھ ممالک آپ کے رہتے ہیں جہاں آپ نے بندے تعینات کرنے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: We have got the question. Hafiz Sahib can you answer?

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: Mr. Chairman! I can share with you the procedure that is followed in the recruitment of these Commercial counsellars. Basically, the Ministry of Commerce initiates the selection process. When the Ministry of Commerce requests the Establishment Division, CBR, Board of Investment for suggesting names. In addition,

کامرس Ministry کے اپنے لوگ جن کو وہ سمجھتے ہیں کہ اس کے لئے eligible ہیں

They are also brought in when a strict scrutiny is followed on the basis of qualification, length of service and so on.

اس کے بعد ایک

departmental selection committee headed by the Secretary Commerce with Joint Secretary (Establishment) and other two Joint Secretaries as members. These people suggest three names in order of merit and then the Commerce Minister himself heads a Committee which also has the Secretary Foreign Affairs, Secretary Establishment and Secretary Commerce and they finalize the list. So, this is the procedure that is followed. I think, I can take the honourable member's suggestions and pass it on to my colleagues in the Commerce Ministry.

Mr. Acting Chairman: Thank you

ایک انار صد بیمار۔ عباسی صاحبہ آپ اکثر بولتی نہیں ہیں۔

Mrs. Saadia Abbasi: Honourable Senator has pointed out that there is no representation from Balochistan. There are many many officers in the Civil Service from Balochistan. They can be inducted, they can be trained and then they can be sent abroad. His point is that there is no representation. His answer is, he is telling us what is the procedure that is not good enough.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی مہیم خان بلوچ صاحب۔

جناب مہیم خان بلوچ: میرا سوال نمبر 95 اور جس سوال کی میں نے پہلے بات کی تھی ان دونوں کو یکجا کر کے پوچھ رہا ہوں۔ یہ دونوں Cabinet Division سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں بلوچستان کا کوٹہ دینے کی بات کی گئی تھی لیکن domicile کا لفظ ہے' domicile یقینی طور پر ہمارے بلوچستان میں اور بلوچستان کے بہت سے اضلاع بالخصوص کوئٹہ میں ، ہمیں ان domicile کے دوستوں یا اپنے -------

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیں تقریر نہیں کریں۔ Its basically a supplementary question صرف short question پوچھیں۔

جناب مہیم خان بلوچ: میں اسی کی طرف جا رہا ہوں لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ domicile کا لفظ ہے اور جب ہم تفتیش میں جاتے ہیں تو اس کا بلوچستان سے تعلق ہی نہیں ہے بلکہ اس نے بلوچستان کو دیکھا ہی نہیں ہے' اس نے بلوچستان سے تعلیم ہی حاصل نہیں کی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال کیا ہے؟

جناب مہیم خان بلوچ: کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے سوال نمبر 95 یا یہاں جو بلوچستان کی بات ہے' یہ جن جن افراد کو دی گئی ہے ان کا کس ضلع سے تعلق ہے

اور ان کا اسم شریف کیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: حفیظ صاحب پہلے تو سعدیہ عباسی صاحبہ کا جواب دے دیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: please منسٹر صاحب کو جواب تو دینے دیں۔ اچھا تو وہ لاجواب ہیں۔

ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: مہربانی کریں، مجھے ایک منٹ دیں۔ انہوں نے جن چھ ممالک کا ذکر کیا ہے۔ ہمیشہ کی طرح بلوچستان کو آخر پر ٹرخایا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ لفظ ذرا نامناسب ہے، اس لفظ کو بدل لیں۔

ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: بہتر نہیں ہے کہ ان چھ ممالک میں ہی بلوچستان سے لئے جائیں۔ کم از کم ایک ایک ہمارا آدمی لیا جائے۔ آپ دیکھ لیں ساری لسٹ میں ایک بھی بلوچستان کا بندہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی پروفیسر غفور آپ بھی بولنا چاہتے ہیں۔ آپ اتنے بزرگ ہیں آپ کو ہم نہ کیسے کریں۔ جی بولیئے۔

پروفیسر غفور احمد: آپ کی مہربانی، بزرگی کا فائدہ مل گیا۔ جناب والا! یہ بات بڑی ناانصافی پر مشتمل ہے کہ ان افسران میں ایک شخص بھی بلوچستان سے نہیں ہے۔ وزیر موصوف نے جو پورا procedure بیان کیا ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ کوئی ایک شخص بھی بلوچستان سے معیار پر پورا نہیں اترتا کہ وہ بھی ان عہدوں پر مقرر کیا جا سکے۔ جناب چیئرمین! یہ وجہ ہے کہ صوبوں میں احساس محرومی پیدا ہو رہا ہے، احساس عدم شرکت پیدا ہو رہا ہے۔ میری خواہش ہے کہ وزیر موصوف یہ بات کہیں کہ ----

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں جناب آپ تو statement دے رہے ہیں۔

Hafeez sahib would you like to answer on these in one go.

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: Mr. Chairman, my intention in

sharing the procedure was to highlight that at the mo nent, the procedure is based on merit and it does not take the provincial domicile concsideration into account. I will be happy to convey to my colleague the Minister of Commerce, the sentiments of ....

جناب رضا محمد رضا: ہم کسی کا حق نہ دینے میں سب سے آگے ہیں۔ ماہرین کا یہ خیال ہے کہ ہم merit پر پورا نہیں اتر سکتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: رضا صاحب یہ question hour ہے اگر آپ نے پوچھنا ہے تو اس پر ایک اور سوال لے آئیں لیکن

please don't make speech. No more question, we have come to the last question becuase the time is coming to an end. Question No. 111. Mr. Sana Ullah Baloch. Answer taken as read.

111. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 02-01-2004 at 11.45 a.m.).

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the number of officers/officials appointed in the Ministry of Commerce since 1998 with province-wise break-up; and

(b) the number of vacant posts in the Ministry at present and the time by which these posts will be filled in?

Mr. Humayun Akhtar Khan: (a) Appointments of employees in Grade 1—15 only are made in the Ministry of Commerce. A total number of 46 officials were appointed in the Ministry of Commerce since 1998. The names, designations and province-wise break-up of these officials are given in the list at Annex-I.

(b) The details of vacant posts of officials in BPS 1—15 are as under:—

L.D.C.	3
Duplicating Machine Operator (DMO)	1

As a result of the right sizing/down sizing of various Federal Government Ministries/Departments some officials of the Federal Government have been placed at the surplus pool of the Establishment Division. As per existing instructions of the Government of Pakistan vacancies occurring in Federal Ministries/Departments are required to be filled from the Surplus Pool. Commerce Ministry has already requested the Establishment Division to post LDC/Duplicating Machine Operator.

ANNEX-I

LIST OF THE OFFICIALS DESIGNATION WHO WERE APPOINTED FROM 1998 ONWARD

S.No.	Names	Designation	Date of appointment	Domicile
1.	Mr. Tahir Hafeez	Assistant	23-4-1999 on contract basis for two years. After expiry of contract period his service was terminated	Islamabad
2.	Mrs. Tabassum Ara	Assistant	11-8-2000 on contract basis for two years. After expiry of contract period her service was terminated	Sind (R)
3.	Mr. Abdul Sattar	Stenotypist	02-10-2000	Punjab
4.	Mr. Abdul Ghaffar	Stenotypist	02-10-2000	Punjab
5.	Mr. Khurshid Ahmed	Stenotypist	02-10-2000	NWFP
6.	Mr. Mazhar Hussain	Stenotypist	04-10-2000	Punjab
7.	Mr. Mubashar Hussain	Stenotypist	05-10-2000	Punjab
8.	Mr. Azhar Hussain	Stenotypist	01-7-2002	Punjab
9.	Mr. Ali Muhammad	Stenotypist	01-7-2002	Punjab
10.	Mr. Safdar Khan	Stenotypist	01-7-2002	NWFP
11.	Mr. Ghulam Mustafa Malik	Stenotypist	01-7-2002	Sindh(R)
12.	Mrs. Kiran Mehjabeen	Stenotypist	17-3-2003	Sindh (U)
13.	Mr. Waseem Tariq	LDC	16-5-2002	Punjab
14.	Mr. Ziauddin Siddiqui	Naib Qasid	18-8-2000	Islamabad

15.	Mr. Waqas Yasin	-do-	30-9-1999	Punjab
16.	Mr. Faisal Rahman	-do-	30-7-2001	Islamabad
17.	Mr. Shafiq Ahmed	-do-	08-12-1999	Punjab
18.	Mr. Abdul Wajid	-do-	30-7-2001	NWFP
19.	Mr. Naeem Akhtar	R/Fresh	10-4-2002	NWFP
20.	Mr. Mamrez Khan	-do-	30-7-2001	NWFP
21.	Mr. Abdul Rahim	-do-	16-1-2001	AJK
22.	Mr. Ghulam Habib	Driver	10-4-2001	FATA
23.	Mr. Muhammad Naeem	Driver	21-1-2000	Punjab
24.	Mr. Ibrar Hussain	D.R	25-3-2000	Punjab
25.	Mr. Muhammad Hussain Jaffary	Driver	31-1-2000	Punjab
26.	Mr. Muhammad Sher Khan	Driver	19-1-2000	AJK
27.	Mr.Muhammad Nawaz	Driver	01-5-2000	Punjab
28.	Mr. Gul Hussain	Photocopier	02-3-2000	NWFP
29.	Mr. Zamir Akhtar	Stenographer	02-1-2004	Punjab
30.	Mr. Shafiullah Khan	Stenographer	02-1-2004	NWFP
31.	Mr. Ali Muhammad	Stenographer	02-1-2004	Punjab
32.	Mr. Nadeem Aslam	Stenographer	02-1-2004	Punjab
33.	Mr. Ghulam Mustafa Malik	Stenographer	03-1-2004	Sindh(R)
34.	Mr. Muhammad Furqan	Stenographer	08-1-2004	Punjab
35.	Mr. Lal Khan	Stenotypist	02-1-2004	NWFP
36.	Mr. Muhammad Taj	Stenotypist	02-1-2004	Punjab
37.	Mr. Muhammad Azhar	Stenotypist	02-1-2004	Punjab
38.	Mr. Jamil Ahmed	Stenotypist	02-1-2004	Islamabad

39.	Ms. Shabana Begum	Stenotypist	02-1-2004	NWFP
40.	Mr. Saeed Ahmed	Stenotypist	02-1-2004	Punjab
41.	Mr. Abdul Rehman	Stenotypist	03-1-2004	NWFP
42.	Mr. Manzoor Hussain Narejo	Stenotypist	03-1-2004	Sindh(R)
43.	Mr. Zahir Shah	Stenotypist	03-1-2004	FATA
44.	Sardar Fazal Rahim	Stenotypist	07-1-2004	NWFP
45.	Mr. Muhammad Amir Shad	Stenotypist	07-1-2004	Punjab
46.	Mr. Kamal Shah	Stenotypist	07-1-2004	Punjab

Mr. Acting Chairman: Any supplementary question?

(interruption)

Mr. Acting Chairman: No more question. I have open up another question.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیئے question hour ختم ہونے والا ہے if you want to bring it, bring it on a point of order but is it related? Let us finish the proceed, I only have two minutes to finish this hour. جی رضا صاحب۔

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین آپ کا بہت شکریہ۔ یہ پھر اسی قسم کا ایک سوال ہے۔ فاضل سینیٹر نے پوچھا ہے کہ جناب وزیر موصوف کی وزارت میں 98 کے بعد کتنے افسران کی تعیناتی ہوئی ہے اور ان کا تعلق کن صوبوں سے ہے۔ اس پر جناب کا جواب ہے کہ ہم نے 46 افسران تعینات کئے ہیں اور اس میں بدقسمتی سے پھر صوبہ بلوچستان کا ایک بھی بندہ نہیں ہے، کوئی شخص ایسا نہیں جس کا تعلق پختون، بلوچ، ہمارے صوبے سے ہو۔ اس پر میں جتنا بھی افسوس کروں کم ہے۔ میں پھر یہی پوچھتا ہوں کہ آیا جو آپ کے جنرل صاحب نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہم نے صوبوں کی محرومیوں کا خاتمہ کرنا ہے ----- تمام دور میں، چار سالہ دور میں ملک کی حکمرانی-----

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب رضا محمد رضا: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے صوبے کی محرومی کے خاتمے کے لئے یہ طریقہ نکالا ہے کہ کوئی بھی ملازم اور افسر بلوچستان سے نہیں رکھا جا رہا-----

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال یہ ہے کہ آیا یہ طریقہ نکالا ہے کہ وہاں سے کوئی نہیں لیا جائے گا؟ Can you answer that?

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: I have already stated that I will be happy indeed to convey the concerns of the honourable members to the

Minister of Commerce and that he may wish to take into consideration in the upcoming appointments.

جناب قائم مقام چیئرمین: لیاقت بنگزئی صاحب ۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: جناب چیئرمین! میں اپنے فاضل رکن کے سوال کے بارے میں عرض کروں گا، جو فارن بھرتی کے بارے میں پوچھا ہے، وہ بالکل بجا سوال ہے لیکن میں انتہائی ادب و احترام کے ساتھ آپ کے توسط سے حکومت سے یہ سوال پوچھتا ہوں کہ بیرون ملک کے لئے جو بھرتیاں ہو رہی ہیں ان میں تو ہمیں کوئی حصہ دیا ہی نہیں جا رہا لیکن اندرون ملک گزشتہ دنوں گوادر میں-----،

جناب قائم مقام چیئرمین: پھر تقریر کر رہے ہیں ۔ آپ مختصر سوال پوچھیں ۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: تقریر نہیں ہے جی، میں point out کر رہا ہوں، اٹھائیس آدمیوں کی بھرتی کی گئی اور آج اخبار میں یہ آیا ہے آپ اس میں پڑھیں کہ گوادر میں ایک نوجوان نے بیروزگاری کے ہاتھوں مجبور ہوکر خودکشی کی جبکہ ہمارے اٹھائیس افراد میں سے ایک بھی بلوچستان سے بھرتی نہیں کیا گیا۔ بیرون ملک کا تو ہم سوچ ہی نہیں سکتے؟-------

جناب قائم مقام چیئرمین: اس میں پھر سوال کیا بنا؟

حاجی لیاقت علی بنگزئی: میں وزیر تجارت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا ان اٹھائیس افراد میں چوکیدار یا نائب قاصد تک کے لئے بھی ہمارے بندے اہل نہیں ہیں کہ ان کو رکھا جاتا؟

جناب قائم مقام چیئرمین: حفیظ صاحب! یہ کہتے ہیں اٹھائیس بندے لئے ہیں اور ان میں بلوچستان کا کوئی بندہ نہیں لیا گیا ۔ کیا آپ اس کا جواب دے سکتے ہیں؟ let him answer the question دیکھیں Balochistan is a very sensitive issue انہوں نے سوال پوچھا ہے، ان کو جواب دینے دیں ۔ بلوچ صاحب بیٹھ جائیں، ان کو جواب دینے دیں۔ جی can you answer?

Dr. Abdul Hafeez Shaikh: I do not know exactly what 28......

Mr. Acting Chairman: He is saying, this is in the newspaper.

Mr. Abdul Hafiz Sheikh: What 28 are being talked about in the newspaper. If he would be kind enough to read this question with some specific.....

Mr. Acting Chairman: In the first place this has no relevance with question No.111.

حاجی لیاقت علی بنگزئی: نہیں جی، بھرتی کے حوالے سے relevant ہے جی۔ دیکھیں جی وہ بیرون ملک بھرتیوں کا پوچھتا ہے جبکہ ہم اندرون ملک بھرتی کا پوچھ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کوئی ان کو assurance دے سکتے ہیں رضا صاحب کے لئے کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا؟

حاجی لیاقت علی بنگزئی: دیکھیں جی اٹھائیس بندوں کا اس میں باقاعدہ کیوں جواب نہیں دیا گیا؟

جناب قائم مقام چیئرمین: رضا صاحب بیٹھ جائیں، ان کو جواب دینے دیں۔

(مداخلت)

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! کیا کسی جگہ پنجاب کا کوٹہ کم کیا گیا ہے۔ کیا بلوچستان کو آپ وزیر اعظم اور وزیر تعلیم شمار کرا رہے ہیں۔ کیا ہم یہ نہیں پوچھ سکتے ہیں کہ آپ کے ستائیس منسٹرز میں سے ایک پشتون ہیں ----

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ پھر تقریر پر شروع ہو گئے ہیں -----

جناب رضا محمد رضا: آپ ہمیں یہ گارنٹی دیں کہ آئندہ ہمیں ہر جگہ پورا پورا کوٹہ ملے گا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا، پنجاب کو بھی کوٹہ نہیں ملا جی۔ پنجاب کو بھی کم ملا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: کیا آپ اس کی guarantee دے سکتے ہیں؟

جناب چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! پنجاب کو بھی اس کے حساب سے کوٹہ نہیں ملا۔

پنجاب کو بھی کب ملا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بھنڈر صاحب please sit down.

مسز زبیدہ جلال: جناب میں سینیٹر لیاقت بنگزئی صاحب کا جو second portion ہے۔

I would like to answer that part on the Gwader Development Authority

میں پرسوں ہی گوادر میں تھی And let me assure, I don't know کس اخبار میں یہ آیا ہے but let me assure him and all the rest from Balochistan including from the other provinces کہ تنتالیس لوگ appoint کئے گئے ہیں۔

Most of them are from Gwadar and the remaing are from Turbat. Only three are from the other parts of Balochistan. If they want we can give its list to them.

جناب مہیم خان بلوچ: جناب والا! ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے ۔ ہمیں ہمارا کوٹہ نہیں دیا جا رہا۔ یہ جواب ہمیں سینیٹ کی طرف سے ملا ہے ۔ بلوچستان کے متعلق غلط جواب دیا جا رہا ہے اگر وزیر صاحبہ بلوچستان کا دفاع نہیں کر سکتیں تو پھر بلوچستان کے متعلق بات نہ کریں۔ ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ ہم نے انہیں چالیس ہزار ووٹ دیئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ paper آپ ادھر دے دیں، اس کو دیکھ لیں گے۔

Mrs. Zobaida Jalal: He can not call me a lier. I am sorry. I can not expect that. Let me clarify that he is becoming too emotional. First of all let him understand what the question is.

لیاقت بنگزئی صاحب نے Gwader Development Authority کی بات کی ہے۔ گوادر Port

Authority کی بات نہیں کی and on the other hand میں نے چالیس ہزار ووٹ نہیں لئے، میں نے چوالیس ہزار ووٹ لئے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Pari Gul Sahiba.

محترمہ پری گل آغا: جناب! مجھے یہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جیسے میرے بھائی رضا صاحب نے کہا کہ بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ نا انصافی بہت زیادہ ہو رہی ہے۔ آپ اگر Foreign Affairs وغیرہ میں دیکھیں تو نام بلوچستان کا ہے' domicile بھی وہاں کا لگا ہوا ہے لیکن وہ غلط ہے۔ اس لئے ہمیں دکھ ہوتا ہے کہ جب ہم ایوان میں پہنچ جاتے ہیں اور بلوچستان والوں کے ساتھ نا انصافی ہوتی ہے تو پھر ہمیں سچ بولنا چاہیئے۔ جناب والا! یہ بالکل سچ ہے کہ بلوچستان کا کوٹہ جس department میں ہوتا ہے وہاں دوسرے لوگ آ جاتے ہیں اور بلوچستان کے لوگ reject ہو جاتے ہیں۔ برائے مہربانی یہ سسٹم ختم کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے آپ کا point آ گیا ہے۔ آپ کو اس کا جواب نہیں چاہیئے۔

محترمہ پری گل آغا: وزیر صاحب ہیں ہی نہیں تو پھر جواب کس نے دینا ہے؟

Mr. Acting Chairman: Please see, Question Hour has been over for the last five minutes and I am being a little liberal because we don't have much business today.

(interruption)

Mr. Acting Chairman: The question hour is over. There are no more questions.

SENATE SECRETARIAT

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

for the sitting of the Senate to be held on

Friday, the 23rd January, 2004

19. **Haji Liaquat Ali Bangulzai:** (Notice received on 01-01-2004 at 10.00 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) *the names, designation, length of service and place of domicile of the government servants and the employees of autonomous bodies and attached departments who were allotted plots by the Ministry of Housing and Works since 1993; and*

(b) *the names of the said persons who have been allotted government residences or have been given hiring (not self-hiring) facility by the Ministry of Housing and Works?*

Syed Safwanullah: Information is being collected. It will be placed on the Table of the House in due course of time.

20. **Haji Liaquat Ali Bangulzai:** (Notice received on 01-01-2004 at 10.00 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state that the details of the decisions taken by Federal Ombudsmen since 1st January, 2000 against which the Ministry of Housing and Works filled references for review with the President of Pakistan and the decisions taken by the President on such review petitions?

Syed Safwanullah: The requisite information is given in the statement enclosed. (Annexure.I)

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as Library.)

21. **Haji Liaquat Ali Bangulzai:** (Notice received on 01-01-2004 at 10.00 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) *the names of the officers/officials working in the Ministry of Housing and Works and its attached departments whom residential plots have been allotted in Islamabad or the same were allotted to their spouses and children and the government residences as well;*

(b) *the names of those among the said officers/officials who have constructed their houses and have rented out their houses while they themselves continue to live in the government accommodation were/are allowed to enjoy both the facilities;*

(c) *the time by which the government accommodation from them will be vacated?*

Syed Safwanullah: Information is being collected. It will be placed on the Table of the House in due course of time.

22. **Haji Liaquat Ali Bangulzai:** (Notice received on 01-01-2004 at 10.00 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the number of cases submitted to the Estate Offices Islamabad/Rawalpindi and the Ministry of Housing and Works for hiring/self-hiring and de-hiring from 1st January, 2002 to 31st December, 2003 indicating also the date on which each case was received, disposed of and the date on which the first cheque was issued in case of hiring?

Syed Safwanullah: Information is being collected. It will be placed on the Table of the House in due course of time.

23. **Haji Liaquat Ali Bangulzai:** (Notice received on 01-01-2004 at 10.00 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the number of E. F. G. H type and Cat-I and Cat-II houses in Islamabad and the names and place of posting of the government servants who are occupants of these houses?

Syed Safwanullah: There are 1,534 houses of E ,F, G, H, I type and Cat-I and Cat-II houses in Islamabad. The details are as under:—

—	E type		—	753 houses
—	F type		—	210 houses
—	G type		—	115 houses
—	H type		—	62 houses
—	I type		—	51 houses
—	Cat-I		—	69 houses
—	Cat-II		—	274 houses
		Total	—	1,534

The names and place of postings of the government servants occupying the said accommodations, Cat/type-wise is attached.

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as Library.)

SHAHID IQBAL,
Secretary.

ISLAMABAD :
The 22nd January, 2004.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Acting Chairman: Leave applications. There is no point of order. please let me go through. that will take just two minutes.

جناب آصف جتوئی بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر مورخہ انیس جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: انجینیئر رخسانہ زبیری نے بعض نجی مصروفیات کی بناء پر مورخہ اکیس اورتئیس جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب ایس ایم ظفر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ اکیس جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب رحمت اللہ کاکڑ صاحب نے بعض ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ انیس تاتئیس جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب امان اللہ کنرانی نےبعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر مورخہ انیس تاتئیس جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر محمد علی بروہی نے بعض وجوہات کی بناء پر آج مورخہ اکیس جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب شوکت عزیز صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں اس لئے مورخہ اکیس تا پچیس جنوری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جناب محمد رضا حیات ہراج صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام آباد سے باہر ہیں اس لئے آج مورخہ اکیس جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ مخدوم سید فیصل صالح حیات نے اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام آباد سے باہر ہیں اس لئے آج مورخہ اکیس جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Raza Rabbani Sahib, you had a Point of Order or before we get on to the Point of Order, I have a bit of good news. Please listen to me, be attentive, please sit down. There is a bit of good news, Maj. Tahir Sahib has a good tidings for the whole of the Senate. So let him deliver the pearl of wisdom or whatever it is.

POINTS OF ORDER

I) RE: RELEASE OF FUNDS UNDER TAMEER-E-PAKISTAN PROGRAMME

Major (Retd) Tahir Iqbal: Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین میں معزز house کو یہ بتانا چاہوں گا کہ prime minister صاحب نے شاید ان کے علم میں پہلے بھی ہو، ہر سینیٹر کے لئے 10 million rupees مختص کر دیئے ہیں، جو Member National Assembly کو بھی ملے تھے اس سال کے لئے اور یہ ان کا کوٹہ ہو گا for 2003, 2004 کے لئے اور آئندہ بھی جس طرح Member National Assembly کو مل

رہے ہیں، اسی طرح ان کو بھی یہ funds ملیں گے۔ یہ تعمیر پاکستان پروگرام کے لئے ہیں،
TPP کے لئے ہیں۔ اس میں ہم نے کچھ limits رکھی ہیں جو projects آپ کر سکتے ہیں۔

that is roads, electrification, gas, telecommunication, health, education, water supply and sanitation sectors and at the same time, if you need Dozers for making roads only the "Kacha roads", that Dozers can also be included. The two way of doing things, one

کہ ہم آپ کو یہ in writing بھی بھیج رہے ہیں۔ ایک proforma آپ کے پاس بھیجیں گے۔

The scheme has to come to us through your form filled to the Ministry of Local Government. Local Government will, in turn, send it to the different departments where it is supposed to go and they will implement the projects. If you want that the Federal Government should not take on the projects, then you have to consult the Provincial Government. If you want the Provincial Government take on your projects, you have to have understanding with that and the Provincial Government will ask certain fee and that is about 2% fee that they will detect for maintaining and running those projects, if you want to get returns to that. So we are going to send the details to you in writing, in few days and I will like to assure you that the Government and instructions from Prime Minister are, that we have to be dealing all the Senators on equal level. You send your projects, as and when it reaches in our office, we will try our level best to make sure that these are complemented in as early as possible but please when you are sending the projects roughly keep this thing in mind that you have 10 million rupees, if you are preparing your projects.

(interruption)

Sorry sir, the currency of Pakistan is rupees. The currency of Pakistan is Rupees. So please make sure that you select such projects which do not exceed your limits because it happens, when we send these projects to different departments, if the projects exceed your limits, they send the projects back to us without doing anything.

Secondly, the departments are worried if you have 10 millions. We are sending them projects, 20 million, 30 million, they keep running around and finally when they want to cut down all the projects, we have the problem, we have to come back to you again to make sure.

وہ زیادہ کام کرنے کی وجہ سے

we have the problems. Please keep this thing in mind that the projects will not be completed in few days. It will take time, we send it to the Ministry, the Ministry will take about a week or so then it goes to the Ministry which has to take on the function itself. They will take about three weeks, then it goes down to the department where they carry out the feasibilities, they will take about four to six weeks and it comes back. We will not delay your cheques, we send these cheques back to the department within about fifteen days and then the projects will take another three or may be twelve weeks or so to be completed. So, please keep this in mind and if you have any thing to ask me, I am available to you as and when you want me to. Thank you very much.

(ڈیسک بجائے گئے)

II) VALIDTY OF THE SENATE PROCEEDING DURING THE ABSENCE OF PRESIDENT IN THE COUNTRY.

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی: point of order sir جناب چیئرمین! ایسے لگتا ہے کہ جیسے موجودہ دور کے اندر کوئی قانون قاعدہ اور آئین کی پاسداری نہیں ہے اور پورا تہیہ کیا ہوا ہے کہ اس پرعمل نہیں کرنا۔ میں آپ کی توجہ 19 تاریخ کی طرف لے جاؤں گا' جب سینیٹ کا اجلاس چل رہا تھا اور 19 تاریخ کو ہی جنرل مشرف بیرونی دورے پر بھی تشریف لے گئے۔

جناب چیئرمین! آئین کے Article 49(2) کے تحت جب صدر ملک سے باہر ہوتا ہے تو چیئرمین سینیٹ' اگر چیئرمین سینیٹ نہ ہوں تو اس صورت میں سپیکر قومی اسمبلی Acting صدر کے فرائض انجام دیتے ہیں اور Acting President کی Article 260 کےتحت جو definition دی گئی ہے President کی اس definition میں شامل ہے۔

پی ٹی وی کا نو بجے کا خبرنامہ اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ جنرل مشرف اپنے بیرونی دورے پر تشریف لے گئے۔ اگر میں نو بجے کا وقت لیتا ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ نو سے پہلے تشریف لے گئے لیکن چلیں اگر میں نو بجے کا بھی وقت لوں اور میں مزید آدھا گھنٹہ اضافہ بھی کردوں کہ نو سے ساڑھے نو ہو گئے کہ پاکستانی air space سے وہ نکل گئے تو ساڑھے نو بجے کے بعد کی جتنی بھی proceedings سینیٹ کی ہوئیں وہ void ہیں' وہ غیر قانونی ہیں کیونکہ اس وقت House سوا دس بجے یا دس بجے adjourn کیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ساڑھے نو سے لے کر دس یا دس بج کر پانچ منٹ تک یا جس وقت تک House adjourn نہیں ہوا اس وقت تک صدر پاکستان سینیٹ کو preside کر رہے تھے۔ نہ آئین اس بات کی اجازت دیتا ہے اور اگر آپ سینیٹ کے rules کو دیکھیں تو rule 13(1) یہ کہتا ہے کہ چیئرمین preside کرے گا سینیٹ کی proceedings کو اور Rule13(4) یہ کہتا ہے کہ اگر چیئرمین نہیں ہوا تو ڈپٹی چیئرمین preside کرے گا۔

جناب والا! اگر Rule 14 کو آپ دیکھیں تو Rule 14 یہ کہتا ہے کہ اگر چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین نہ ہوں تو پھر جو panel of presiding officers ہے ان میں سے کوئی شخص آ کر House کو preside کرے گا لیکن یہاں پر کیا ہوا۔ یہاں پر یہ ہوا کہ اس وقت سے لے کر

the President of Pakistan stranger at that moment and why do I say that he was a stranger at that moment because if you look at Article 50 of the Constitution, it says that there shall be a Parliament of Pakistan and the Parliament of Pakistan which is the Senate and the National Assembly. The Chairman the moment he becomes the Acting President, he severs all links with the Senate for that particular period of time. Mr. Chairman, I would like to draw your attention. If you go back to the tradition of this House but I am sure the honourable Leader of the House today, who was at that time the Chairman of the Senate of Pakistan. I remember the time when I was in the opposition and I remeber the time when I was on the treasury benches. I remember very vividly but I am sure he will not contradict me on this matter of fact that the moment the President's Aircraft took off, Mr. Wasim Sajjad would get up from his chair and allow either the Deputy Chairman or one of the member from the panel to preside or in the alternative, there were many occasions when in chamber he said that at such and such time the Aircraft is taking off and I have to adjourn the House by that time because after that I will not be allowed to preside. So, sir this is a gross irregularity that has been committed. How it has been committed and by whom? Whether the Secretariat should have informed the Chairman at that time that this has happened and that he should now hand over the rein to someone else. Because I have been told that on the 19th, your notification, and by yours, I mean the notification of the Deputy Chairman of the Senate to become the Acting Chairman of the

Senate, in the absence of the Chairman when he becomes the Acting President, was also issued. So, the moment General Musharraf left and he became the Acting President, someone else should have come and presided over the House. Therefore, I say that those proceedings have no validity in the eyes of Law which were carried out during that period.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Your point is quite valid, I mean your reference is a valid and the practice which is normally carried out in this House is also valid. And I think Mr. Wasim Sajjad will be a witness to it. The question remains here whether the Chairman at that time knew or not? My information is that the President left at 7:30 actually, around 7:30 or 8 O' clock. Secretary Senate has just told me that the information flow, a set of which was given to them was at 10.00 p.m. you know normally........

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! یعنی ساڑھے سات اور ۱۰ بجے کے درمیان ملک کا کوئی President ہی نہیں ہے تو خدا کے لئے یہ بہت خطرناک صورتحال ہے۔

Mr. Acting Chairman: Prof. Sahib, let us take one thing at a time. Raza Rabbani's point is valid. Now annuling the proceedings, do we have a cover for that? If a situation arises where we come face to face with the situation like that?

Mr. Wasim Sajjad: Sir, you put me in a very difficult situation and the point has been just sprung as a surprise. it's a matter of some consideration. I think the practice has been very clear and that is, that when the President leaves the country, the Chairman becomes the Acting

President and the Deputy Chairman becomes the Acting Chairman. But it appears to me that in this case, the question was, when was the Secretariat or the Chairman informed? Then it appears to me that perhaps he was not informed in time, because otherwise I have no reasons to believe or no reason for him to have continued those proceedings in that manner, but to take the further steps and to say that because the Acting President was still here presiding over the proceedings and, therefore, the proceedings have become null and void. I think that is going a bit too far because after all the entire House participated in those proceedings and I am sure whatever was done, was with the tacit consent of the entire House. I wouldn't go as far as that but what I would submit is, that I think in future the Secretariat should be careful and I think the Cabinet Division should also be asked to inform the Secretariat immediately so that these constitutional positions can be held and they take place and these changes are adjusted immediately because I think the point is from that point of view of significance and valid.

Mr. Acting Chairman: I will go further; I will go a little bit further. When the Chair speaks please have some respect. No, no, before we can do it, after it.

گلشن سعید صاحبہ آپ اس وقت آرام سے بیٹھیں۔

The situation is that if the Senate Secretariat knew about it and they did not inform, I think it is gross negligence, incompetence and I would go to the extent that it is a *malafide*. I will go to that extent but the only person

who can clarify this matter is the Acting President himself. Now, how do we go about that? The only way is that when he comes, I can go and ask him humbly, sir, this is exactly what has happened and I think we shall keep this Point of Order pending till a clarification is sought and we should sort it out.

یہ pending ہو گیا ہے آپ اور pend کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب بے شک یہ pending کر لیں لیکن کیونکہ یہ سوالات اٹھ رہے ہیں تو ان کا بھی جواب آنا چاہئے۔ جناب! یہ تو بہت ہی serious issue ہے جو آپ کو بتایا جا رہا ہے۔ اس کے مطابق یہ ہے کہ ساڑھے سات بجے جب President صاحب چلے گئے تو اس کے بعد ساڑھے سات بجے سے لے کر دس بجے تک کسی نے سیکریٹریٹ کو inform نہیں کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ there is a total break down of the Constitutional machinery. یہ کس قسم کا Cabinet Division ہے کہ جب President چلا جائے تو inform نہیں کرتا ہے Acting President کو کہ آپ Acting President بن گئے ہیں۔ Sir, this is a very serious issue اور اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کی constitutional machinery has totally broke down کہ ڈھائی گھنٹے کسی کو پتہ نہیں کہ کون President ہے اور کون چیئرمین ہے۔

Mr. Acting Chairman: Look! It is not a very pleasant issue. Let us not splash it a lot. You made the point. Ranjha Sahib.

ڈاکٹر خالد رانجھا: جیسا کہ ربانی صاحب نے فرمایا ہے

he has pointed out an issue and I think there is a mechanism to resolve it.

پہلی بات تو یہ ہے کہ میں گزارش کروں گا Chair سے کہ

let us not dub it as malafide because malice erodes all authority. I will most humbly say that let us take it as irregularity and since it is a matter

of the House. I propose a resolution that whatever happened, let us ratify it and ratification is the power of the House in all mechanisms and this is my resolution and it should be ratified.

Mr. Acting Chairman: Let us not concede to it-------

Mian Raza Rabbani: Please concede my point of order that those proceedings were illegal that means the treasury is conceding.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: Yes, of course, he has conceded. If he is moving a resolution for it's ratification then that means they have conceded.

Mr. Acting Chairman: Ranjha Sahib, this is an incomplete. The only person who can calrify the issue is the Acting President and I think we should have a word with him. Let us not talk about it.

(interruption)

Dr. Khalid Ranjha: This is not illegal, it may be irregular. There is a difference between illegality and irregularity.

چوہدری محمد انور بھنڈر: یہ clarification آ جائے گی تو اس کے بعد ہم دیکھ لیں گے کہ کیا کرنا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ گلشن سعید صاحبہ آپ فرمائیں۔

مسز گلشن سعید: رضا ربانی صاحب سترہ جنوری والے دن جس دن صدر صاحب کا خطاب تھا اس دن بھی یہ stranger in the House چلا رہے تھے۔ آج بھی انہوں نے یہ لفظ پھر ان کے لئے استعمال کیا ہے۔ مجھے بہت سخت objection ہے۔ یہ ان کو سمجھتے ہی stranger ہیں۔ بار بار یہ لفظ کہتے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: This is not relevant.

مسز گلشن سعید : relevant تو ہے۔ انہوں نے آپ کے سامنے stranger کہا ہے'
آپ notice ہی نہیں لیتے۔ یہ اس دن بھی ایک گھنٹہ چلانے ہیں کہ stranger in the
House آپ بات کر رہے ہیں کہ notice نہ لیں۔ thank you very much.

Mr. Acting Chairman: Who was stranger in the House that day? He is not a stranger in the House. Professor Khurshid Sahib.

ویسے یہ point of order ہے there is no discussion on it, but the issue is so
sensitive that is the reason I am leting you speak. اچھا دوسرا point of order
ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : میری رائے یہی ہے جو آپ کی رائے ہے کہ جب تک اس point of order پر آپ کی ruling نہیں آ جاتی کوئی اور کام نہیں کیا جا سکتا اور ruling اسی وقت آئے گی جب آپ قائم مقام صدر سے بات کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جی ہاں its pending. بحث بالکل نہیں کر رہے۔

پروفیسر خورشید احمد : میں Rule-29(ii) کی طرف آپکی توجہ مبذول کراؤں گا کہ President نے joint session سترہ تاریخ کو address کیا ہے۔ صدر صاحب نے 17 جنوری کو joint session سے address کیا as soon as possible after the address of the President, a minister shall lay a copy of his Address on the Table. اب کتنے دن گزر چکے ہیں۔ ابھی تک ہمارے پاس President کی speech نہیں آئی ہے۔ یہ ہمارا حق ہے۔

(آوازیں۔ shame- shame)

پروفیسر خورشید احمد : یہ ہمارا حق ہے کہ President کی speech پر thank کا resolution لائیں یا اس پر تنقید کریں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تقریر 19 تاریخ کو یہاں نہیں

آئی اور آج بھی نہیں آئی۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Professor Sahib, I have an information which came here today at 5'o' clock.

I think, we will put وہ mark ہو رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ پرسوں کے session میں it into the House. We will do that.

پروفیسر خورشید احمد: یہ violation ہے۔

Mr. Acting Chairman: May be some printing problem--

(interruption)

Mr. Acting Chairman: Please listen. Let us have one from each side. Let us have spirit of Bon-ami. Otherwise I tell you, I will join you.

آپ بولیں۔

III) RE: TO ENLIST MINISTRY OF MANPOWER AND OVERSEAS FOR SENATE QUESTIONS

جناب کامل علی آغا: جناب والا! اس ہاؤس کے rota days پر پچھلے دو اجلاسوں سے Ministry of Manpower, Labour and Overseas کو enlist نہیں کیا جا رہا ہے۔ میں یہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور اس ہاؤس کے توسط سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں؟ اس کی انکوائری کی جائے اور یہ latitude کون دے رہا ہے اور اس ہاؤس کا consent لئے بغیر ایک Ministry کو یہ latitude کیوں دیا جا رہا ہے؟

Mr. Acting Chairman: I am going to ask the Secretary to look into it and then come back with answer. Kulsoom Sahiba.

مسز کلثوم پروین: حکومت دہشت گردی کے خاتمے کے لئے، امن کے قیام کے لئے بھرپور کوشش کر رہی ہے اور یہ بڑا قابل ستائش عمل ہے۔ اس سلسلے میں ایک سابق وفاقی

وزیر جناب ہے۔ سالک ہو امن کا پیغام لے کر پوری دنیا میں جانا چاہتے ہیں' انہوں نے اس مقصد کے لئے ایک خصوصی جہاز charter کرنے کے لئے کہا ہے اور اخبارات کے ذریعے ٹینڈر بھی طلب کئے ہیں۔ حکومت اس سلسلے میں P.I.A کو ذمہ داری سونپے کہ وہ جہاز charter کرنے کی offer میں حصہ لے تاکہ امن کے پیغام کو کوئی غیر ملکی پرواز نہ لے کر جائے بلکہ پاکستان کی پرواز لے کر جائے۔ یہ پاکستان کے لئے بہت بڑا اعزاز ہو گا۔

Mr. Acting Chairman: Thank you, Baber Sahib.

(IV) RE: THE EXTENSION IN DEADLINE FOR NADRA CARDS

جناب فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین ! کل یا پرسوں یہ ہاؤس prorogue ہو جائے گا۔ اس وقت قومی اسمبلی کا اجلاس بھی نہیں ہو رہا ہے۔ NADRA نے 31 جنوری تک نئے شناختی کارڈ کی dead line دی ہے۔ ہماری آبادی Mr. Chairman, as you know is 150 million اور ابھی جن لوگوں نے شناختی کارڈ لینے ہیں' جن کی عمر اٹھارہ سال سے زیادہ ہے' they are 55%, which means کہ جن کو شناختی کارڈ ملنے چاہئیں they are about 70 million. آج ایک خبر آئی ہے کہ NADRA نے بڑے فخر سے لوگوں سے کہا ہے کہ انہوں نے اب تک 32 million شناختی کارڈ جاری کئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے کم از کم تقریباً 38 یا 40 million مزید شناختی کارڈ جاری کرنے ہیں۔ اس کے لئے 31 جنوری کی deadline دی ہے اور یہ کام اکتوبر 2001 سے شروع ہوا ہے۔ اکتوبر 2001 سے جنوری 2004 تک ' دو سال سے زیادہ عرصے میں انہوں نے 32 million شناختی کارڈ جاری کئے ہیں اور آئندہ نو دنوں میں انہوں نے تقریباً چالیس million شناختی کارڈ مزید جاری کرنے ہیں۔چونکہ پرسوں کے بعد نہ سینیٹ کا اجلاس ہو گا۔

Mr. Acting Chairman: Please come to the point.

جناب فرحت اللہ بابر: اس لئے میری گزارش ہے کہ حکومت سے کہا جائے کہ شناختی کارڈ کی deadline کو کم از کم 31 دسمبر 2005 تک بڑھایا جائے۔اس کے لئے بلوچستان کی صوبائی اسمبلی نے بھی متفقہ قرار داد کے ذریعے یہ درخواست کی ہے۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you.

(interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیئے ایک ادھر سے ایک اُدھر سے۔ جی آپ فرمائیں۔

اس کا جواب'

you don't need an answer. It has been noted obviously. Now, the Government is facing. they have noted it. so you don't need an answer. There is no answer. Everybody is there, we have got 1, 2, 3, 4, 5, 6. 7 Ministers. this has been noted. Abbasi sahib, it is a point of order. No. I disagree with you there.

نہیں' انہوں نے notice نے لیا ہے۔ بالکل لکھا گیا ہے۔ All points of order have been noted here. Leader of the House نے note کر لیا ہے۔ وہ convey کر دیں گے۔

چلیں۔ دیکھیئے جی میں نے ابھی اس طرف فلور دیا' اب ادھر کی باری ہے' اس کے بعد آپ کی باری آئے گی۔ جی وسیم سجاد صاحب۔

جناب وسیم سجاد: جناب والا! نادرا کے بارے میں ۳۱ جنوری کا جو سوال ہے اس میں جناب کو یاد ہوگا کہ یہ سوال پہلے بھی اٹھایا گیا تھا Interior Minister بھی یہاں پر موجود تھے اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہر دفعہ ہم ایک deadline مقرر کرتے ہیں اور اسی طرح اگر ہم extend کرتے گئے تو یہ کام کبھی بھی پورا نہیں ہوگا۔ انہوں نے ہماری درخواست پر یہ کہا تھا کہ اچھا! اس کو مزید ایک مہینے کے لیے بڑھا دیتے ہیں اور ان کے حکم کے تحت یہ ۳۰ دسمبر سے ۳۱ جنوری ۲۰۰۴ تک ہو گیا تھا۔ میرے خیال میں اب عوام کو اور ہم سب ممبرز کو ایک ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اور ہم اپنے لوگوں کو کہیں کہ cards بنوا لو۔ ۳۱ جنوری کے بعد یہ نہیں ہوگا کہ card بن نہیں سکتا۔ Emergency basis پر بھی بن سکتا ہے' جلدی بھی بن سکتا ہے۔ جس کو ضرورت ہو گی وہ جا کر بنوا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب ایک ایسا مرحلہ آ گیا ہے کہ ہم لوگوں کو چاہیئے کہ پرانے cards کو give up کر دیں اور نئے cards بنوائیں اور اس میں کوئی دقت ہے تو میں

سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب اور ہم سب مدد کریں تاکہ جلدی بنیں۔ لہذا یہ کہنا کہ بار بار تاریخ بڑھائی جائے، یہ اس کا حل نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ، نگہت مرزا صاحبہ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں۔ دیکھیں جی اس پر کوئی discussion نہیں ہے۔ There is no answer. میں نے insist کیا تو انہوں نے جواب دیا۔ نگہت مرزا صاحبہ بولیں۔

مسز نگہت مرزا: جناب والا! شناختی کارڈ کے سلسلے میں یہ اہم نوعیت کا مسئلہ ہے۔ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان سے جو لوگ آ کر اورنگی ٹاؤن اور مجید کالونی میں آباد ہوئے تھے وہ تقریباً ۳۰ لاکھ کی آبادی ہے اور یہ مسئلہ Acting President صاحب اور صدر مشرف صاحب کے سامنے بھی پیش کیا گیا ہے۔ میں نے اس سلسلے میں خود بھی letters لکھے بلکہ ان سے بات چیت بھی کی ہے لیکن ابھی تک ان لوگوں کا مسئلہ حل نہیں ہوا ہے۔ انہیں repatriation certificate پیش کرنے کے لیے کہا جا رہا ہے۔ آپ یہ بتائیے کہ ۳۲ سال کے بعد ایسے لوگ جو کچے مکانوں میں رہتے ہیں اور جھونپڑیوں میں رہتے ہیں، جہاں پر بارشیں بھی ہوتی ہیں، طوفان بھی آتے ہیں، وہ مختلف قسم کی آفات کا شکار رہتے ہیں، وہ یہ certificate کیسے سنبھال کر رکھ سکتے تھے۔ مہربانی کرکے ان کو relief دیا جائے اور ان کے شناختی کارڈ کے سلسلے میں پیش رفت کی جائے کیونکہ جب تک ان کے شناختی کارڈ نہیں بن جاتے نہ وہ ملک سے باہر جا سکتے ہیں اور دوسرے کاموں میں بھی انہیں رکاوٹ پیش آئے گی مہربانی فرما کر وزیر داخلہ تک میرا یہ message آپ کے توسط سے پہنچ جائے اور اورنگی ٹاؤن کی ۳۰ لاکھ کی آبادی کو پریشانی سے بچایا جا سکے تو مہربانی ہو گی۔

Mr. Acting Chairman: Thank you.

بہت points of order ہو گئے ہیں ۔ Let us get on to the business. O.K. that is a last point of order. Now, you decide which one you take. O.K. Baig sahib.

Let us get on with - اس کے بعد آپ کو بھی ایک موقع دیں گے - Envar Baig sahib. the business here. There is business. I am going to bring in the business.

V) RE: THE DETAINED SCIENTISTS

Mr. Muhammad Enver Baig: Sir, you are very very kind. Mr. Chairman, while entering the Senate building this evening, I saw poor children and the family of a scientist who has been detained by the Government on the pretext of debriefing.

(Voices of Shame)

Mr. Muhammad Enver Baig: I would like a statement by the honourable Foreign Minister, who is here today No. 1, when are our scientists being released?

No. 2, Why have the families not been informed about their detention or they have not met them.

No. 3. There are reports in the press today that some of the scientists have been transported to Afghanistan. Sir, it is reported, they would like a statement from the Foreign Minister and

No. 4. That when are these scientists coming back to their families. Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شیخ صاحب، آپ انہیں بتائیں کہ افغانستان میں کوئی بم تو نہیں بن رہا؟

پروفیسر غفور احمد۔ جناب والا! ان سائنسدانوں کو ملک سے باہر جانے کے لئے ممنوع قرار دے دیا گیا ہے کہ وہ ملک سے باہر travel نہیں کر سکتے۔ ایسا کون سا گناہ انہوں نے کیا ہے کہ انہیں bar کیا گیا ہے کہ وہ باہر نہیں جا سکتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین - ان کی safety مفقود ہوگی پروفیسر صاحب' آپ ہمیشہ dark side پر دیکھتے ہیں۔ شیخ رشید صاحب۔

شیخ رشید احمد۔ جناب چیئرمین' میرا خیال تھا کہ agenda پر بات ہوگی کل اس سلسلے میں تفصیلی بات ہو چکی ہے اور کوئی ایسا ممبر نہیں ہے کہ جس نے سائنسدانوں کے مسئلے پر بات نہ کی ہو' ساری دنیا کے میڈیا نے سینیٹ کی کارروائی کو cover کیا ہے - میں اس ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ کسی بھی سائنسدان کو بلگرام یا افغانستان نہیں بھیجا جا رہا no way at all اور پہلا جو batch تھا اس میں سوائے فاروق کے' باقی تمام لوگوں کو ان کے گھروں میں بھیج دیا گیا ہے - نیا batch جو آیا ہے' یہ حساس مسئلہ ہے اور بہت سارے لوگوں کو اس مسئلے کے متعلق علم ہے' یہ ایک' دو دن کی بات ہے' دو' تین دن میں مسئلہ بھی clear ہو جائے گا۔ اس پر تفصیلی بات ہو چکی ہے۔ اس قدر بھرپور اور سیرحاصل اس موضوع پر گفتگو ہوئی ہے کہ اس میں صرف ایک آدھ scientist ہے' میرا خیال ہے غالباً مجید صاحب کے' منصور دس سال سے کے آر ایل کے کرکٹ کو دیکھ رہا تھا' بریگیڈیئر تاج آور ہے' میجر اسلم ہے اور بریگیڈیئر سجاول' یہ چاروں Armed Forces کے retired لوگ ہیں there is only one scientist now اور ایک انجینئر فاروق صاحب ابھی ہیں' میں اس پر حکومت پاکستان کی طرف سے ایک تفصیلی بات کر چکا ہوں اور کہہ چکا ہوں کہ کوئی سائنسدان' کوئی شخص پاکستان کے مفادات سے بڑا نہیں ہے - یہاں ہزاروں سائنسدان ہیں اور اگر ایک آدھے سائنسدان کو IAEA کے مسئلے کے بعد کچھ دن کے لئے گفت و شنید کے لئے' پوچھ گچھ کے لئے' اور ان کو families سے بھی ملایا جا رہا ہے اور جو ایک دو لوگ رہ گئے ہیں ان کو بھی ملا دیا جائے گا۔

جہاں تک اس کو issue بنانے کا تعلق ہے تو major issue یہ ہے کہ پاکستان کی یہ حساس technology جس پر ہم کبھی سمجھوتہ نہیں کر سکتے' جس پر کبھی ہم roll back نہیں کر سکتے جو کہ چودہ کروڑ عوام کا اثاثہ ہے' ہم ہرصورت میں آگے بڑھیں گے' کسی صورت میں انشاء اللہ پیچھے نہیں ہوں گے' اگر دو ملکوں سے ایسے معاملات بنے ہیں جس کے لئے ان سے ایک debriefing کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے' تین چار دن میں یہ اپنے انجام کو پہنچ جائے گا' جن

لوگوں کا اس میں ہاتھ نہ ہو! وہ گھروں کو آجائیں گے ' ایک یا دو آدمی اگر اس میں ملوث پائے گئے تو ان کو قانون کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ بات پہلے بھی کہی جا چکی ہے جتنا اس کو اچھالیں گے ' tension create ہو گی اور دنیا کو ہمارے لئے مسائل پیدا کرنے کے لئے مزید ایک موقع ملے گا ۔ ہمیں پورا احساس ہے کہ ہم کسی قیمت پر اپنے لوگوں کو ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ کسی قیمت پر کسی سے زیادتی نہیں ہوگی اور ضروری نہیں ' یہ دو تین دن سے جن کے بارے میں debriefing ہو رہی ہے کہ یہ مجرم ہیں ۔ کل بھی میں آپ کو یہ عرض کر چکا ہوں کہ ان سے پوچھ گچھ کا سلسلہ جاری ہے اور یہ پوچھ گچھ اتنے حساس معاملات پر ہے کہ بہت سارے لوگوں کو اس کا علم ہے کہ حالات کو بعض لوگ کس طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ اس کو روکنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے ۔ اس ایوان میں ' میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ 95 per cent debriefing کا یہ مکمل ہو چکا ہے۔ کسی اور سائنسدان کو مزید پوچھ گچھ کے لئے نہیں بلایا جا رہا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے جذبات اور ہمارے جذبات ایک ہیں ،بعض قومی مسئلے ایسے ہوتے ہیں جس میں اپوزیشن کی سوچ کو اور سرکاری بنچوں کی سوچ کو ایک ہونا چاہیئے اور ہم ذمہ داری سے آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ عظیم تر مفاد میں کوئی شخص قانون سے اور ملک سے بڑا نہیں ہے ۔Thank you.

Mr. Acting Chairman: No, more I had promised with him. please speak.

(مداخلت)

ڈاکٹر عبداللہ ریار: ان کی فیملی کو ان سے ملایا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بہت بہت شکریہ ۔ ملا دیا جائے گا۔

(مداخلت)

شیخ رشید احمد : جناب یہ قوم کا مسئلہ ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس ہمارا سب سے بڑا حساس weapon ہے جس پر ہماری چودہ کروڑ قوم کی نظریں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہت ذمہ دار شخص ہے۔ ایک محب وطن شخص ہے۔ ان کو پتا ہے کہ یہ چیزیں اس سطح پر نہیں

آسکتیں۔ میرا خیال ہے جناب چیئرمین کل بھی اس پر بڑی سیر حاصل بحث ہوئی تھی۔ غیر ملکی اخبارات، اس کا میڈیا اور بعض لوگ چاہتے ہیں کہ اس بات کو آگے بڑھایا جائے۔ ہم اس بات کو سمیٹنا چاہتے ہیں۔ دنیا نے جو اعتراضات ہم پر کئے ہیں ہم ان کا منہ بند کرانا چاہتے ہیں۔ اگر اس بحث کو آگے بڑھایا گیا تو ان کا منہ اور کھلے گا۔ ہم ان کا منہ بند کرنا چاہتے ہیں آپ اس میں ہمارا ساتھ دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ اس issue پر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب مہیم خان بلوچ: میرا بہت اہم سوال ہے کیونکہ ہمارے Communication کے Minister احمد علی صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ دو دن پہلے بھی اس سلسلے میں، میں نے ذکر کیا تھا لیکن وہ یہاں پر نہیں تھے۔ میں اس ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ پچھلے سال اگست میں Ministry of Communication کی طرف سے ایک آرڈر issue ہوا۔ جس میں وفاق کی طرف سے ایک نیا ادارہ Gwadar Port Development Authority بنایا گیا۔ اس میں نو ممبران ہیں، نو میں سے آٹھ Federal سے اور صرف ایک بلوچستان کے چیف سیکرٹری ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ 1973 کے آئین کی Federal List or Concurrent List میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ executive معاملات میں اور خاص طور پر امن و امان اور اراضی کے بندوبست کے تمام امور صوبائی اختیارات میں آتے ہیں۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ Concurrent List کی خلاف ورزی ہے۔ اس سلسلے میں، میں نے احمد علی صاحب سے بات کی تو انہوں ----

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ point of order ہے یا تقریر ہے۔ بلوچ صاحب ابھی point of order is a point of order.

جناب مہیم خان بلوچ: ابھی اس سلسلے میں، میں ایک اور بات بھی کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، نہیں، آپ اور بات نہ کریں، آپ کوئی کام کی بات کریں۔

جناب مہیم خان بلوچ: یہ میرے ساتھ ناراض ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ایسی باتیں ہوں تاکہ ان کی ناراضگی بھی دور ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین : دیکھیں یہ ناراضگی باہر دور کریں۔ گلے نہیں ان سے۔

جناب مہیم خان بلوچ : میں چاہتا ہوں کہ دلائل سے ان کو مطمئن کروں کہ میں نے ایسا کیوں کہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیئے آپ دلائل سے یہاں پر مطمئن نہیں کر سکتے۔

You can bring a motion. No, I am not allowing it. I am sorry. We have get to the Agenda item No.2.B. پروفیسر صاحب آپ کا adjournment motion ہے لیکن

Minister is not here.

(مداخلت)

Mr. Wasim Sajjad : I will answer this. Public Service Commission

کا ہے جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین : ہاں ' ہاں وہی والا ہے۔

We may now take up adjournment motion. The motion stands in the name of Prof. Khurshid Ahmed.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman : At least let me read it. Then ...

Mian Raza Rabbani : No, no it's related not to his adjournment motion, but it is related to the adjournment motion.

Mr. Acting Chairman: Which adjournment motion?

Mian Raza Rabbani : If you give me the point of order. I will show you how is it related?

جناب قائم مقام چیئرمین : بھئی کس کی کس سے آپ relationship ملا رہے ہیں۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب اگر آپ مجھے دو منٹ دیں گے تو میں آپ کو relationship clear کر دوں گا۔

Mr. Acting Chairman: You have two minutes.

میاں رضا ربانی ۔ شکریہ۔ جناب میں آپ کو یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ اگر یہ دیکھیں کہ پروفیسر صاحب کے adjournment motion سے I have no problem with that لیکن میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ آپ پروفیسر صاحب کے adjournment motion کا نمبر دیکھیں۔ This is adjournment motion No.3. It says 2.B. here.

Mr. Acting Chairman: Item No.2.B.

Mian Raza Rabbani : I am not bothered with item number I. I am talking in terms.......

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ اچھا آپ orders of the day کی بات کر رہے ہیں۔

میاں رضا ربانی : جناب یہ adjournment motion No.3 ہے۔ ٹھیک ہے sir ۔ اب یہ Adjournment Motion 14-1-2004 کو آیا ہے۔

Mr. Acting Chairman: Please order in the House. Let us be little more serious, Raza Sahib.

میاں رضا ربانی : جناب میں عرض کر رہا ہوں کہ پروفیسر صاحب کا adjournment motion No.3 ہے اور یہ adjournment motion 14-1-2004 کو move ہوا۔ ٹھیک ہے جناب۔ میری عرض آپ کو یہ ہے کہ میرا ایک adjournment motion تھا جو 2 جنوری 2004 کو move ہوا اور وہ Secretariat نے جو مجھے supply کیا ہے' اس کے مطابق وہ adjournment motion No.1 تھا اور وہ adjournment motion کیا تھا ' ایک سیکنڈ اگر آپ مجھے دیں گے۔

The Senate do adjourn to discuss the NFC Award as this is a matter of

urgent public importance.

اب sir NFC کی discussion کے لئے اگر سینیٹ موضوع جگہ نہیں ہے تو مجھے پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس سے زیادہ موضوع جگہ کونسی ہوگی۔ مجھے 14 جنوری کو ایک خط موصول ہوتا ہے from a section officer اور وہ یہ فرماتے ہیں کہ جی آپ کا جو adjournment motion ہے چونکہ اس کا تعلق کسی recent واقعے سے نہیں ہے لہٰذا Rule 75(a,b and c) کے تحت اس کو reject کیا جاتا ہے اور اگر آپ مجھے اجازت دیں تو Rule 75-(a) کیا ہے۔ 75(a) ہے۔

"A motion shall not be admissible unless it satisfies the following conditions namely:-

Rules-A is which he has quoted, "it raises an issue of urgent public importance. National Finance Commission Award

جس کی کل meeting ہوئی ہے' کیا یہ ایک urgent public importance issue نہیں ہے جس میں resources کو تقسیم کرنے کا مسئلہ چلا آ رہا ہے اور NFC اتنے عرصے سے نہیں دی گئی۔ یہ سب سے زیادہ contentious issue ہے' بالخصوص چھوٹے صوبوں کے لئے۔ پھر 'B' کیا کہتا ہے sir

"It shall relate to substantially one issue."

یعنی secretariat مجھے یہ کہہ رہا ہے کہ NFC ایک issue نہیں ہے۔ یہ بہت سے مختلف issues ہیں۔ اب اگر آپ مجھے یا Secretariat یہ satisfy کر سکتا ہے کہ کس طرح NFC اگر ایک composite issue نہیں ہے اور بہت سے مختلف issues ہیں تو پھر I am out of the field تیسرا ہے جناب C, it shall be restricted to a matter of recent occurrence. Recent occurrence یہ ہے کہ پرسوں ابھی NFC کی meeting ہوئی ہے۔ First week of February میں پھر meeting ہو رہی ہے۔

it shall be restricted to a matter of recent occurrence of which notice has been given at the earliest opportunity and when do I gave the notice on

the 2nd of January, 2004. On what basis my adjournment motion has been disallowed when the rules that have been quoted. I have shown you on the floor of the House that those rules are not applicable to this Adjournemnt Motion.

Mr. Acting Chairman: Raza Sahib, I would say to resubmit this thing and I will look into it myself.

Mian Raza Rabbani: Thank you, sir.

Mr. Acting Chairman: Now we may take up adjournment motion. The motion stands in the name of Prof. Khurshid Ahmad. Please move the adjournment motion.

ADJOURNMENT MOTION:RE: APPOINTMENT PROCEDURE AND ROLE OF PUBLIC SERVICE COMMISSION

پروفیسر خورشید احمد: شکریہ۔ جناب چیئرمین!

It has been reported in "The News" of today, the January 14, 2004 (copy enclosed) that the Federal Public Service Commission has sought the intervention of the President for non-compliance of an earlier decision about all appointments to all Federal Government Departments/Divisions including ISI through FPSC for BS-16 and above. The infringement of the appointment procedure is a serious national issue particularly in view of the lapses in the governance in the country, which are being taken note of not only in the country but abroad. The report is based on copy of the report and there is no reason to doubt its authenticity.

I, therefore, beg to move that normal business of the House be

suspended to discuss this issue.

Mr. Acting Chairman: The Minister oppose it?

Sh. Rashid Ahmad: Yes. I oppose it.

جناب قائم مقام چیئرمین : جی منسٹر oppose کرتے ہیں۔ پروفیسر صاحب short speech کریں۔

پروفیسر خورشید احمد : جی بالکل short. جناب چیئرمین ! Federal Public Service Commission ایک constitutional body ہے اور ملک کی انتظامی مشینری میں merit, efficiency اور competency ان تمام کو ensure کرتا ہے تا کہ ان appointments کے لئے مطلوب qualification کی روشنی میں public competition کے ذریعے پوری قوم کو کھلے مواقع دیئے جائیں اور اس کے بعد written test بھی ہوتے ہیں' interview بھی ہوتا ہے اور اس کے بعد ان کو induct کیا جاتا ہے۔ کسی بھی نظام میں good governance کے لئے یہ سب سے اہم چیز ہے۔ جب قواعد اور processes کا احترام نہ کیا جائے تو سیاسی interference ہوتی ہے'incompetent لوگ لائے جاتے ہیں' حقدار کو حق نہیں ملتا اور اس سے پوری انتظامی مشینری متاثر ہوتی ہے۔

جناب والا ! 2000 میں جب Chief Executive خود Public Service Commission گئے تو یہ مسئلہ ان کے سامنے لایا گیا اور انہوں نے written order دیئے جس کے minutes موجود ہیں کہ آئندہ سے تمام basic scale 16 اور اس کے اوپر کے تمام appointments Federal Public Service Commission کے ذریعے ہوں گے لیکن اس بار اس فیصلے کو نظر انداز کیا گیا۔ ISI کا Director of Administration پچھلے دو سال سے Federal Service Commission کو بتائے بغیر direct appointment کر رہا ہے۔ Federal Public Service Commission کا سربراہ بھی فوج سے ہے' اس نے اپنی 2002 کی official report جو President کو submit کی ہے اس میں اس anomaly اور اس irregularity کو highlight کیا ہے۔

جناب والا! میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ intelligence agencies کا کام بڑا نازک کام ہے۔ ہر ملک میں دو چیزوں کے درمیان فرق کیا جاتا ہے' ایک intelligence agencies کا cadre staff خواہ یہ IB ہو' military intelligence ہو' ISI ہو' Scotland Yard ہو یا جو بھی service ہو' جو cadre staff ہے اس کا appointment اس ضابطے اور قانون کے مطابق ہوتا ہے لیکن intelligence agency جو اپنے network بناتی ہے' ان میں forward activities کے informers اس دائرے میں داخل نہیں ہیں' وہ اس کا prerogative ہے۔ جہاں تک cadre staff ہے وہ لازماً قانون' دستور' قواعد کے مطابق ان processes کے ذریعے ہونا چاہیئے - یہ exception کیوں کیا گیا ہے؟ جس چیز کو Public Service Commission نے اپنی report میں اٹھایا ہے' ان کو کیوں harass کیا جارہا ہے اور اس کو کیوں avoid کیا جارہا ہے۔ یہ ایک ایسا issue ہے جس پر میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو فوری توجہ دینی چاہیئے اور کوئی exception اس معاملے میں نہیں ہونی چاہیئے' یہاں پر کوئی separate قانون نہیں' قاعدہ اور قانون سب کے لئے ایک ہے۔ میری یہ بات صرف cadre staff کے لئے ہے' میں informers کی بات نہیں کر رہا تو اس service میں' چاہے IB ہو' چاہے ASI ہو' چاہے MI ہو' ان کا appointment Federal Public Service Commission کے ذریعے ہونا چاہیئے۔ اس معاملے میں صحیح طریقہ کار سے deviate کیوں کیا جارہا ہے؟ یہ میرا سوال ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی شیخ رشید صاحب۔

شیخ رشید احمد - جناب چیئرمین! پروفیسر صاحب ایک کہنہ مشق Parliamentarian ہیں اور ان کی خدمت میں ' میں عرض کرسکتا ہوں کہ میں اس کی feasibilty پر تو نہیں جانا چاہتا۔ وہ بھی جاؤں تو practice and procedure میں Parliamentary practice Kaul میں یہ دوسال کا واقعہ ہے لیکن چونکہ آپ کا احترام ہے تو اس لئے میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ جب یہ مسئلہ ہوا تو ISI نے اپنی اس پر جو reservations پیش کیں کہ ہمارے مسائل ایسے ہیں' ہمارے ادارے کے بعض معاملات ایسے ہیں کہ ہم ان چیزوں میں نہیں جاسکتے۔ اس پر 24.1. 2003 کو وزیراعظم نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس کے تحت ISI کو اس قسم کی جو

procedural activities ہیں یا پبلک سروس کمیشن ہے اس سے مبرا قرار دے دیا گیا اور اس فیصلے کے تحت اس پر کام ہو رہا ہے۔ میں اس کی admissibility پر نہیں گیا کہ اگر admissibility پر جاتا تو آپ مجھ سے زیادہ senior ہیں۔ آپ کی عمر as senior parliamentarian اس پارلیمنٹ میں گزری ہے۔ میں اس کے باوجود آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ اس پر زور نہیں دیں گے۔

Mr. Acting Chairman: Prof. Sahib, would you press the motion in the light of what the Minister has said?

پروفیسر خورشید احمد: یہ مسئلہ sensitive ہے بلاشبہ، میں نے جو نکتہ اٹھایا تھا شاید وزیر صاحب نے اس پر غور نہیں کیا۔admissibility کی بات اچھا ہے انہوں نے نہیں کہی ہے۔ میں بھی ان کا بہت احترام کرتا ہوں۔ میری تحریک کا تعلق اس رپورٹ سے ہے جو حال ہی میں صدر کو پیش کی گئی ہے۔ جس کی رپورٹ پہلی مرتبہ 14/ تاریخ کو سامنے آئی ہے، کیونکہ میں نے اسے move کیا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ cadre staff اور دوسرا staff دونوں میں فرق ہونا چاہیے۔ جناب والا! یہ Scotland yard میں بھی ہے، یہ IB میں بھی ہے۔ آخر IB وہی کام کر رہا ہے لیکن cadre staff کے لئے rules کا follow کرنا ضروری ہوتا ہے۔ میں چاہوں گا کہ حکومت اس پر دوبارہ غور کرلے اور مزید اس سے زیادہ اچھے طریقے سے حل کرلے لیکن یہ ایک ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ اس کو محض اس بنا پر کہ ڈائریکٹوریٹ نے یہ بات کہی کہ ہمارا کام ایسا ہے اس لئے exemption دے دی جائے، اس کا آپ ذرا خیال رکھیں۔

Mr. Acting Chairman: So you are not pressing it. So the Adjournment Motion is not pressed. I think, he is not pressing it.

پونے نو روز ہی بجتے ہیں۔

We come to item No. 3 pertaining to discussion on a matter of public importance and I think, it is out of answer to a question and I call upon Prof. Khurshid Ahmed to move it.

MOTION UNDER RULE 58: RE: OVERALL CONDITION OF

PAKISTAN'S MISSION ABROAD

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین! Rule-58 کے تحت ہم اس سوال پر گفتگو کر رہے ہیں ۔ ۱۶ جنوری کو itemNo.52 کے تحت محترم وزیر خارجہ نے جواب دیا تھا ۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ وزیر موصوف کو میں مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے سوال کا تفصیلی جواب دیا اور یہ بڑی اچھی روایت ہے ۔ میری خواہش ہے کہ دوسرے وزراء بھی اس کا اتباع کریں ۔ جو اہم سوالات ہیں ان کو seriously لیں ۔ پوری معلومات لائیں اور ایوان میں پیش کریں تاکہ ان پر بات ہو سکے ۔

دوسری بات میں یہ کہوں گا کہ مجھے خود امریکہ میں بھی اور انگلستان میں بھی Embassy, Consulate بار بار جانے کا موقع ملا ہے ۔ میں جب بھی کسی ملک کا دورہ کرتا ہوں تو میری کوشش ہوتی ہے کہ اپنے سفیروں کو مطلع بھی کروں ۔ بحیثیت مجموعی جو کام امریکہ میں انہوں نے حال ہی میں کیا ہے ۔ خصوصیت سے دو چیزیں ایک web page اور دوسری internets ۔ دونوں بڑی اچھی developments ہیں ۔ اس کو اور بھی زیادہ موثر انداز میں آگے بڑھانے کی ضرورت ہے اور خصوصیت سے ماہانہ بنیاد پر up grade کیا جانا چاہیے ۔ البتہ یہ ضرور لمحہ فکریہ ہے کہ امریکہ میں آپ کے پاس ابھی صرف تیس ہزار پاکستانیوں کا data base ہے جبکہ میرے علم کی حد تک وہاں پاکستانیوں کی تعداد ایک ملین کے لگ بھگ ہے ۔ اتنی بڑی تعداد میں سے صرف تیس ہزار کا data base آپ کے پاس ہونا، ٹھیک ہے آغاز کے لئے تو ٹھیک ہے لیکن اس کی فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ کام آگے بڑھایا جائے اور زیادہ سے زیادہ آپ اس کو network پر لائیں تاکہ ان جدید ذرائع سے communication بھی ہو، معلومات بھی جائے اور وہ آپ سے interact بھی کر سکیں ۔

تیسری بات جناب والا، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے اس جواب میں Embassy کے جو کام رکھے ہیں اور جنہیں highlight کیا ہے، اس میں تین نکات کھل کر سامنے آتے ہیں ۔ پہلا جو بہرحال ہر سفارت خانے کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ متعلقہ حکومت کا

اداروں سے ربط اور ان تک پاکستان کا نقطہ نظر پہنچانا۔ دوسرا پاکستان community سے مسلط اور اس کے مسائل کا حل یہ بہت بڑا کام ہے اور تیسرا کام ملک کے لئے investment اور تجارت کے بارے میں contribution ۔ میرا خیال ہے کہ چند مزید چیزیں ایسی ہیں کہ جن کو pin point کرنا ضروری ہے یہ بنیادی ضرورت ہے اور اس کو پورا کرنا ہماری Embassies کے سامنے ہونا چاہیئے۔

میری نگاہ میں اس وقت سب سے بڑا challenge پاکستان کے image کو درست کرنا ہے۔ اس کے لئے opinion makers تک اپنی بات پہنچانا ازیں ضروری ہے۔ پاکستان کو target کیا جا رہا ہے 'اسلام کو اور مسلمانوں کو target کیا جا رہا ہے اور ایک خاص منصوبے کے تحت یہ کام ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اسلام کے بارے میں بھی، مسلمانوں کے بارے میں بھی اور خاص طور پر پاکستان کے بارے میں خصوصیت سے اس لئے کہ پاکستان کو مذہبی issues کے اوپر corner کیا جا رہا ہے۔ آج دنیا میں ہمارے سفارت کاروں کا فرض ہے کہ دنیا کے opinion makers تک صحیح حقائق پہنچائیں، صرف media ہی نہیں بلکہ تمام opinion makers ہمارا ہدف ہیں۔ اس کے لئے ہمیں باقاعدہ پروگرام بنانا چاہیئے۔ Foreign Office کو literature تیار کرنا چاہیئے، feed کرنا چاہیئے۔ کئی Embassies میں میں گیا ہوں اور جب میں نے ان سے پوچھا کہ کشمیر کے اوپر آپ کے پاس کیا materials موجود ہیں تو آپ یقین مانیئے کہ متعلقہ افراد نے یہ بات کہی کہ ہمارے پاس عام لوگوں تک کو دینے کے لئے بھی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ یہ صورتحال نہیں ہونی چاہیئے۔ جتنے بھی ہمارے key issues ہیں ان کے بارے میں literature تیار کیجئے proper briefing دیجئے، desk قائم کیجئے اور ہر Embassy کو اس طرف متوجہ کیجئے۔

دوسری چیز جس کی طرف میں چاہتا ہوں کہ خصوصیت سے آپ توجہ دیں وہ media ہے۔ اس وقت ایک media war ہے پاکستان کے خلاف۔ جھوٹ پر مبنی اطلاعات پھیلائی جا رہی ہیں حتیٰ کہ جن خبروں کی وضاحت کر دی جاتی ہے وہ بھی بار بار، مختلف انداز میں چھپتی ہیں حالانکہ journalism کا یہ ایک اصول ہے کہ کسی ایک اخبار میں اگر کوئی ایک report آ جاتی ہے تو پھر دوسرا اخبار اس کو نہیں چھاپتا لیکن یہاں صورتحال یہ ہے کہ پاکستان کے خلاف ایک

مقدمہ "ٹائم" میں چھپا ہے تو وہ دوسرے اخباروں میں چھپنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ ایک بڑا چیلنج ہے جس کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جناب والا! میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ انگلستان میں اس وقت ہماری بہت competent Ambassador ہیں لیکن جو facility وہاں available ہے وہ ناکافی ہے۔ برمنگھم جہاں پاکستان community کی بہت بڑی تعداد ہے۔ ایک بار نہیں بارہا مجھے جانے کا موقع ملا ہے۔ اس consulate کی building اچھی حالت میں نہیں۔ سیڑھیوں ہی سے بد بو آتی ہے۔ carpet بری حالت میں ہیں اور properly computerized بھی نہیں ہے۔ لوگ صبح 10 بجے آتے ہیں اور چار بجے تک وہاں بیٹھے رہتے ہیں اور ان کے پاس میز نہیں ہے۔ چار افراد وہاں کام کر رہے ہیں اور یہ وہ مقامات ہیں جو revenue generating ہیں۔ مثلاً برمنگھم کے بارے میں آپ سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کا بجٹ تقریباً ایک لاکھ اسی ہزار یونٹ کا ہے جبکہ جو revenue وہ آپ کو دے رہے ہیں وہ ایک ملین یونٹ کے قریب ہے۔ اگر آپ تھوڑا سا modern طریقہ استعمال کریں، incentive بھی دیں ان کو، وہ جو revenue وہاں generate کر رہے ہیں عام خرچے کے علاوہ incentive کے طور پر اس کا حصہ انہیں improve کرنے کے لئے دیں۔ computer کا استعمال، staff کو بڑھانا، لوگوں کو facilities دینا، Community کے لوگوں کو مدد دینا یعنی یہ ساری چیزیں ہوسکتی ہیں اگر تھوڑا سا اس کام کی طرف توجہ دی جائے۔ آپ پر مالی بوجھ نہیں پڑے گا۔ میں چاہوں گا کہ اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔

اس سے پہلے بھی میں نے اس طرف متوجہ کیا تھا کہ کوئی نہ کوئی ایسا نظام monitoring کا ہونا چاہیئے کہ جس میں خاص طور پر ہمارے commercial attache, education attache, labour attache جو specific duties کے لئے ہیں تو ان کی monitoring ہو اور یہ معلوم ہوکہ وہاں کتنا کام ہے، وہ اس میں کس حد تک فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مجھ سے تو بہت اچھی طرح پیش آئے ہیں لیکن community کے لوگوں نے جہاں جہاں میں گیا ہوں بڑی شکایت کی ہے اور خاص طور پر لوگوں کے attitude کے بارے میں، آپ اگر کسی کا کام نہ بھی کر سکیں تو اس کو سن لیجئے، اس کو مشورہ دیجئے، بتا دیجئے آپ کی کیا limitations ہیں لیکن اگر آپ ایک bureaucratic انداز میں ان سے معاملات کریں گے تو یہ

صحیح نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بھی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

اس کے ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بہت سے طلباء اور research کے لئے جو ہمارے لوگ جا رہے ہیں ان کو بڑی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ میرے علم کی حد تک خصوصاً انگلستان کے اندر اس لئے کہ امریکہ میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے نتیجے کے طور پر انگلستان میں طلباء کا inflow بہت بڑھ گیا ہے۔ وہ لوگ جو بیچارے اپنے وسائل سے جاتے ہیں' اپنے پیٹ کاٹ کے بھی جاتے ہیں اور ان میں سب بہت رئیس لوگ نہیں ہیں' دسیوں طلباء مجھ سے آ کے ملے ہیں جو کہ بیچارے اوسط وسائل والے گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں اور family نے اپنا پیٹ کاٹ کر کے انہیں بھیجا ہے تو ان لوگوں کو ہم کس طرح support کر سکتے ہیں' وہاں NGOs اور دوسرے اداروں سے کس طرح ان کی support کا انتظام کر سکتے ہیں۔ یہ بڑا ضروری کام ہے۔ foreign office کو دوسری وزارتوں کے تعاون سے اس پر توجہ دینی چاہیے۔ اسی بنا پر جناب والا! جہاں میں ان کے جواب کی بڑی قدر کرتا ہوں' میں نے اس کو غور سے پڑھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وزارت خارجہ نے کچھ اچھا اقدام کیا ہے۔ میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں ابھی بہت کام کرنے کی ضرورت ہے اور جن چند موٹی موٹی چیزوں کی طرف میں نے متوجہ کیا ہے' مجھے توقع ہے کہ Foreign Office ان کی فکر کرے گا۔ البتہ ایک چیز پر خاص طور پر' page 10 پر میں وزیر محترم کو متوجہ کروں گا کہ ہمارے Foreign Office کے لوگوں کی جو زبان ہے' ماشاء اللہ بہت اچھی انگریزی ہوتی ہے اور یہ بڑا sensitive issue ہے' میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Page 10 پر کہاں پر ہے پروفیسر صاحب؟

پروفیسر خورشید احمد: جی page 10 اس دن کی جو summary کا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہاں بتائیں whereabout.

Prof. Khurshid Ahmed: Fourth paragraph, in order to achieve these objectives, the High Commissioner, immediately after her arrival here in September 2003, organized the Mission for functioning to

penetrate vital government and non government organisations

جناب والا! penetrate کا لفظ international معاملات کے اندر مناسب نہیں ہے۔ خاص طور پر جب دوسری گورنمنٹ کو آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے وہاں penetration کی planning کی ہے تو خدا کے لئے ایسے الفاظ استعمال نہ کریں کہ which brings a bad name to us.

Thank you very much.

Mr. Acting Chairman: Any other who would like to speak on the subject, please, but only two minutes because we have half an hour only to this thing.

Mr. Farhat Ullah Babar: Two and a half minutes sir.

Mr. Acting Chairman: Two and a quarter.

جناب فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! فاضل وزیر خارجہ نے لندن، امریکہ اور پیرس میں سفارتی مشنوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے جن اقدامات کا ذکر کیا ہے، ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ میں ان کی توجہ ایک چیز کی طرف دلانا چاہتا ہوں، خواہ حکومت کچھ بھی کرے، جب تک ہم اپنے Missions کو ان ملکوں کے intelligence اداروں کی ease drop in سے محفوظ نہ رکھ سکیں تو آپ کچھ بھی کر لیں آپ کی تمام activity expose ہو جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں، چھ ہفتے پہلے یہ خبر آئی تھی کہ برطانیہ میں ہمارا جو High Commission ہے، اس کی وہاں کے intelligence اداروں نے ease drop in کر کے پاکستانی خفیہ معلومات حاصل کی تھیں۔ میں وزیر خارجہ صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا کہ نومبر کے آخر یا دسمبر کے شروع میں پاکستان کی وزارت خارجہ کا ایک وفد لندن گیا تھا اور اخباری اطلاعات کے مطابق انہوں نے وہاں یہ بات اٹھائی تھی اور ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ اگر برطانیہ نے اس کی خاطر خواہ وضاحت نہیں کی تو پھر پاکستان اور برطانیہ کے anti terrorism drive کے سلسلے میں جو تعلقات ہیں وہ متاثر ہو سکتے ہیں۔ انہی اخباری اطلاعات کے مطابق برطانیہ کی حکومت نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا اور صرف یہ کہا تھا کہ ہم intelligence اداروں کی کارروائی پر کوئی تبصرہ نہیں کرتے، یہ ہمارا

قانون ہے۔

میں فاضل وزیر خارجہ کی توجہ اس جانب دلاؤں گا کہ برطانیہ میں دو قوانین ہیں۔ ایک ہے Regulation of Investigatory Powers Act اور دوسرا ہے Intelligence Services Act 1994. ان regulations کا part II ہے اس کے تحت اگر MI-5 and MI-6 کسی جگہ ease drop in کرے یا خفیہ کارروائی کرے تو اس کو Home Secretary سے باقاعدہ اجازت لینی پڑتی ہے۔ اگر ہمارے محترم وزیر خارجہ صاحب اِن سے یہ سوال کریں کہ جب MI-5 اور MI-6 کی یہ کارروائی ہو رہی تھی تو کیا Home Secretary سے تحریری اجازت لی گئی تھی یا نہیں؛ مجھے یقین ہے جناب چیئرمین! کہ برطانوی قانون کے مطابق وہ اس سوال کا جواب دینے سے انکار نہیں کر سکتے اور ہم اس سلسلے میں بہت پیش رفت کر سکیں گے اور آئندہ ایسی چیز نہیں ہو گی۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Anybody from this side. Justice Sahib.

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: محترم وزیر خارجہ نے بڑی comprehensive report دی ہے۔ یہاں point discussion پر ہے کہ improvement کا scope بڑھانا چاہیے۔ میں فقط ایک مثال دوں گا کیونکہ آپ نے وقت کی پابندی بھی لگائی ہے اور وہ صحیح لگائی ہے کہ United Nation کا اجلاس ہر سال ستمبر میں تین مہینے کے لئے regular ہوتا ہے اور ہر سال یہاں سے delegation بھی from time to time جاتے ہیں کہ UN function کر رہی ہے۔ ہمیں چار پانچ دفعہ وہاں جانے کا جو موقع ملا وہاں staff کو، UN Missions کو بہت سی difficulties ہیں جو improvement کی متقاضی ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ ان کے پاس transport نہیں ہے۔ ابھی ہم گئے تو وہ بار بار coaches hire کرتے تھے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ وہاں کوئی گاڑی نہیں چاہیے ہوتی۔ Coaches بھی صحیح ہیں۔ اگر جناب وزیرخارجہ صاحب دو تین coaches purchase کریں تو اس سے کم پیسے خرچ ہوتے ہیں جو coaches کے hire کرنے میں ہوتے ہیں۔ جو Minister صاحبان یا دوسرے dignitaries جاتے ہیں، ان کے لئے بھی گاڑیاں hire کی جاتی ہیں۔ میں وزیر صاحب کو عرض

کروں گا کہ examine کریں کہ hire پر کتنا خرچ آتا ہے اور اگر purchase کرکے ایک دو گاڑیاں رکھ لیں کیونکہ یہ سالانہ from time to time ہوتی رہی ہے امریکہ میں یا نیویارک میں تو میں کہتا ہوں کہ یہ improvement کا scope ہے۔ اس پر تھوڑی سی نظرثانی کردیں۔ اس سے حکومت کا خرچہ بھی کم ہوگا اور delegates کو تکلیف بھی نہیں ہوگی۔ ہم آدھا آدھا گھنٹہ اس کوچ کے لئے انتظار کرتے رہے جس کو hire کرتے تھے۔ Thank you very much.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Dr. Abdullah Sahib.

Dr. Abdullah Riar: I would like to submit to the honourable Minister some historical observations in United States Diplomatic Missions and their functioning. Sir, in last twenty years, we have had cycles of hot and cold relationships between the two capitals and specially in the last ten years we have seen that Pakistani American Community, their level of awareness and their level of participation viz a viz the sensitive issues affecting their mother land has risen to a great degree and they have shown keen interest in influencing the decision making or participating in the decision making on the Washington end. And I must recognize the fact and the hard efforts of Ambassador Lodhi, during her two terms assignment in Washington. She really made her assignment very productive by reaching out to the responsible, able community leaders all across United States and she tried to stitch them together as a force and as a resource to advance Pakistan's case and there are various examples narrated at various times in that light. What I see is that currently all the embassies, Ambassadors and every staff member is

diligently doing their job. I have no problem specifically to come up but what I see is that there is a degree of complacency because now a days relations are quite warm. everything gets nothing short of Condolizza Rice. Every dignitary even visiting minister would like to see Dick Chenny and with the warmth of the relationship there is a great degree of receptivity. So, what has happend is, it has captivated the Embassy and the Foreign Office with a degree of complacency and what they have done in return is, they have dealt it from the regular networking and participation of the community leaderships all across the United States and the eagerness and the warmth and the participation and the challenging environment which existed during the Pressler Amendment and times before when even the Assistant Secretary of State would not like to see the Honourable Ministers visiting Washington DC. Today every one wants to cite the names of so and so.

Mr. **Acting Chairman**: Dr. Sahib! can you do a little discussion instead of going into....

Dr. **Abdullah Riar**: Sir,. I am making very specific observations that there is a complacency by the Embassy of Pakistan in involving the various social, professional and other organizations of Pakistani Americans.

Ambassador لوگ ان کی routine meetings کرتے تھے۔ ان کو issues پر educate کرتے تھے۔ ان کو submit briefs کرتے تھے۔

and they were involving them. I am submitting observations for the

honourable Minister for his assistance

Mr. Acting Chairman: This is what we are talking about improvement and performance. I think this hardly falls....

ڈاکٹر عبداللہ ریار: کمال ہے جی۔ Honourable Chairman! no sir.

I am making a very valid point. It is a question of significant performance when you are in a bad water. when nobody is receiving you. Pakistani Americans are used. You used them for Senator Pressler's defeat. You used them to undo the Senator Pressler's Amendment and Pakistani community do participate, which in a sense of participation is emotional commitment with their motherland and today when you have good relationship with the Washington, your embassy, your Foreign Office is not involving them in taking them along. I am not demanding any *Tamgha* from the honourable Minister. I am bringing it to his notice that he should whip them little bit that today its a chummy relations tomorrow when they are on the mat, they will need the same community and when you put them off, they will not come out for their help.

سید ہدایت اللہ شاہ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مولوی صاحب! بیٹھ جائیں۔ دیکھیں آپ اپنی باری پر بولیں۔ آپ کا نام اب آیا ہے میں لکھتا ہوں۔ آپ ہاتھ تو اٹھائیں۔ آپ ہاتھ بھی نہیں اٹھاتے۔ چلیں آنکھ اٹھالیں۔ اب تو بیٹھ جائیں۔ رزینہ عالم صاحبہ۔

مسز رزینہ عالم خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر خارجہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ذاتی دلچسپی لے کر دوسرے ملکوں میں جو ہمارے missions ہیں ان کی بہتری کے لئے اقدامات اٹھائے۔ میری کچھ observations

ہیں جو میں وزیر موصوف کی خدمت میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتی ہوں۔

سب سے پہلی بات تو میں پاکستانی پرچم کے بارے میں کہوں گی کہ جو ہمارا پرچم وہاں پر ہے وہ میں نے بہت مختلف رنگوں میں دیکھا ہے اور بہت مختلف طریقوں سے دیکھا ہے۔ اس کا جو ہلال ہے وہ کبھی نیچے کی طرف ہے اور کبھی اوپر کی طرف ہے۔ میں نے خود اسے بہت ہی lime green colour میں دیکھا تو میں منسٹر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ برائے مہربانی وہ اس چیز کا جائزہ لیں اور جو پرچم provide کئے جاتے ہیں ہمارے سفارتخانوں میں، وہ ایک ہی standard کے ہوں اور ایک ہی رنگ ہو جوکہ ہمارے پرچم کا ہے۔ اگرچہ اس کا کارکردگی سے اتنا تعلق نہیں ہے لیکن بہرحال یہ ہمارے ملک کا سب سے اہم نشان ہے۔

جناب! دوسری بات میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جو ہمارے قومی دن ہیں ۱۴ اگست اور ۲۳ مارچ اس طرح کے اور دن ہیں، ان کے لئے جو فنڈز دیئے جاتے ہیں وہ بہت ناکافی ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اکثر سفارتخانے وہ دن خاطرخواہ طریقے سے نہیں منا سکتے۔ اگرچہ یہ بہت پرانی بات ہے لیکن ایک دفعہ میں خود امریکہ گئی تو مجھے کسی نے بتایا کہ وہاں TV پر announce ہوا کہ ۱۴ اگست کے لئے جس نے function کے لئے donation دینی ہے تو وہ دیں جوکہ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے قومی وقار کے منافی ہے۔ یہ میری وزیر موصوف سے عرض ہے کہ وہ اپنی کوشش سے اس کے فنڈز میں اضافہ کریں کیونکہ یہ ہمارے قومی دن ہیں اور یہ اپنے ہی resources سے ہمیں منانا چاہیئے۔

جناب! تیسری اور آخری بات یہ ہے کہ خواتین کی جو تصویر کشی ہوتی ہے دوسرے ملکوں میں اس کے لئے ہمارے سفارتخانے میں ذرا بہتر طریقے سے کام ہونا چاہیئے کیونکہ ابھی تک کچھ documentary ایسی گئی ہیں دوسرے ملکوں میں کہ جس میں دکھایا گیا ہے کہ ایک عورت ہے جس کو کہ مستقل مار پڑ رہی ہے اور جب وہ documentary ختم ہوئی تو مجھ سے ایک خاتون نے سوال کیا کہ how many times the Pakistani woman is beaten?

Mr. Acting Chairman: I am glad they did ask you.

مسز رزینہ عالم خان: جناب! مجھے یہ کہنا ہے کہ ہمارے ہاں جو حقیقت ہے کہ خواتین

علم بھی حاصل کر رہی ہیں، تمام شعبوں میں کام کر رہی ہیں، باوقار طریقے سے رہتی ہیں تو ہم وہ کیوں نہیں دکھا سکتے؟ جو elements ہیں یا جو NGOs ہیں جو دوسرے ملکوں میں خواتین کی غلط picture paint کر رہی ہیں، ان کے خلاف action لیا جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: پروفیسر غفور صاحب۔ ان کے بعد آپ کی باری ہے۔ دیکھیں پروفیسر صاحب تین مرتبہ اٹھ چکے ہیں۔

پروفیسر غفور احمد: جناب چیئرمین! وزیر خارجہ نے جب سے اپنی وزارت کا charge لیا ہے میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری embassies کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ مجھے اس بات کا بھی پورا احساس ہے کہ 9/11 کے بعد امریکہ میں ہماری ایمبیسی کو بہت مشکلات کا سامنا ہے لیکن میں دو باتوں پر آپ کی وساطت سے ان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ پچھلے دنوں New Jersy میں دو young پاکستانی computer graduates کو تین امریکن teen agers Americans نے مار مار کر ہلاک کر دیا۔ ہم اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ ہماری ایمبیسی اگر ایسے اندوہناک واقعات ہوں تو اس کو حکومت امریکہ کے ساتھ اٹھائے گی، protest کرے گی تاکہ آئندہ کے لئے ایسے واقعات رونما نہ ہوں۔ میرے علم کی حد تک ایمبیسی نے اس سلسلے میں کوئی کام نہیں کیا ہے۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ Guantanamo Bay میں جو پاکستانی شہری مقید ہیں اور جو انتہائی خراب حالات میں ہیں، پوری دنیا میں اس کے خلاف protest ہو رہا ہے۔ خود برطانیہ protest کر رہا ہے کہ اس کے شہری بھی وہاں پر ہیں۔ اس پر حکومت پاکستان نے اور ہماری ایمبیسی نے وہ کام نہیں کیا جو اسے کرنا چاہئیے تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ سید ہدایت اللہ شاہ صاحب، فرمائیں۔

سید ہدایت اللہ شاہ: جناب چیئرمین بہت شکریہ۔ بہت دیر کے بعد آپ نے مجھے وقت دیا ہے۔ جناب وزیر خارجہ صاحب نے جو گزشتہ دفعہ معلومات دی تھیں اس سے ہم کافی مطمئن ہیں۔ کافی ہمیں اس سے مواد مل چکا تھا۔ ایک دو باتوں کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ جو ہمارے پاکستانی بیرونی ممالک میں جیلوں میں ہیں ان کے حالات اچھے نہیں

ہیں۔ حکومت ان کے بارے میں کیا کچھ کر رہی ہے اور دوسرا میرا ان سے سوال یہ ہے کہ کن جرائم پر وہ وہاں جیلوں میں ہیں اور حکومت ان کی رہائی کے لئے کوئی کوشش کر رہی ہے یا نہیں۔ گزشتہ رپورٹ میں دیکھا کہ امریکہ میں تیرہ پاکستانی گرفتار ہیں۔ اسی طریقے سے خلیج میں ایک بڑا مسئلہ ہوتا ہے کہ جو agreement کیا جاتا ہے' وہاں جو لوگ کفیلوں کی شکل میں ہوتے ہیں وہ اس agreement کے خلاف کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ پاکستانی وہاں غیر محفوظ ہو جاتے ہیں' پھر شکایت ہو جاتی ہے' جیلوں میں چلے جاتے ہیں۔ وزیر خارجہ یا ہماری وزارت خارجہ اس میں کیا role ادا کر رہی ہے۔ دوسرا میرا سوال ان سے یہ ہے کہ یہ computerised شناختی کارڈ فارموں کا مسئلہ بیرونی دنیا میں بھی ہے۔ برطانیہ میں جیسا کہ پروفیسر صاحب نے برمنگھم کا ذکر کیا ہے' وہاں پر بھی یہ شکایت آئی کہ یہ آسانی سے ہمیں فارم نہیں مل رہے اور ان کا مسئلہ کافی حد تک جائز ہے تو کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے اس مسئلے کے حل میں انہوں نے کیا سوچا ہے' کیا تدبیر اختیار کی ہے تاکہ ایوان کو مطلع کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب اب آپ سب بتائیں۔

جناب خورشید محمود قصوری: Thank you sir, سب سے پہلے تو میں معزز ارکان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایک مثبت رویہ رکھا۔ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ کئی مرتبہ اعتراض برائے اعتراض ہوتے ہیں' وہ نہیں ہوا اور میں تہہ دل سے ان کا مشکور ہوں۔ انہوں نے جہاں جہاں بہتری کی نشاندہی کی وہ میں نے note کیا اور میرا سٹاف بھی موجود ہے۔ کچھ لوگوں نے نکتہ اٹھایا تھا کہ افسران نہیں ہیں کم ازکم Ministry of Foreign Affairs کے افسران یہاں موجود ہیں اور آپ کے جتنے نکتے ہیں وہ ہم note کر رہے ہیں اور جو بھی ہم سے ہو سکے گا اس کی ہم پیروی کریں گے۔ بہت سے نکات اٹھائے گئے ہیں' آپ کی اجازت سے جناب چیئرمین! یہ ایک ایسا نکتہ ہے جو نہیں اٹھایا گیا لیکن وہ نکتہ اس سے پہلے آج کے دن کی بحث پر چھایا رہا۔ پچھلی دفعہ میں آیا وہ تھا گوانتانامو' میں اس کو deal کرنا چاہوں گا کیونکہ یہ بڑا sensitive ہے اور ہمارے بلوچستان کے جو بہن بھائی ہیں انہوں نے بھی یہ issue اٹھایا ہے۔ میں آپ کی

اجازت سے وہ issue کیونکہ یہ آج بھی اٹھا ہے اور کل بھی اٹھا تھا۔ میں اس کو deal کرنا چاہوں گا۔ یہ جناب figures اس سلسلے میں ہیں کہ مختلف صوبوں سے کتنے سفیر ہیں اور service کا quota کیا ہے اور اس پر کس حد تک عمل درآمد ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب ! اسے آپ نے اس دن اچھی طرح explain بھی کیا تھا۔

جناب خورشید محمود قصوری: جی جناب۔

Mr. Acting Chairman: On other day you have explained every thing.

جناب خورشید محمود قصوری: جناب والا! یہ کہا گیا ہے کہ بلوچستان under representation ہے۔ میں figures نہیں دیکھتا، ویسے بتا دیتا ہوں کہ بلوچستان کے پانچ سفیر ہیں اور quota کے حساب سے زیادہ ہیں۔ اسی طرح سے 408 foreign service کے members ہیں۔ یہ بلوچستان کے کوٹہ 3.5 کی بجائے 4% ہیں۔

سردار یار محمد رند: یہ 5.3 quota ہے۔

(مداخلت)

جناب خورشید محمود قصوری: نہیں جی--3.5 I am giving the figures. It is

جناب قائم مقام چیئرمین: رند صاحب ! You are not suppposed to interrupt the Minister.

(مداخلت)

سردار یار محمد رند: میں انہیں بتا رہا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Then you go through me. You do not go directly. There should be no cross talks.

Mr. Khurshid Mahmood Kasuri: Allocation of quota to the Provinces, I am very surprised and did not expect that--

جناب قائم مقام چیئرمین: قصوری صاحب! آپ بھی وہی کر رہے ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔

Mr. Khurshid Mahmood Kasuri: Sir I will give the exact figures now. The quota of Punjab including Islamabad is 50%. Sindh urban is 7.6. Sindh rural is 11.4. N.W.F.P is 11.5. Balochistan is 3.5. Northern Area and FATA is 4 % and Azad Kashmir is 2%. So sir, this is the allocation of quota province-wise. Sir, then as far as the ambassadors are concerned

بلوچستان کے پانچ ہیں اور سندھ کے دس ہیں۔ میرے پاس اس کی detail ہے لیکن یہ issue نہیں اٹھایا گیا۔ اسی طرح 408 افسروں میں بلوچستان کی representation 3.5 کی بجائے 4% ہے۔ پنجاب کی 54% یا جو بھی ہے' یہ اس سے 0.5 کم ہے۔ یہ زیادہ نہیں ہے کیونکہ یہاں یہ issue اٹھایا گیا تھا کہ پنجاب کی نمائندگی زیادہ ہے۔ اس کے exact figures I گر آپ کہیں گے تو آپ کے ہاں رکھوا دوں گا تاکہ معزز ممبران ان کو دیکھ سکیں۔ ان کے نام پڑھ سکیں۔ اپنی تسلی کر لیں۔ میں نے ایک ایک سفیر اور grade 21 and 22 کے افسروں کی ساری figures collect کروائی تھیں کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ کم از کم جو معزز ممبران یہاں بیٹھے ہیں انہیں یہ feeling ہو کہ Ministry of Foreign Affairs میں کوئی اس قسم کی چیز ہے جس میں fixed quota کو violate کیا جا رہا ہے۔ کچھ چھوٹے صوبوں کی quota سے زیادہ نمائندگی ہے مثلاً Frontier Province ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ merit پر 10% میں کافی لوگ آ جاتے ہیں۔ بہر حال. These figures will be placed here.

Mr. Acting Chairman: Let us go back to the motion.

Mr. Khurshid Mahmood Kasuri: O.K. Sir.

اب جو بات آپ نے کہی ہے' میں اس کی طرف آتا ہوں۔ میں پروفیسر خورشید صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے web page اور inter net کے سلسلے میں اس بات کا اعتراف کیا

ہے کہ کچھ improvements ہوئی ہیں اور میں اس کی قدر کرتا ہوں ۔ انہوں نے فرمایا data base کم ہے ۔یہ زیادہ ہونا چاہیے تھا۔ ان کی یہ بات صحیح ہے۔ ابھی یہ کام شروع ہوا ہے۔ It is a two way traffic sir, widly publicise---

مسز آغا پری گل: میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کچھ کہہ رہی ہیں۔

مسز آغا پری گل: میں ایک "لفظ" کہنا چاہتی ہوں ۔ میں انہیں disturb نہیں کرنا چاہتی۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ دیکھیں کہ بلوچستان اتنا بڑا صوبہ ہے۔FATA کے مقابلے میں دیکھیں کہ بلوچستان کا حصہ کم ہے اور FATA کا زیادہ ہے ۔ آپ اس سے اندازہ لگائیں ۔ آگے آپ سوچ لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ ایک لفظ نہیں ہے بلکہ بہت سارے الفاظ ہیں ۔

(مداخلت)

جناب خورشید محمود قصوری: یہ آبادی کے حساب سے ہے۔

مسز آغا پری گل: اس کے لئے باقاعدہ درخواست کی جاتی ہے --

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ نے point بنا دیا ہے۔

مسز آغا پری گل: جناب والا! ادھر اُدھر کے لوگ بلوچستان کے quotaمیں آ جاتے ہیں۔ صحیح صورت حال کا پتہ چلنا چاہیے۔

جناب خورشید محمود قصوری: جیسے محترمہ نے فرمایا۔ میں اس تفصیل میں جانا نہیں چاہ رہا تھا تاہم عرض کرتا ہوں کہ اس میں پنجاب کے دو سفیروں کا نام main ممالک میں لکھا ہوا ہے، ان میں سے ایک کا تعلق بنگلہ دیش سے ہے۔ یہ مرشد صاحب ہیں جو ماسکو میں ہمارے ambassador ہیں اور یہ پنجاب کے quota میں ہیں۔ اسی طرح "بہار" سے فاطمی صاحب آئے تھے جو East Pakistan سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ بھی پنجاب کے quota میں ہیں۔ ہم یہ چیزیں دیکھتے نہیں ہیں کہ They decide themselves کہ وہ کس صوبہ سے خود منسلک ہونا چاہتے

ہیں۔ ہم اس بارے میں question نہیں کرتے ۔ پنجاب کے quota میں کئی ایسے لوگ ہیں جو دوسرے صوبوں سے تعلق رکھتے ہیں اور زبان بھی دوسری بولتے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Let us go back to the motion now.

Mr. Khurshid Mahmood Kasuri: O.K., sir, coming back to this. I am grateful to the honourable Senators for their positive remarks and I have taken those remarks in good spirit and where they raised objections, I have also, sir, noted those down.

پروفیسر صاحب نے ۳۰ ہزار کا data base فرمایا تھا' ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ وہاں کافی پاکستانیوں کی آبادی ہے اور یہ زیادہ ہونا چاہیئے۔ ہم نے اس کو advertise کیا ہے' شاید زیادہ ضرورت ہے لیکن یہ ایک نیا نیا ہوا تھا اس وجہ سے بھی اس کی ایک reason ہے۔ ایمبسی کو ہم ہدایت کریں گے کہ اس میں مزید وہ active ہوں تاکہ two way traffic ہو this data base will be useful کہ ان کا جو contact ہے وہ thirty thousand سے زیادہ ہونا چاہیئے ۔

پھر انہوں نے فرمایا تھا کہ گورنمنٹ نے جو کہا ہے کہ ہمارے تین بنیادی مقاصد ہوتے ہیں' Host government سے رابطہ ' پاکستانی کمیونٹی اور trade community سے رابطہ۔ انہوں نے فرمایا کہ مزید opinion makers کا ہونا ان کا یہ بہت اچھا point تھا۔ آج کی دنیا میں opinion makers اور think tanks کو ساتھ لیے بغیر واقعی بڑا نقصان ہوتا ہے۔ کم از کم ان کو خوشی ہوگی ۔ میں نے تمام سفیروں کو یہ ہدایت کی ہے کہ جب بھی میں کسی دورے پر جاؤں' اس میں think tanks اور editorial boards صرف یہ پریس کانفرنسیں نہیں ' editorial boards جو چھپتی ہی نہیں' ان تمام editors سے میری ملاقات کرائیں اور جتنے major think tanks ہیں اور امریکہ کا اب شاید کوئی major think tank نہیں رہا جس کو میں نے ایک دفعہ سے زیادہ مرتبہ address نہیں کیا but ان کا point valid ہے اور ان سے contact کی ضرورت ہے۔ ہم نے embassies کو بھی درخواست کی ہے اور میں ان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ embassies, for example, واشنگٹن میں ایمبسی چاہے American Enterprize Institute

ہو' چاہے Brookings Institution ہو' چاہے Rand Corporation ہو' ان سب سے تعلقات اچھے ہیں اور ان کے علاوہ بہت سوں کو میں نے address کیا ہے۔ پاکستان سے جتنے visitors جاتے ہیں' جن کو ambassadors سمجھتے ہیں کہ ان کو جا کر address کرنا چاہیئے' ان think tanks میں ان کو لے جایا جاتا ہے لیکن ان کا valid point ہے۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہماری کوشش ہے کہ جتنے major editorial boards ہوں مثلاً میں نے New York Times, Washington Post, Los Angeles Times, Wall Street Journal ان سب کے editorial boards سے علیحدہ علیحدہ جا کر ملاقات کی۔ یہ بھی صحیح فرما رہے ہیں کیونکہ ان کا problem یہ ہے کہ ایک اخبار میں خبر چھپتی ہے تو سب میں شروع ہو جاتی ہے اور جناب کئی دفعہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے اخبار کی خبر ہوتی ہے وہ ایک foreign news agency pick up کرتی ہے اور وہ پھر اس کے بعد وہی وہاں چھپ جاتی ہے اور اس کو ہم دوبارہ pick up کر لیتے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Durrani sahib, let us hear the Minister. We can't have two speakers.

جناب خورشید محمود قصوری۔ انہوں نے revenue کا فرمایا I would like to say one thing کہ Ministry of Foreign Affairs کو جو total revenue ملتا ہے he will be happy to know that it is one of those ministries which generates revenue.

ہمیں جتنا خرچ ملتا ہے اس میں سے تقریباً 25% ہم generate کر رہے ہیں اور کچھ اور پیسہ جو ہمیں دکھایا جا رہا ہے وہ مختلف مدوں میں خرچ ہوتا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ہماری جو salaries ہیں' missions میں ہمارے جو بندے ہیں اور کئی ممبرز نے برملا اعتراف کیا ان کے پاس facilities نہیں' جج صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا' ہم نے خود گورنمنٹ کو کہا ہے' Ministry of Finance کو کہا ہے مثلاً Dubai میں ہم سمجھتے ہیں کہ ایک سے زیادہ موثر ہونی چاہیئے۔ وہاں پر ہمارے پاس ہے ہی ایک اور وہاں جو VIP بندہ آ جا رہا ہے' بہت سے جہاز بھی وہاں کھڑے ہوتے ہیں اور it is a major centre تو وہ problems ہیں جناب اور وہ ہم نے

Finance Ministry کو کہا ہے۔ جج صاحب نے فرمایا تھا کہ بجائے hiring کے خرید لیں۔ اگر ہمارے پاس resources ہوں تو ہم ضرور خرید لیں، ہمارے وسائل نہیں ہیں---

(مداخلت)

جناب خورشید محمود قصوری۔ جناب! وہ 12 billion Dollar نہیں دے رہی ۔

Mr. Acting Chairman: It is out of context. Please continue.

Mr. Khurshid Mahmood Kasuri: O.K. sir. I wish there would be a sum and I am grateful that the honourable Senators, whatever they are saying, may be the Ministry of Finance will take notice of this. I agree that

ہمارے پاس گاڑیاں زیادہ ہونی چاہیئں، جو ہمارے پاس نہیں ہیں۔ اس لیے ہمیں کرایے پر لینی پڑتی ہیں۔ پروفیسر صاحب نے students کا فرمایا تھا، ان کا بہت important point تھا کہ students کو مسائل ہیں۔ یہ مسائل میں نے directly Secretary of State, Collin Powel سے اٹھائے تھے اور Jack Straw سے اٹھائے تھے لیکن ان کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ پچھلے سال برطانیہ میں دو ہزار students گئے تھے، اب چھ ہزار students گئے ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ نسبتاً امریکہ پہلے جو زیادہ جاتے تھے 9/11 کے بعد جو situation ہوئی ہے، اس میں وہ لگے کم ہیں لیکن برطانیہ والوں کو ہم نے کہا ہے کہ جتنی facilities دے سکیں وہ ان کو دیں اور جو problems ہمارے notice میں لائیں گے، میں وعدہ کرتا ہوں I will personally attend to them, I اگر آپ کچھ فرمائیں گے تو ہم Embassy کے ساتھ اسے take up کر سکتے ہیں۔

اسی سلسلے میں یہ بھی مناسب ہوگا کہ honourable senator نے یہاں floor پر فرمایا تھا کہ Senators اور MNAs کو interview کے لئے بلایا جاتا ہے اور پھر ایک Senator نے شاید فرمایا تھا کہ American Embassy میں آپ کو بلایا گیا، میں نے ذاتی طور پر امریکہ اور برطانیہ دونوں ممالک کے سفیروں سے بات کی ہے، اس سلسلے میں انہوں نے مجھے کہا ہے کہ وہ

واشنگٹن اور لندن سے رجوع کر رہے ہیں کیونکہ میں نے کہا تھا کہ آپ جو بات کر رہے ہیں، میں اس کی support کرتا ہوں، آپ کی بات میں وزن ہے کیونکہ ہمارے Senators اور MNAs کے visit visas پر وہاں اعتراض کئے جاتے ہیں یا ان کو یہ خطرہ ہوتا ہے کہ کوئی economic migrant ہے، کم از کم ہمارے Senators and MNAs کے بارے میں کسی کو یہ شک اور خطرہ نہیں ہونا چاہیئے اور ان دونوں سفیروں نے یہ agree کیا کہ ان کو یہ خدشہ نہیں - اس لئے میں نے کہا کہ براہ مہربانی اس میں کچھ رویہ بدلیں - انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ واشنگٹن اور لندن میں میری بات پہنچائیں گے اور امید ہے کہ اس میں بہتری ضرور آئے گی۔

فرحت اللہ بابر صاحب نے بھی جو changes ہوئی ہیں، ان کا انہوں نے اعتراف کیا، انہوں نے intelligence agencies کے بارے میں کچھ فرمایا تھا - جناب والا! جب میں نے Jack Straw Sahib سے ملاقات کی تھی تو یہ issue میں نے ذاتی طور پر اٹھایا تھا، اسی طرح House of Commons کی intelligence کی جو select committee آئی تھی، اس سے بھی بات ہوئی تھی اور Common Wealth Association کا گروپ جو برطانیہ میں based ہے اور جس کے head Tom Cock ہیں، انہوں نے کہا تھا کہ وہ اپنی حکومتوں کے ساتھ یہ معاملہ اٹھائیں گے - اس میں انہوں نے جو فرمایا ہے وہ میں نے نوٹ کر لیا ہے اور

we will definitely bring this to the notice of the High Commissioner and also other people

لیکن ابھی تک وہ یہ جواب دے رہے ہیں کہ پچھلے تیس، چالیس، پچاس سال سے ہماری یہی روایت ہے، جو کہانی Times میں چھپی ہے وہ یہ admit نہیں کر رہے کہ یہ خبر سچ ہے یا جھوٹ ہے، کہتے ہیں کہ کسی بھی کیس میں ہم comment نہیں کرتے۔ بہرصورت پاکستان نے teams بھیجی ہیں اور ہم اس سلسلے میں جو بھی ضروری ہے کریں گے کہ اگر کوئی bugging ہوئی ہے تو اس کو clear کرنا ہے کیونکہ admit کوئی نہیں کر رہا۔

جہاں تک برطانیہ سے general تعلقات کا تعلق ہے، جناب والا! وہاں ایک million پاکستانی ہیں - ہماری بھی خواہش ہے کہ ان کے ساتھ اچھے تعلقات ہوں۔ ہم نے highest level پر protest کیا ہے لیکن برطانیہ نے کچھ positive moves کی ہیں جن کو

acknowledge کرنے کی ضرورت ہے تاکہ in perspective بات آئے ' ہر چیز negative
نہیں ہے - انہوں نے aid بڑھائی ہے اور education generally میں وہ interest لے رہے
ہیں ' health میں interest لے رہے ہیں اور ان کے ابھی جو وزیر آئے تھے انہوں نے social
sector میں کافی interest لیا ہے جس کے لئے ہم نے ان کا شکریہ ادا کیا ہے - Negative
چیزیں جہاں ہیں وہاں positive چیزیں بھی ہیں ' ان کو acknowledge کرنا چاہیئے - برطانیہ
نے Common Wealth کے سلسلے میں بھی ہماری support کی تھی

and we are grateful to the British Government for that

جہاں negative چیز ہے وہ ہم اٹھاتے رہیں گے - ڈاکٹر عبداللہ ریار صاحب نے Pakistan
Medical community کے بارے میں یہاں بات اٹھائی تھی -

He is absolutely right. We value them. They have performed an admirable role. And if we feel that there is any laxity in contact, on this sir, I would like to inform him through you that I was probably the first Foreign Minister who personally travelled to West Coast, not alone the Washington or New York, to meet the Pakistani community. I have addressed the Pakistani community where-ever I have gone. I have addressed them in New York, Washington, Los Angels because I feel that they have performed a yeoman service and there is no doubt the remarks that he made. I am personally very appreciative of the role of the Pakistani community in United States. They have always been supportive of the Government of Pakistan. If we feel that due to the fact that our relationship is better these days, there is degree of complacency, that needs to be redressed and it will be pointed out. Nevertheless, I have gone, I have always made sure, where-ever I go, I address the Pakistani community.

رزینہ عالم صاحبہ نے جھنڈے کے رنگ کے بارے میں فرمایا تھا نوٹ کر لیا گیا ہے۔ پروفیسر صاحب نے بھی یہی فرمایا تھا کہ کچھ بہتری ہے، میں ان کا مشکور ہوں۔ 9/11 کے بعد انہوں نے کہا کہ problems ہیں۔ ہاں بالکل ہیں، ان کو meet کر رہے ہیں۔ وہاں دو ہی important لوگ ہیں، ایک Attorney General ہیں اور دوسرے Homeland Security Advisor Tom Rich ہیں، دونوں سے میں نے اس سلسلے میں خود بات چیت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ کیا ہوتا ہے اگر پاکستانی خدانخواستہ جیسے انہوں نے کہا murder ہو گئے ہیں۔ چاہے امریکہ ہو، یا برطانیہ ہو، یہ پاکستان ایمبیسی کا فرض ہے if there is any failure in that اس میں انہوں نے enthusiasm نہیں دکھایا۔ وہ اب پروفیسر صاحب point out کریں I will personally take it up. I will do it personally سید ہدایت اللہ شاہ صاحب نے بھی اچھی باتیں کی تھیں Foreign Ministry کے بارے میں، میں ان کا مشکور ہوں۔ انہوں نے پوچھا تھا جیلوں میں گوانتاناموبے، پروفیسر صاحب نے اٹھایا تھا۔ پروفیسر غفور صاحب نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا۔ میں نے personally کولن پاول کے ساتھ یہ issue اٹھایا and I said that we are very worried about this and not only did I raise the issue of prisoners in Goantanamobay میں نے جو افغانستان میں ہمارے لوگ ہیں ان کے بارے میں بھی بات اٹھائی تھی۔ وہ بات چل رہی ہے میں نے اس کو ابھی چھوڑا نہیں ہے۔

Mr. Acting Chairman: Please address the Chair.

جناب خورشید محمود قصوری : جی جناب۔ اس پر بھی میں نے بات کی تھی۔ جو ریڈکراس والے ہیں ان کے ساتھ بھی اٹھائی تھی۔ تاکہ ریڈکراس والے جا کر check کریں کہ وہاں ان کی condition جو جیلوں میں ہے۔ افغانستان میں ابھی recently مجھے رپورٹ ملی ہے کہ شبورگان میں پہلے کے مقابلے میں کچھ بہتری آئی ہے اور ہم اپنے قیدیوں کو چھڑانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ گوانتاناموبے سے کچھ بندے آگئے ہیں۔ but we are still at it جو پوزیشن آج کل یونائیٹڈ سٹیٹ کی ہے اس کو آپ جانتے ہیں کہ سپریم کورٹ میں بھی یہ معاملہ گیا تھا۔ وہاں پر کیا attitude ہے۔ but we will not give up we will continue to

follow this issue because it is concerned with Pakistanis with. Thank You.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Item No. 4. Call attention notice.

(interruption)

Mr. Acting Chairman : Please sit down. There is a call attention notice in the name of Prof. Khurshid Ahmed which stands in the serial No.4 of the Order of the Day. Prof. sahib.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین : یہ ایک کتاب دی ہوئی ہے اس کو پڑھیں۔

CALL ATTENTION NOTICE

RE: SHORTAGE OF WHEAT

پروفیسر خورشید احمد : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ Rule 59 کے تحت میں نے ایک Call Attention Notice پیش کیا ہے اور اس کے ذریعے سے میں وزیر Food and Agriculture کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں خصوصیت سے صوبہ سندھ، بلوچستان اور سرحد میں گیہوں اور آٹے کی shortage ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ سال اس پہلو سے مشکل رہا ہے۔ گو کہ ہمارے strategic reserves موجود ہیں لیکن جو فصل متوقع تھی، اس سے کم ہوئی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس میدان میں سمگلنگ بھی بہت ہوتی رہتی ہے۔ اس کی وجہ سے سندھ میں خصوصیت سے تقریباً پانچ لاکھ ٹن کی کمی ہے۔ سرحد میں، بلوچستان میں، نتیجتاً آٹے کی قیمت بڑھ رہی ہے۔ لوگ سٹور کرتے ہیں اس سے اور زیادہ demand بڑھ جاتی ہے۔ artificial قلت پیدا ہو جاتی ہے۔ مارکیٹ کی قیمتیں متاثر ہوتی ہیں۔ بازار سے جو supply کی توقع تھی وہ پوری نہیں ہو رہی ہے۔ جو معلومات اخبارات میں آئی ہیں ان کی رو سے سرحد اور سندھ میں جتنی ضرورت ہے اس سے ایک چوتھائی سے کم supply ہو رہی ہے۔ مجھے پتا ہے کہ Economic Coordination Committee نے import کرنے کی کوشش کی ہے اور غالباً

اس سلسلے میں ایک آدھ آرڈر place بھی کر دیا گیا ہے لیکن یہ مسئلہ بہت اہم ہے۔ میں جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ نمبر ا' food کے معاملات میں ہماری نسبتاً medium term policy ہونی چاہئیے۔ تین سال پہلے آپ surplus تھے - strategic reserves and storage اس طرح ہونی چاہئیں کہ تین سے پانچ سال کے اندر جو بھی crop production کے اندر vagaries ہوں' اس کو ہم stabilize کر سکیں۔ دنیا کے تمام مقامات پر کام ہوتا ہے۔ آخر ہمارے ہاں یہ کیوں نہیں ہوتا some panic کی وجہ سے جس وقت گڑ بڑ ہوئی تو گندم export کر دی گئی۔ sugar کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے' wheat کے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے۔ ایک پالیسی کی ضرورت ہے۔ جب اس قسم کے مسائل پیدا ہو جائیں تو bureaucratic lethargy and red-tapism جنم لیتی ہے۔ یہ خوراک کا مسئلہ ہے۔ تازہ ترین reports کی رو سے سرحد اور سندھ دونوں کے پاس فروری کے آگے کی supply نہیں ہے۔ اگر یہ اطلاعات صحیح ہیں تو یہ بڑی serious situation ہے۔ جناب والا! میں یہ چاہوں گا کہ اس بارے میں نمبر۔ا' حقائق ہمارے سامنے لائے جائیں۔ نمبر۔۲ جہاں جہاں bottlenecks ہیں' supplies نہیں ہو پا رہی ہیں' Federation اس معاملے میں اپنا کردار ادا کرے اور جس صوبے کے پاس surplus گندم موجود ہے حتیٰ کہ حکومت کے پاس جو strategic reserves ہیں ان میں سے بھی ایک منصوبے کے تحت بر وقت گندم release کرے۔ ان چیزوں کے لئے transportation کے انتظامات ہوں اور تیسری چیز یہ ہے کہ اس بارے میں کم از کم ایک medium term policy بنائیں نیز food کی prices جو ہیں یعنی جس قیمت پر آپ اٹھاتے ہیں اس کے بارے میں ہمیشہ جو فیصلے ہوتے ہیں وہ بعد از خرابی بسیار ہوتے ہیں۔ اگر آپ بروقت procurement service کا اعلان کر دیں تو پھر farmer بہت economic signals receive کرتا ہے اور اسے استعمال کرتا ہے لیکن آپ صحیح وقت پر صحیح فیصلہ نہیں کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ بار بار یہ crisis پیدا ہوتا ہے۔

جناب والا! میں Call Attention Notice کے تحت wheat کی supply کے بارے میں جو مسئلہ پیدا ہوا ہے اس کی طرف متوجہ کر رہا ہوں تاکہ متعلقہ وزیر صاحب ہمیں صحیح معلومات بھی دیں اور صحیح پالیسی بھی اس ایوان میں پیش کریں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Normally on Call Attention Notice, there is no debate but since I think this is a very important matter and I am allowing two speakers from each side to speak but for two minutes speech. Yes Khawaja Sahib.

Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Mr. Chairman, thank you for the mike, I have submitted a Call Attention Notice regarding the release of public expenditure study, I just want to know why it was not included in the Order of the Day. Thank you.

Mr. Acting Chairman: Oh, this is a separate issue altogether.

سیکریٹری صاحب! اس کو نوٹ کریں۔

Mr. Farhatullah and after that Prof. Ibrahim and then Kamil Ali Agha and Amjad Sahib

آپ دیکھئے ان کو chance بالکل نہیں ملا ہے please

جناب فرحت اللہ بابر: شکریہ جناب چیئرمین! فاضل رکن سینیٹ جناب پروفیسر خورشید صاحب نے بڑا درست فرمایا کہ گندم کے مسئلے اور خوراک کے مسئلے کے حل کے لئے medium term policy ہونی چاہئے۔ چونکہ میرا تعلق بھی صوبہ سرحد سے ہے اور صوبہ سرحد کو بھی wheat کا مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ short term and medium-term کے علاوہ long term بھی کچھ planning ہونی چاہئے۔ میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کی توجہ world food summit declaration کی طرف دلانا چاہوں گا۔ اس declaration کے follow up میں پاکستان نے special food security programme initiate کرنے کا اعلان کیا تھا۔

یہ جو special food security programme تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ پاکستان کے کسی صوبے میں ایسی کوئی ہنگامی صورت حال نہ ہو کہ food security threatened ہو

تو ابھی Food and Agriculture Organization of United Nations نے اس پروگرام میں دلچسپی ظاہر کی اور انہوں نے کہا کہ ہم ایک delegation پاکستان بھیجنا چاہتے ہیں تاکہ وہ پاکستان کے ساتھ اس معاملے میں مشاورت کر سکے اور جو progress ہوتی ہے اس میں monitor کرکے اور کچھ مشاورت کر سکیں۔ حیرانی اور تعجب کی بات ہے جناب چیئرمین! کہ وزارت خارجہ نے کہا ابھی فی الحال مارچ کے مہینے میں یہ جو delegation آرہا ہے ہم ان کو receive نہیں کر سکتے۔ اور وجوہات یہ بتائیں کہ financial and technical reasons ہیں۔ وہ بہتر جانتے ہوں گے کہ وہ کونسی ایسی financial reasons ہیں' ہر روز delegations آتے جاتے ہیں۔

It only shows that the special Food Security Programme is not being taken seriously. Mr. Chairman, the second point that I wanted to bring on is

that کہ Frontier میں area under cultivation is limited تو جو ہماری production ہے by very nature, we are constrained کہ بڑی limited ہے۔ long term measure کے لئے میں یہ propose کروں گا کہ scientific research کی طرف توجہ دی جائے۔

for the evolution of high yielding varieties in the Frontier Province, the yield per acre compared to the yield per acre with other provinces is low and I think that special attention should be paid to the evolution of special varieties of wheat which are high yielding. Thank you very much.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی کامل علی آغا صاحب۔

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! ہمیشہ سے یہ بات چلی آرہی ہے کہ گندم کے معاملے میں صوبہ سرحد' سندھ اور بلوچستان میں کمی کی بات کی جاتی ہے لیکن اس میں جہاں تک صوبہ پنجاب کا تعلق ہے' ہماری اطلاع کے مطابق ہمیشہ ان صوبوں کی demand کے مطابق پنجاب کی طرف سے گندم فراہم کی جاتی ہے۔ ابھی جو پچھلا season گزرا ہے اس میں بھی demand کے بعد demand بھی آئی اور اس demand کو بھی صوبہ پنجاب کی طرف سے پورا

کیا گیا۔ میں اس سلسلے میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس ہاؤس میں بھی اور otherwise بھی بہت سی باتیں کی جاتی ہیں۔ اکثر رویہ یہ دیکھا گیا ہے کہ سوئی گیس کے متعلق کچھ ہمارے بھائی، دوست جب بات کرتے ہیں تو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ شاید پنجاب سوئی گیس کھینچ کر یا زبردستی چھین کر لے جاتا ہے۔ جیسے پانی کی بات ہے کہ صوبہ پنجاب نے اس معاملے میں بھی ہمیشہ sacrifice کیا اور جب سے چوہدری پرویز الٰہی صاحب پنجاب کے وزیر اعلیٰ بنے ہیں انہوں نے اپنے حصے کا پانی بھی دوسرے صوبوں کو دیا۔ اس بات کو اس ہاؤس میں کبھی نہیں کیا جاتا۔ میری یہ خواہش ہے کہ اس ہاؤس میں یہ بتایا جائے کہ پانی کے مسئلے پر بھی اور بالخصوص گندم کے مسئلے پر جو کہ زیر موضوع ہے، کتنی گندم ہر season میں پنجاب دوسرے صوبوں کو ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے دیتا ہے اور کس قیمت پر دیتا ہے، ان صوبوں کی اپنی گندم کی پیداوار کتنی ہے اور صوبہ پنجاب ان کی demand سے کتنی زیادہ گندم ان کو فراہم کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ بات بڑی تشویشناک ہے کہ اصل میں ان صوبوں میں control نہیں ہے۔ یہاں سے گندم افغانستان، ایران اور انڈیا smuggle ہوتی رہی ہے، آج انڈیا میں تو معاملہ کچھ ایسا نہیں ہے لیکن افغانستان تو اکثر smuggle ہو رہی ہے، اس کے متعلق ان صوبوں کو تادیبی کارروائی کرنی چاہیئے، کوئی اقدام اٹھانا چاہیئے تا کہ یہ مسئلہ تشویش کا باعث نہ بن سکے۔

Mr. Acting Chairman: Agha sahib, I will be a little careful on that.

جناب کامل علی آغا: جناب! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جب بات صوبہ پنجاب کے متعلق کی جاتی ہے تو ہم یہ بات اچھائی کے پہلو میں کر رہے ہیں۔ یہ بات عوام کے سامنے آنی اور ہونی چاہیے۔ وہ ہمارے بھائی ہیں کہ اس معاملے میں صوبہ پنجاب کتنا helpful ثابت ہوتا ہے۔ یہ میری گزارش ہے۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: But stay with that, thank you.

I am sure we have two in that ۔ ایک فرنٹیئر سے بول چکا ہے ! Prof. Ibrahim Sahib,

case. ابھی پروفیسر صاحب بولیں two minutes please. we do not have the time

پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! میں صرف دو باتوں کی طرف ہی اشارہ کروں گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس وقت جو نکتہ اٹھایا گیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ سرحد میں صوبائی حکومت اس بات پر مجبور ہے کہ وہ آٹے اور گندم کی قیمت کو کنٹرول کرنے کے بجائے اس بات پر توجہ دے اور وہ متوجہ ہے اس بات کی طرف کہ availability یقینی بنائے۔ آٹا اور گندم مہیا ہو۔ اگر وہ قیمت کو چھیڑے تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ شاید پھر آٹا available ہی نہ ہو اور لوگوں کو مل ہی نہ سکے۔ اس سے پہلے ماضی میں بھی ایسا ہوا ہے کہ پنجاب کی طرف سے وہاں آٹا اور گندم کی سپلائی پر پابندی لگائی گئی ہے جو آئین کے خلاف ہے۔ ماضی قریب میں بھی ایسے ہوا۔ مجھے امید ہے کہ وفاقی حکومت اور محترم وزیر موصوف اس طرف متوجہ ہوں گے کہ مستقبل میں ایسے نہیں ہوگا۔ مستقبل کی ضروریات کے لئے اس وقت گندم کا کوٹہ موجود نہیں ہے۔ وفاقی حکومت سے ہماری یہ درخواست ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے۔

میرے فاضل دوست نے smuggling کی بات کی ہے۔ یہ بات درست ہے کہ افغانستان آٹا smuggle ہو رہا ہے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ افغان بارڈر صوبہ سرحد کی حکومت کے control میں نہیں ہے۔ وہ وفاق کے control میں ہے۔ اس لئے صوبہ سرحد حکومت کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اس کو control کر سکے۔ وہ بھی وفاقی حکومت کا ہی فرض بنتا ہے کہ اس کو بھی control کرے۔

میں ایک اور نکتے کی طرف اشارہ کروں گا کہ پنجاب کا آٹا وہاں جاتا ہے اور فاٹا اور فیڈرل ایریا کے بارڈر پر اگر صوبائی حکومت کچھ کرنا چاہے تو پھر یہ خدشہ لاحق ہو جاتا ہے کہ پنجاب سے جو کچھ آ رہا ہے پھر وہ نہیں آئے گا۔ وہ supply رکے گی اور اس لئے ہم ایک بحران کا شکار ہوں گے۔ یہ تمام پہلو محترم وزیر صاحب ذہن میں رکھیں اور اس وقت جو صورتحال ہے اس سے نمٹنے کے لئے فوری کچھ کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بلوچ صاحب صرف دو منٹ۔

جناب مہیم خان بلوچ: جناب چیئرمین! میں صرف ایک بنیادی بات کی وضاحت

کردوں کہ پنجاب کے عوام کی جہاں تک بات ہے' ہماری کبھی بھی پنجاب کے عوام سے نہ جنگ رہی ہے اور نہ کوئی گلہ رہا ہے۔وہ ہمارے بھائی ہیں ۔ ہماری جنگ اس سے ہے جو اقتدار پر ہے۔ اقتدار کا چاہے پنجاب سے 'سندھ سے' سرحد یا بلوچستان سے تعلق ہو یقینی طور پر مطالبہ اقتدار سے ہوگا اور ہماری جنگ بھی اسی سے ہوگی چونکہ آپ اکثریت میں ہیں' آپ زیادہ نظر آتے ہیں' ہم اکثریت میں نہیں ہیں------

جناب قائم مقام چیئرمین: بلوچ صاحب! آٹے کی بات ہو رہی ہے'جنگ کی بات نہیں ہو رہی۔

جناب مہیم خان بلوچ: جی جناب یقینی طور پر زراعت کے حوالے سے پنجاب کا حوالہ ہے ۔ یہاں آٹے کی کمی کی جو وجوہات ہیں' میں وہ بیان کرتا ہوں ۔ سب سے بڑی بنیادی بات یہ ہے کہ گزشتہ چار پانچ سالوں سے ہماری گندم کی اضافی پیداوار تھی۔ حکومت کی طرف سے باضابطہ پالیسی کوئی ایسی نہیں بنی کہ وہ باہر export کی جا سکتی تاکہ چھوٹے زمینداروں کو اس کا صلہ ملتا ۔

نمبر دو ظاہری بات ہے اضافی گندم سرعام بکتی رہی ' اور میں نے خود دیکھا کہ جیکب آباد اور ڈیرہ غازی خان روڈز پر بہت سی جگہوں پر سرعام چھ سو روپے کے حساب سے بکتی رہی ۔ اب چھ سو روپے میں جو بکے گی تو چھوٹا زمیندار تو اپنا خرچ بھی پورا نہیں کرسکے گا ۔ حکومت کی طرف سے کوئی subsidy نہیں دی گئی نہ ہی اس اضافی گندم کو حکومت نے خرید کر store کیا۔ نہ ہی باقاعدگی سے گورنمنٹ کے through جہاں اس کی کمی ہے وہاں دی گئی۔جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے میری معلومات کے مطابق جتنا آٹا یا گندم پنجاب سے بلوچستان کو جاتا ہے اس کا 70% افغانستان کو جاتا ہے۔ ہمیں اتنی ضرورت نہیں ہے' تھوڑی بہت ہم خود بھی اُگاتے ہیں اور ادھر اُدھر سے ہمیں مل جاتی ہے۔ہاں یقینی طور پر 25%, 30% کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے۔

اب میں ایک کوئٹہ کی مثال دوں گا کہ عوام کی حالت وہاں کیا ہے۔ کچھ دن پہلے وہاں 900/1000 روپے میں بڑی بوری گندم کی بکتی تھی۔ وہاں کے ناظم رحیم کاکڑ نے ایک فرمان

جاری کیا کہ -/850 روپے سے زیادہ کوئی فروخت نہیں کر سکتا۔ اب حالت یہ ہوئی کہ ہمارے ناظم کے فرمان کے بعد -/850 روپے تو اپنی جگہ پر لیکن جو 900 اور -/1000 روپے میں جو بکتی تھی وہ آج سر عام 1200 اور 1600 روپے میں بکتی ہے۔

Mr. Acting Chairman: Now please wind up.

جناب مہیم خان بلوچ: مہربانی۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Yes, Dr. Sahib.

Dr. Abdullah Riar: Mr. Chairman, I will take a brief moment.

on this issue of wheat. We ایک simple observation میں submit کرنا چاہتا ہوں have also strategic reserves of the wheat in the stocks, in the storage and cultivation کی وقت اس جو next crop is supposedly going to be a bumper crop اور جو statistics مہیم خان نے float کی ہیں، میری صرف curiosity یہ ہے کہ in-the month of January ایک panic scenario build up کیا جاتا ہے in the papers and in a hush-hush mode میں ایک desire generate کی جاتی ہے۔

and it goes into ECNEC and government decides to feed the import mafia. My humble observation is that in last 4 years we had even a bad drought in this country. For one year the crop of wheat was very bad and we did not import anything from that strategic reserves, a tactical use was done and

آپ نے اپنی ضرورت کو feed کیا

and the next crop met the requirement, why is there an eagerness on the import mafia and the political - bureaucratic network which is obviously a beneficiary in this exercise. Somebody should be looking into it. Definitely smuggling should be looked into too.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Yes. Mr. Amjad Abbas.

Mr. Muhammad Amjad Abbas: Thank you Mr. Chairman, a month ago, I gave a call attention notice on the same grounds and the honourable Minister assured the House that we have surplus wheat and he assured us that the ECC had decided to import wheat for the strategic reasons. I don't see where is the panic if we have surplus. Why people are saying that we are in shortage in Sindh, NWFP and Balochistan. I think the Minister should clarify that.

Mr. Acting Chairman: Raza Khan, one and a half minute.

جناب رضا محمد خان: جناب چیئرمین! یہ ایک عجیب منطق ہے جس کا ہم مشاہدہ کر رہے ہیں کہ پختونخواہ وطن بلوچستان، سندھ اور سرحد کے جتنے بھی وسائل ہیں، ہماری بجلی، پانی، گیس، بندرگاہیں اور ہماری زمینیں وہ پنجاب کے ہمارے بھائی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے وسائل ہیں۔ اس لئے کہ یہ پاکستان ہے اور ہم پاکستانی ہیں۔ جب پنجاب کا کوئی وسیلہ پیدا ہوتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ تو ہماری ملکیت ہے۔ اب جناب! بات یہ ہے کہ یہ گندم کی کمی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ پنجاب کے بھائیوں کے پاس ایک weapon ہے جو منافع خوری کے لئے، double منافع کمانے کے لئے ان کے اجارہ دار بن بیٹھے ہیں، تمام گندم خرید لیتےہیں اور اس کو store کر کے جب مارچ کا مہینہ گزر جاتا ہے تو ہمیں چھ مہینے کھانے دیتے ہیں اور چھ مہینوں کے بعد ہمارا رزق ان کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔ اگرچہ پنجاب کی تمام پیداوار بشمول گندم ہمارے پانی کی مرہون منت ہے۔ اب جناب! آپ کے علم میں یہ لایا جا رہا ہے کہ وہ گندم ان صوبوں کو ایسے انداز سے دے رہے ہیں کہ جیسے وہ ہم پر بڑا احسان کر رہے ہیں۔ یہ ہمیں بتائیں کہ ان صوبوں کی پشتونوں کی، بلوچوں کی ضرورت کتنی ہے اور اس ضرورت کے مطابق وہ کیا مقدار ہے جو گورنمنٹ کی سطح پر، Federation کی سطح پر آپ طے کر لیتے ہیں کہ یہ لازمی طور پر ہر سال مہیا کی جانی چاہئے۔ ہمارے خیال میں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا ہے کہ ہماری ضرورت کے مطابق یہ گندم

ہمیں مہیا کی گئی ہو۔ ہر وقت یہ بہانہ رہتا ہے کہ یہ گندم افغانستان سمگل ہو جاتی ہے۔ اب تو آپ کی وہ مجبوری نہیں رہی۔ افغانستان اب ایک آزاد جمہوری ریاست ہے' اس کو آپ کی گندم کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ ایران سے' دنیا کے کسی ملک سے برآمد کرسکتا ہے اور اپنی ضرورت پوری کرسکتا ہے لیکن اگر یہ رویہ رہا' میں وزیر موصوف سے یہ معلوم کروں گا کہ پنجاب میں ایک بوری آٹے کی قیمت کیا ہے؟ کوئٹہ' ژوب' وزیرستان اور پشاور میں کیا ہے؟

Mr. Acting Chairman: Thank you.

جناب رضا محمد رضا: نہیں جناب میں ایک بات کا اور اضافہ کروں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ایک اور اضافہ کرنا ہے۔

جناب رضا محمد رضا: اس میں یہ مہربانی فرمائیں کہ گندم کی فصل پر جو اجارہ داری ہے' اس کا خاتمہ کیا جائے' ایسے اقدامات اٹھائے جائیں کہ یہ کمی ہمیشہ کے لئے پوری ہو اور ہر سال اس کا انتظام کیا جائے۔ تمام ملک میں گندم کی قیمت ایک رکھی جائے' ٹرانسپورٹ کی قیمت کے علاوہ اور ہمارے صوبوں میں ٹرانسپورٹ کے حوالے سے جو اضافہ ہے' وہ سبسڈی دی جائے۔ ہمیں funds provide کئے جائیں۔ اگر یہ نہ ہوا تو پھر یہ ہو گا کہ ہمارے لوگ یہ ضروریات کسی اور ملک سے پوری کریں گے'۔ پھر ہم تجارتی آزادی کا مطالبہ کریں گے کہ ہمیں اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایران' افغانستان یا کسی دوسرے ملک سے اپنی اناج کی ضروریات کو پورا کرنے کا اختیار دیا جائے اور پھر ہم---------

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں' نہیں' ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ Thank you.

Minister Sahib, please can you get on with it?

سردار یار محمد رند: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب! وفاقی وزارت خوراک و زراعت نے صوبے اور ملک میں گندم کی قیمتوں اور ذخائر کی نگرانی کے لئے ایک مضبوط طریقہ کار بنایا ہے۔ پنجاب' سرحد اور بلوچستان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے گندم کے ذخائر کافی مقدار میں موجود ہیں۔ پاسکو کے موجودہ ذخائر اور درآمد کے ذریعے سندھ کی فوری ضرورت کو پورا کیا جارہا ہے۔ جناب! جہاں تک ان کے questions ہیں' وہ اگر کہیں تو details میرے پاس ہیں' میں وہ

پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھئے پہلے تو آپ satisfy کریں۔ جو mover نے کہا ہے، اسکے بعد جو points نکلے ہیں، ان کو one by one لیں۔

(مداخلت)

سردار یار محمد رند: جناب! جو in written ہم سے مانگے گئے ہیں ان کا جواب دے دوں، اسکے بعد point to point میں ان کو جواب دے دوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بس یہی مقصد ہے، آپ جواب دیں اور بتائیں situation کیا ہے؟

سردار یار محمد رند: جناب میں بتا رہا ہوں آپ نے question کر لیا۔

Mr. Acting Chairman: Please go ahead.

سردار یار محمد رند: وزارت خوراک و زراعت نے گندم کی صورتحال کو قابو میں رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: اب دیکھئے he wants to give you exact picture.

سردار یار محمد رند: جناب میں سارے figures verbally ان کو بتا دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہاں verbally بتا دیں۔ ذرا بہتر ہو گا۔

سردار یار محمد رند: جیسا کہ ہمارے معزز رکن، پروفیسر صاحب نے کہا ہے کہ اس وقت سندھ، فرنٹیئر اور بلوچستان میں گندم کی shortage ہے۔ جہاں تک گندم کی shortage کا تعلق ہے، اس وقت صوبہ سندھ کے حالات اتنے comfortable نہیں ہیں۔ مگر انہوں نے جو ہمیں demand کی تھی، وہ دو مہینے پہلے کی تھی۔ اصولاً ان کو crop کے بعد ہمیں بتانا چاہئے تھا کہ ہماری کتنی demand ہے۔ جو دوسرے صوبوں، بلوچستان اور فرنٹیئر نے demand کی، ان کی demand کے مطابق ہم ان کو supply دے رہے ہیں۔ جناب، آج سے دو مہینے پہلے

جب ہم سے سندھ نے demand کی۔ اس کے لئے بھی ہم نے پاسکو کے reserves سے 90000 ہزار ٹن گندم سندھ گورنمنٹ کو دی ہے۔ اب پرسوں میری ملاقات Chief Minister Punjab سے ہوئی ہے۔ انہوں نے بھی announce کیا ہے کہ immediately 50,000 ٹن گندم ہم سندھ کے لئے release کر رہے ہیں اور اگر ضرورت پڑی تو ہم مزید 50,000 ٹن دیں گے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سردار یار محمد رند: میرے فاضل رکن نے جس طرح کہا ہے کہ اس وقت یہاں پر shortage ہے۔ میں آپ کو یہ بتا دوں اس وقت مجھے بتایا گیا ہے کہ پرسوں briefing میں جو قیمت آٹے کی اس وقت پنڈی میں ہے وہی قیمت اس وقت پشاور میں ہے اور کوئی shortage نہیں ہے۔ ہمیں یہاں تک بتایا گیا کہ وہ تو یہ بھی سوچ رہے ہیں کہ جو private sector کے پاس ہے ان کو کیسے کراچی بھیجا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس shortage کو مدنظر رکھتے ہوئے جیسے ہمارے فاضل رکن نے کہا جنوری، فروری میں ایک Panic create کیا جاتا ہے کہ یہاں پر shortage ہے۔ ان حالات کو control کرنے کے لئے اور آٹے کی قیمت کو ایک جیسا رکھنے کے لئے ECC نے ایک فیصلہ کیا کہ half a million ton پانچ لاکھ ٹن ہم import کریں۔ اس کے لئے پہلے ہم نے ایک tender call کر دیا ہے اور اس کو accept کر لیا ہے۔ انشاللہ اگلے مہینے کی 22 تاریخ کو وہ port پر پہنچ جائے گا۔ اگلے ڈیڑھ لاکھ ٹن کے لئے بھی ہم نے tender call کر لئے ہیں۔ اس مہینے کی چھبیس تاریخ کو ہم اس کا فیصلہ کریں گے۔ اس کے علاوہ جہاں تک تعلق ہے کہ صوبوں کے لئے fix کردیا جائے۔ جناب یہ ہوتا ہے صوبوں کی اپنی demand کے مطابق کہ ان کی اپنی کتنی crop ہے اور ان کو آگے کتنی demand ہوتی ہے۔ وہ ہمیں inform کرتے ہیں ایک high power wheat disposal committe ہے، اس میں بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا جاتا ہے جس میں چاروں صوبوں کی نمائندگی ہوتی ہے ان کے Ministers اور Secretaries Food آتے ہیں۔ اور ان کی جو ضروریات ہوتی ہیں ان ضروریات کے مطابق کہ ان کے پاس shortage ہے،

ان کے پاس carry overs ہیں۔ کیا ہے؟ ان کی ضروریات کے مطابق ہر صورت میں وفاق اس چیز کا پابند ہے کہ وہ ان کو ہر حالت میں گندم supply کرے۔

جہاں تک تعلق ہے کہ ہم کل تک exporting country تھے اب import کیوں کر رہے ہیں۔ جناب صرف ایک سال کی میرے پاس figures ہیں۔ میں بتا سکتا ہوں کہ 1999-2000 میں صرف اکیس لاکھ ٹن گندم ہمارے پاس ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ 2001-2002 میں 2 .900.70, 2000-02 800 اور میں 19.2 million tons ہمارے پاس ہوئی ہے۔ اس دفعہ جو ہمیں امید ہے کہ وہ بہتر ہوگی۔ انشااللہ کیونکہ affect کرتے ہیں۔ یہ crops ایسے ہوتے ہیں کہ دنیا میں crises آتے ہیں۔ اس میں صرف ایک پاکستان ہی نہیں ہے کبھی bumper crop ہو جاتی ہے اور کبھی آپ کو نقصانات بھی اس میں ہوتے ہیں۔ دنیا کے اندر جو جدید ترین ممالک ہیں وہ بھی یہ نہیں بتا سکتے کہ exactly ہماری crop اگلے سال کیا ہوگی۔ جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے سرحد کا تعلق ہے جو بھی وہ ہم سے demand کریں گے، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں پروفیسر صاحب کو اپنے colleagues کو کہ ان کی بروقت demand پوری کریں گے۔ اور کسی صورت میں ملک کے کسی کونے میں بھی آٹے کی کمی ہم نہیں ہونے دیں گے۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Friday the 23rd January, 2004 at 10.00 am.

....

[Then the House was adjourned to meet again on Friday the 23rd January, 2004 at 10.00 a.m.]

....